حقیقتِ معجزہ

سید سبطین علی نقوی امروہوی

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم

وَ ما کانَ لِرَسُولٍ أَنْ یَأْتِیَ بِآیَۃٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّٰہِ۞

(غافر:۷۸)

www.ziaraat.com

حقیقتِ معجزہ

present ziaraat.com

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

حقیقتِ معجزہ

(مجموعہ تقاریر: حصہ اول)

مقرر: سید سبطین علی نقوی امروہوی

مرتبہ: مولانا سید زین الحسنین زیدی

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

نام کتاب: حقیقت معجزہ. (مجموعہ تقاریر: حصہ اول)

مقرر: سید سبطین علی نقوی امروہوی.

مرتبہ: مولانا سید زین الحسنین زیدی.

نظر ثانی: خانم سیدہ زہرا علی.

تعداد: 1000

سال اشاعت: مئی 2019.

ہدیہ: 230 روپے.

Copyright © 2019 by DMF Publications
Sabil-e-Sakina Pakistan
All rights reserved. This book or any portion thereof may not be reproduced or used in manner whatsoever without the express written permission of the publisher except for the use of brief quotations in a book review.

ST-1/B, Block 6, Federal ‘B’ Area,
Karachi (75950) – Pakistan
+92 (0) 333 2000 464 +92 (0) 333 3589 401
Office No. 12, 2nd Floor, Empress Tower,
Empress Road, Lahore - Pakistan
+92 (0) 321 4664 333
www.ziaraat.com www.shianeali.com
webmaster@ziaraat.com fb.com/ziaraatdotcom

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

انتساب

ان مومنین و مومنات کے نام جو واقعہ کربلا کے بعد سے آج تک اور آج سے وقت معلوم تک فرش عزائے حسین کی زینت رہے اور رہیں گے

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین الصطفی

عرض ناشر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قارئین کرام زیر نظر کتاب "حقیقت معجزہ" قبلہ مولانا سید سبطین علی نقوی امروہوی صاحب کی خمسہ مجالس پر مشتمل ہے جن سے انہوں نے سال 1440 ہجری، مدرسہ جامعہ المنتظر لاہور پاکستان میں خطاب فرمایا تھا. مجالس کا موضوع ایک علمی موضوع ہے. کسی مقرر نے عوامی سطح پر مذکورہ موضوع پر اردو دان طبقے کے لیے پہلی بار اس قدر تفصیل سے بات کی ہے. امید ہے کہ یہ کتاب مکتب امامیہ سے تعلق رکھنے والوں کے لیے علم کا ذخیرہ اور غیر شیعہ افراد کے لیے دعوت فکر و حق کا بہترین ذریعہ قرار پائے گی. ادارہ سبیل سکینہ علیہا السلام پروردگار عالم کا شکر گزار ہے جس نے ہمیں بحق محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موضوع پر ایک علمی کتاب شائع کرنے کی توفیق سے نوازا. دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم اس کاوش کو ہماری آخرت کے لیے وسیلہ نجات قرار دے، اور ہم تعلیمات اہلبیت علیہم السلام کو عام کرنے اور تحفظ عزاداری جیسے مقاصد میں کامیاب و سرفراز رہیں۔ آمین .

present ziaraat.com

چند حرف

زیر نظر مجموعۂ تقاریر حقیر کی ان خمسہ مجالس کا مجموعہ ہے جو باب العلم فاؤنڈیشن لاہور کی جانب سے سال ۱۴۴۰ ہجری میں ۱۶ محرم سے ۲۰ محرم الحرام تک، جامعۃ المنتظر لاہور میں منعقد کیا گیا تھا۔ چونکہ مجالس کا موضوع عام موضوعات سے ہٹ کر تھا، نیز اس میں علمی مطالب کا بیان تھا لہذا ادارہ سبیل سکینہؑ کے سرگرم رکن اور ہمارے شفیق برادر سید احمد علی رضوی نے اسے طبع کروانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان کے اسرار پر حقیر پر تقصیر نے ادارے سبیل سکینہؑ کو جس کا میں خود بھی ایک ادنا سا رکن ہو، ان مجالس کے شایع کرنے کی اجازت دے دی۔

چونکہ تحریر و تقریر کے انداز میں واضح فرق پایا جاتا ہے لہذا تقاریر کو تحریری صورت میں پیش کرنا، خاصا دقت اور محنت طلب کام ہے۔ اس میں ہمہ وقت در پیش مشکلات میں سے ایک یہ ہے کہ اگر لکھتے ہوئے تحریری اسلوب کی جانب زیادہ میلان پیدا ہو جائے تو مطلوبہ تقریری اسلوب متاثر ہوتا ہے اور اگر تقریری اسلوب کی جانب جھکاؤ ہو جائے تو تحریری اسلوب داغدار ہوتا ہے۔ اس مشکل کے باوجود بھی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ یہ تقاریر، تحریری اسلوب کی مخالفت سے باز رہنے کے ساتھ ساتھ دائرہ تقریر و خطابت سے بھی یکسر خارج نہ ہونے پائیں۔

کتابی تقاضوں کے تحت جہاں ضرورت محسوس ہوئی، وہاں حاشیے میں حوالاجات کا

present ziaraat.com

اضافہ بھی کیا گیا ہے تا کہ قارئین اطمینان کے ساتھ اسکا مطالعہ فرمائیں۔

یہاں پر برادر فرقان حیدری کا شکریہ ادا کرنا لازم سمجھتا ہوں جن کی بدولت یہ مجموعہ اس وقت مومنین کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

دعا گو ہوں کہ خدا بطفیل اہلبیت علیہم السلام ادارے کی یہ سعی قبول فرما کر ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور اس کمترین کے لیے اس نا قابل ذکر کوشش کو معارف اہلبیتؑ عام کرنے کی راہ میں آخری کوشش قرار نہ دے نیز آغوش لحد میں اترنے تک زبان و قلم سے مکتب حقہ اور اس کی تعلیمات بے نظیر کی خدمت و ترویج کرنے کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین.

عبد الحسینؑ؛ سید سبطین علی نقوی امروہوی.

www.ziaraat.com

خطبہ

أعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِینَ؛ بَارِئِ الْخَلَائِقِ أجْمَعِیْنَ؛ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وِ الْأَرَضِیْنَ؛ بَاعِثِ الْأَنْبِیاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ؛ ثُمَّ الصَّلاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنا وَ مَوْلَانَا أَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ؛ وَ عَلٰی أَھْلِ الْبَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُومِیْنَ الْمُظْلُوْمِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ الْمُنْتَخَبِیْنَ؛ وَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی أَعْدَائِھِمْ أَجْمَعِیْنَ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْأَخِرِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

أَمَّا بَعْدُ! فَقَالَ سُبْحَانَہُ وَ تَعَالٰی فِی مُحْکَمِ کِتَابِہِ الْمَجِیْدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ وَ قَوْلُہُ الْحَقُّ: فَأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾

(غافر:۷۸؛ رعد:۳۸)

present ziaraat.com

مجلس اول

اپنی حاجات کی قبولیت کے لیے، امام وقت علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کے لیے، جہاں کہیں مومنین آباد ہیں ان کی جان مال عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے، بانیان مجلس کی توفیقات میں اضافے کے لیے، اور اپنی اس عبادت کی قبولیت کے لیے ایک مرتبہ بلند تر صلوات!

عزیزان محترم!

[مقدمہ؛ الفاظ اور ان کا استعمال]

جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے اس نے دوسرے انسانوں سے تعلق قائم کرنے کے بعد جو چیز اوائل زندگی میں ہی سیکھی وہ ایک دوسرے سے نطق کرنا ہے۔ یعنی ایک انسان دوسرے انسان کو بعض الفاظ کے ساتھ اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے کہ میرا ان الفاظ سے یہ مفہوم اور یہ مقصد ہے۔ وہ اس مقصد کو دوسرے انسانوں تک منتقل کرتا ہے۔ یہ سلسلہ بالکل ابتدائے خلقت سے شروع ہوا اور آج بھی جاری ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف زبانیں رہیں، زبانوں کے مختلف خاندان بنائے گئے، انہیں مرتب کیا گیا، لیکن بہر الحال انسان ایسے الفاظ اپنے پاس رکھتا تھا جو اس کا مطلوبہ مفہوم دوسروں تک پہنچا سکیں انہی الفاظ میں ایسے لفظ بھی تھے اور ہیں جو انسان استعمال تو

present ziaraat.com

کرتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو الفاظ وہ بہت زیادہ استعمال کر رہا ہوتا ہے ان کے اصل معنی سے واقف نہیں ہوتا مثلا ہمارے ہاں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں جو اپنے اندر انتہائی تقدس مآب تھے لیکن کیوں کہ عام عوام میں اپنے اس اصلی مفہوم کے ساتھ داخل نہیں ہوئے جس میں داخل ہونے کا حق تھا لہذا اپنے اصل مفہوم سے دور ہوتے چلے گئے۔ یوں تو یہ الفاظ ان کے زد زبان ہو گئے لیکن مسلمانوں میں اپنے تقدس کھوتے کھوتے اس درجہ تنزلی کا شکار ہو گئے کہ اب ان کے حقیقی معنی سے شائد ہی کوئی واقف رہ گیا ہو۔

[لفظ شہید اور اس کا بے جا استعمال]

مثلا میں آپ کے سامنے ایک بہت ہی مقدس لفظ، جو عالم اسلام میں اپنے تقدس کا ثانی نہیں رکھتا نقل کرتا ہوں۔ لفظ ''شہید'' یہ انتہائی لفظ ہے۔ لیکن آپ دیکھیے کہ ہمارے ہاں کی لغت اور ہمارے ہاں اس کے استعمال کا درجہ معیار کس قدر پستی میں جا پڑا ہے۔ ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ جس لغت سے اِس لفظ کو حاصل کیا گیا تھا اُس لغت میں اس لفظ کی کیا ضروری شرائط پائی جاتی تھیں۔ ہم نے ان سے صرف نظر کیا اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ ہمارے پڑوسی ملک میں وہ افراد، جو سرے سے خدا کے قائل نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو شرک کرتے ہوئے خدا کے شریک کے قائل ہیں، وہ بھی اپنے مرنے والوں کے لیے مسلمانوں کے ساتھ رہتے ہوئے اثر قبول کرنے کی وجہ سے یہ لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے ہم نے ان کی بہت سی چیزیں لے لی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے زیادہ لی ہوں گی انہوں نے ہم سے بہت کم لی ہیں

present ziaraat.com

صلواۃ پڑھیں محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

قرآن مجید بھی انہیں الفاظ کے ساتھ کلام کرتا ہے جو عام لوگوں کے درمیان مشہور و معروف تھے۔

توجہ ہے حضرات کی ان شاء اللہ !

وہ لفظ جو خدا نے بہت تقدس مآب بنایا، جسے بڑی فضیلت سے نوازا، جس کے لیے خاص شرائط رکھی گئی، وہ لفظ شہید جن معنوں میں ہمارے یہاں استعمال ہوتا ہے پورے قرآن میں ایک مقام پر بھی لفظ شہید ان معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ قرآن میں لفظ شہید، شہید فقہی کے معنی میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا۔ [1] قرآن کی اپنی ایک اصطلاح ہے، جو وہ شہید کے لیے وضع کرتا ہے۔ وہ شہید کے لیے

﴿قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [2]

کے الفاظ اور اصطلاح استعمال کرتا ہے جس کے اندر وہ مفہوم موجود ہے جو لفظ شہید سے خدا نے ارادہ فرمایا ہے۔ خدا نے قرآن مجید میں یہ اصطلاح رکھ کر تا قیام قیامت لفظ شہید کا مفہوم واضح کر دیا کہ جو شخص بھی راہ خدا میں مارا جائے [وہ شہید

---

[1] شہید فقہی سے مراد وہ شہید ہے جو میدان جہاد میں جہاد کرتے ہوئے راہ خدا میں اپنی جان قربان کر دے. فقہ اسلامی میں اس کے لیے خاص احکامات ہیں من جملہ: بقیہ میتوں کی طرح اس کے لیے غسل و کفن واجب نہیں بلکہ اس کی نہی کی گئی ہے. شہید کو اسی لباس میں دفن کیا جاتا ہے جس میں وہ شہید ہوا ہو.

[2] آل عمران:۱۶۹؛ بقرہ:۱۵۴.

present ziaraat.com

ہے] ایسا نہیں ہے کہ کوئی شخص کسی بھی وجہ سے مارا جائے اور آپ اسے شہید کا لقب دے دیں۔ قرآن نے لفظ شہید نہیں بلکہ مفہوم استعمال کیا، قرآن نے مفہوم رکھا: وہ جو خدا کی راہ میں مارے جائیں، قتل ہو جائیں؛ ان کے لیے یہ اعزاز ہے کہ انہیں مردہ نہ کہنا یہ قرآن مجید کا طریقہ کار ہے۔

توجہ!

اب میں اپنی یادداشت میں سے کچھ پیش کردوں تقریب ذہن کے لیے۔ میں کراچی میں تھا مجلس سے خطاب کرنا تھا اور جس گلی محلے میں مجلس تھی وہاں مجلس سے کچھ دیر پہلے بہت زیادہ شور شرابہ ہونے لگا۔ میں نے پوچھا کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہاں پر ایک سیاسی پارٹی کا جلسہ ہے، اس کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد دوبارہ شور اٹھا، میں نے کہا: اب کیا ہو گیا؟ انہوں نے بتایا: پنڈال میں ایک سیاسی کارکن بجلی کی فراہمی کے لیے کنڈا ڈال رہا تھا، یعنی بجلی چوری کر رہا تھا، اسے کرنٹ لگا اور وہ شہید ہو گیا! وہ شہید ہو گیا!

یہ واقعہ میں نے اس لیے بیان کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہماری ثقافت اور لغت میں یہ لفظ کس قدر تنزلی کا شکار ہو چکا ہے۔ توجہ فرمائیے حضرات نے!

اس لفظ جیسے اور بھی الفاظ ہیں، جو ہمارے یہاں بہت مشہور ہیں لیکن عام زبان میں بہت زیادہ تنزلی کا شکار ہو چکے ہیں اور اپنا اصل مفہوم کھو چکے ہیں۔

[آمدم بر سر مطلب]

ایسا ہی ایک لفظ جو ہمارے یہاں بہت مشہور ہے شاید مکتب تشیع سے تعلق رکھنے

present ziaraat.com

والے ہر شخص کی زبان پر ہو۔ لیکن جو اس کے حقیقی معنی علماء لیتے ہیں یا یہ لفظ جو اپنے اصل معنی کے ساتھ کتابوں میں موجود ہے، شاید اس وقت عام اذہان میں موجود نہیں ہے اور وہ لفظ، لفظِ معجزہ ہے۔ اور میری ان پانچ تقاریر کا موضوع بھی یہی لفظ معجزہ ہے۔

[لفظ معجزہ]

یہ لفظ ہماری لغت میں عربی سے آیا، فارسی میں بھی موجود ہے، اردو میں بھی موجود ہے اور ہمارے اردودان طبقے میں انتہائی مشہور ہے، بالخصوص مکتب تشیع کے جتنے بھی پیروکار ہیں ان کے یہاں یہ ان چند الفاظ میں سے ہے جو ان کی مذہبی تعلیمات یا مذہبی احساسات سے براہ راست وابستہ ہے۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے بچے کو اس کا تلفظ صحیح سے آتا ہے لیکن تلفظ کے باوجود بھی [افراد] اس کے حقیقی معنی سے واقف نہیں ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ کوئی بھی واقف نہیں ہے۔ بزرگان یہاں بیٹھے ہیں یقیناًواقف ہوں گے لیکن جب ایک عام شخص یہ لفظ استعمال کرتا ہے تو کن معنوں میں استعمال کرتا ہے اور اسکے حقیقی معنی کیا ہیں؟ ان دونوں میں انتہائی فرق پایا جاتا ہے۔ صلواۃ پڑھیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

[بحث کی وسعت اور اس کا دائرہ کار]

اب ظاہر سی بات ہے کہ جب معجزے اور اسکی حقیقت پر بحث ہو گی تو یہ بحث بھی ہو گی کہ کیا قانون علیت معجزے کو بھی شامل ہے یا نہیں؟ یہ بحث بھی ہو گی کہ کیا معجزہ فقط فعل الٰہی ہے یا فعل نبی بھی ہے؟ اگر فعل نبی بھی ہے تو یہ بحث بھی ہو گی کہ فعل

present ziaraat.com

نبی ہے تو حقیقی معنی میں ہے یا مجازی معنی میں؟ یہ بحث بھی ہو گی کہ اگر معجزہ خارق العادۃ فعل ہے تو اس کی تعریف کیا ہے اور ساتھ ساتھ اسکی کون سی شرائط، لمیٹیشنز اور کونسی کنڈیشنز ہیں؟ کیا ہر خارق العادہ چیز معجزہ ہے یا نہیں؟ کیا یہ ہر کوئی دکھا سکتا ہے یا فقط کچھ خاص افراد ہی اسے انجام دے سکتے ہیں؟ اسے دکھانے کی کوئی وجہ ہوتی ہے یا بلا وجہ بھی دکھایا جا سکتا ہے؟ خود معجزہ دکھانے اور اسے عیاں کرنے کے لیے پیچھے کوئی فلسفہ ہے یا جب چاہے جیسے چاہے جسے چاہے بنا کسی اجازت کے دکھایا جا سکتا ہے؟

ان پانچ تقاریر کا موضوع یہی رہے گا۔ کیونکہ آج مقدماتی بحث ہے لہذا مجھے امید ہے کہ وہ حضرات جو یہاں موجود ہیں اگر اس موضوع کی ثقالت کی وجہ سے آج کچھ دقت محسوس کرینگے تو کل اس دقت کی وجہ سے یہاں تشریف لانے سے انکاری نہیں ہوں گے ان شاء اللہ ۔ صلواۃ پڑھیں محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

[قرآن معجزے کو آیت یا بینہ کہتا ہے]

قرآن مجید فرقان حمید جہاں اپنی ایک خاص لغت رکھتا ہے۔ پورے قرآن میں لفظ معجزہ کہیں ذکر نہیں ہوا۔ یہ لفظ معجزہ جو ہمارے یہاں اتنا مشہور و معروف ہے قرآن مجید میں ایک مرتبہ بھی اُن معنوں میں استعمال نہیں ہوا [جن میں ہمارے یہاں ہوتا ہے] قرآن معجزے کے لیے ایک الگ لغت رکھتا ہے وہ معجزے کو اپنی زبان میں یا "بینہ" یا "آیت" کہتا ہے۔ قرآن کی زبان معجزے کیلیے یا بینہ ہے یا آیت۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن میں جہاں بھی لفظ آیت استعمال ہو تو اس کا مطلب معجزہ

present ziaraat.com

ہے۔ قرآن آیت کو نشانی کے معنی میں بھی استعمال کرتا ہے اور معجزے کو بھی آیت کہتا ہے[اس کا معجزے کو آیت کہنا] اس لیے ہے کیونکہ اس کے اندر وجود باری تعالیٰ کی ایک پنہاں نشانی ہے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلافِ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِما يَنْفَعُ النَّاسَ وَما أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّماءِ مِنْ ماءٍ فَأَحْيا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها وَبَثَّ فِيها مِنْ كُلِّ دابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّياحِ وَالسَّحابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

بے شک زمین و آسمان کی خلقت، شب و روز کے آنے جانے، سمندر میں چلنے والی ان کشتیوں میں جن میں لوگوں کے لیے فائدہ ہے، آسمان سے برسنے والا وہ پانی جو زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، اور چوپایوں کو اس زمین میں پراکندہ کر دیتا ہے، اور ہواؤں کے چلنے میں اور زمین و آسمان کے درمیان مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔[1]

اب یہ کوئی معجزہ نہیں ہے یہ عام حالت زندگی سے وابستہ وہ امور ہیں جنہیں آپ روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو بھی خدا نشانی کہہ رہا ہے۔ لیکن وہ چیزیں جو عام حالت سے ہٹ کر ہیں اور خصوصیت رکھتی ہیں انہیں بھی خدا نشانی کہتا ہے۔

[1] بقرہ: ۱۶۴

present ziaraat.com

[معجزے کی تعریف]

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معجزے کی تعریف کیا ہے؟ سب سے پہلے معجزے کی تعریف ہو جائے تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ جس لفظ (یعنی معجزے) کو ہم نے بحث کا نکتہ مرکزی قرار دیا ہے اس کے معنی علماء کے یہاں کیا ہیں۔ صلواۃ بھیجیں محمدؐ وَ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

معجزے کی وہ تعریف جو علمائے علم الکلام بیان کرتے آئے ہیں، یہ ہیں کہ "ایسا عمل جو خارق العادت ہو یعنی عام حالت سے ہٹ کر ہو اور اس کے اندر دو چیزیں پائی جاتی ہوں ایک ادعا یعنی دعویٰ اور دوسرا تحدی یعنی چیلینج"۔

توجہ فرمائیں!

حضرات! یہ معجزے کی تعریف ہے کہ وہ عمل جو عام حالات سے ہٹ کر ہو اور اس کے اندر ادعا بھی پایا جاتا ہوں، دعویٰ پایا جاتا ہو اور چیلنج ہو؛ اگر یہ دو چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں اس تیسری صفت کے ساتھ جو پہلے بیان کی ہے (یعنی خارق العادت ہونا) تو ایسے عمل کو معجزہ کہا جاسکتا ہے۔

[کس چیز کا دعویٰ...؟]

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ادعا کس چیز کا ہے؟ ادعا اس چیز کا ہے کہ میں خدا کا نمائندہ ہوں۔

توجہ!

اب یہ نمائندہ نبی بھی ہو سکتا ہے رسول بھی ہو سکتا ہے امام بھی ہو سکتا ہے۔

present ziaraat.com

معجزے میں یہ دعویٰ لازم ہے کہ میں خدا کا نمائندہ ہوں۔ جب ہم علم الکلام میں نبوت کی بحث کرتے ہیں اور بات نبوت عامہ سے متعلق بحث تک پہنچتی ہے تو وہاں یہ بحث چھیڑی جاتی ہے کہ نبوت عامہ ثابت کرنے کی راہیں کون سی ہیں؟ کیسے پتا چلے گا یہ شخص جو نبوت کا دعوی کر رہا ہے؛ اپنے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا ہے؟ بھئی آج اگر کوئی اٹھ کر آجائے اور نبوت کا دعوی کرے ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ اس کا دعویٰ مبنی بر حق ہے یا اس نے جو دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے؟ یہاں خدا نے انسانوں پر اپنا لطف فرمایا کہ جس نبی یا وصی یا امام یا رسول کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجے وہ ادعا کرے، دعویٰ کرے اور لوگ اس سے آکر اس کے ادعا پر دلیل طلب کریں، تو دلیل کے طور پر اپنے ہاتھ میں یہ نمائندہ الہی جو چیز رکھتا ہے اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔

اور لازم ہے کہ اس کے پاس یہ ہو اگر اس کے پاس یہ نہیں ہوتا تو کیسے پتا چلے کہ نمائندہ الہی ہے یا نہیں ہے؟

پھر یہ بھی کہ جو دعویٰ وہ کر رہا ہے، عالم غیب سے مربوط ہے۔ بھئی وہ کہے کہ میں نبی ہوں! کس نے بنایا ہے؟ خدا نے۔ نہ خدا دکھ رہا ہے نہ نبوت! نبوت کوئی جسم تو نہیں رکھتی جو دکھے گی۔ خدا جسم نہیں رکھتا جو سامنے آجائے۔ اسکا دعویٰ ہے نمائندگی الہی کا تو چونکہ عالم غیب سے مربوط ہونے کا دعویٰ ہے لہٰذا ایسا عمل کر کے دکھائے جو فقط عالم الغیب سے مربوط شخص ہی کر سکتا ہو۔ اب اگر عالم غیب سے مربوط شخص کے علاوہ بھی کوئی شخص وہ عمل کوئی کر سکتا ہو تو پھر نبوت کی دلیل نہ رہے گی ۔ بھئی ایک شخص جو عالم غیب سے مربوط نہیں ہے وہ بھی یہ عمل کرے اور جو مربوط ہے وہ بھی

present ziaraat.com

کر کے دکھائے تو دلیل ناقص ہو گئی۔ لہٰذا لازم ہے کہ جو شخص عالم غیب سے مربوط ہو اسکے پاس ایک ایسا ہتھیار ہو جس کے ذریعے سے وہ سامنے والوں کے سامنے اپنا دعوٰی پیش کرے اور اس دعوے کے اندر ایک چیلنج بھی ہو۔

[تحدی (یعنی چیلینج) کس بات کا؟]

یہ چیلنج کس بات کا ؟ کہا کہ کیا تم لوگ یہ عمل دیکھ رہے ہو جو میں نے بطور معجزہ انجام دیا ہے ؟ اگر میرے اس عمل کے بعد بھی تمہیں میرے عالم بالا سے ارتباط میں شک ہے تو چلو ٹھیک ہے تم بھی ایسا لا کے دکھاو ! تم بھی ایسا کر کے دکھاؤ ! یہ چیلنج ہے تحدی ہے اگر تم بھی ایسالا کے دکھاسکتے ہو تو دکھاؤ اور اگر نہیں دکھاسکتے تو تسلیم ہو جاؤ؛ مانو کہ میں جو چیز لایا ہوں بالکل درست ہے اور میں خدا کا نمائندہ ہوں۔

توجہ !

[معجزہ عام حالات سے ہٹ کر یعنی خارق العادہ ہوتا ہے]

لیکن ان دونوں امور کے ساتھ معجزے کی صفت کیا ہے ؟ خارق العادہ ہونا۔ معجزہ عام حالت سے ہٹ کے ہو اس مقام پر ظاہر سی بات ہے تین بحثیں کی جاسکتی ہے۔

توجہ چاہتا ہوں !

[محال عادی اور محال عقلی میں فرق]

یا تو یہ ہو گا کہ وہ محال عقلی ہو یا یہ ہو گا کہ محال عادی ہوں یا یہ ہو گا کہ وہ عام چیزوں کی طرح ہو۔ توجہ !

عام چیزوں کی طرح ہو نہیں سکتا۔ اگر عام چیزوں کی طرح ہو تو پھر فائدہ ایسے

present ziaraat.com

دعوے کا؟! عام چیزیں تو کوئی بھی کر کے دکھا سکتا ہے۔ لہذا عام نہیں ہونا چاہیے۔

روز مرہ معاملات سے جدا ہونا چاہیے اگر روز مرہ کے معاملات سے جدا نہیں ہے تو معجزہ کا ہے کا؟ معجزہ تب ہو گا جب روز مرہ کے حالات سے جدا ہو روز مرہ کا معاملہ یہ ہے کہ آگ میں ہاتھ ڈالو تو جلے گا۔ روز مرہ کا معاملہ یہ ہے کہ اگر پانی پر قدم رکھو تو ڈوبے گا۔ روز مرہ کا معاملہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ میں عصا پکڑو تو وہ عصا ہی رہے گا۔ لیکن روز مرہ سے ہٹ کر معاملہ ہو گا تو معلوم ہو گا کہ نہیں اب کچھ ایسا ہونا چاہیے کہ جو روز مرہ میں عصا رہتا ہے وہ اژدھا بنے۔ عام حالات میں جو پانی قدم جمنے نہیں دیتا وہ پانی انسانوں کے لیے راہ بنائے۔ عام حالات میں جو آگ جلا دیتی ہے جب اس میں ابراہیم علیہ السلام جائیں تو روز مرہ سے ہٹ کر گلزار بنے۔

صلواۃ پڑھیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

اگر روز مرہ کا معاملہ ہے تو ایسے عمل کا فائدہ نہیں۔ لیکن جیسے ہی روز مرہ کے معمول سے ہٹ کر ہو۔

توجہ چاہتا ہوں ایک علمی بحث ہے!

تو نتیجہ کیا نکلے گا کیا جو چیز روز مرہ کے معمول سے ہٹ کر ہو وہ محال ہو گی جائے؟ کیا محال بھی وقوع پذیر ہو سکتا ہے؟ [اچھا یہ] محال کیا ہے؟ میں آپ سے کہوں میرے پاس ایسا ٹرائی اینگل ہے جس کے چار کونے ہیں! چار کونے والا ٹرائی اینگل نہیں ہو سکتا۔ میں آپ سے کہوں دو جمع دو۔ پانچ یہ بھی محال ہے۔ دو جمع دو چار ہی ہونگے۔ میں آپ سے کہوں میرے پاس ایسا اسکوئیر ہے جس کے تین کونے ہیں ۔ یہ بھی محال

present ziaraat.com

ہے۔ جب میں نے آپ سے اسکوائر کہہ دیا تو تین کونے والا نہیں ہو سکتا۔ یہ محال ہے۔
سوال معجزہ کیا امر محال سے متعلق ہوتا ہے یا غیر محال سے؟ توجہ !

یعنی معجزہ کسی ایسے کام کا کر دکھانا ہوتا ہے جو محال ہے یا یہ محال نہیں ہوتا؟
توجہ ہے؟ مجھے نہیں پتہ آپ کی سماعت خراشی کا باعث بن رہا ہوں یا کچھ منتقل کر پا رہا ہوں؟

معجزہ امرِ محال سے متعلق ہوتا ہے یا غیر محل سے؟

اچھا اگر امر محال سے متعلق ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا امر محال کی بھی کچھ قسمیں ہیں یا نہیں؟ اگر امر محال سے متعلق ہیں تو محال تو کہتے ہی اسکو ہیں جو ہو ہی نہیں سکتا! جو ہو ہی نہیں سکتا اسے محال کہتے ہیں۔ توجہ!

لیکن یہاں ایک اور رخ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک یہ کہ ہو ہی نہیں سکتا اور ایک یہ کہ عام طور پر نہیں ہوتا لیکن ہو سکتا ہے۔ ایک ہو ہی نہیں سکتا یہ "ہی" یہاں بہت ضروری ہے۔ ایک ہو ہی نہیں سکتا اور ایک عام طور پر ہوتا نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے۔ اب علماء نے اصطلاحیں ایجاد کر دیں۔ کہا ایک محال عقلی ہے اور ایک محال عادی ہے۔ محال عقلی وہی ہے جو میں نے عرض کر دیا ہے ایک ٹرائینگل چار کونوں کا نہیں ہو سکتا۔ یا چلیے دوسری طرف چلیں! مجھے کچھ کھانا ہے اس کھانے کے لیے لازم ہے کہ خارج میں کوئی چیز موجود ہو جسے میں کھاؤں۔ اگر کوئی چیز موجود نہیں ہو گی تو میں اسے کھا نہیں سکتا۔ کوئی چیز میرے دماغ میں ہے، وجودِ ذہنی ہے اور اب میں اسے کھا رہا ہوں! ہو سکتا ہے؟ یہ محال عقلی ہے۔ ایک چیز میں دماغ میں تصور کروں اور کہوں میں اس

present ziaraat.com

سے ظاہر میں کھا رہا ہوں، تصور ذہنی ہے کھانا حقیقی اور خارجی ہے۔ یہ محال عقلی ہے، محال عقلی ہو ہی نہیں سکتا لیکن ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ میرے دماغ میں ایک چیز ہو اور کوئی معجز نما معجزے کے ذریعے سے اسے وجود بخشے اور اب میں اسے کھاؤں۔ اسکا کیا مطلب ہوا؟ توجہ! وہ جو ذہن میں وجود تھا اور میں اسے کھانا چاہ رہا تھا یہ ہے محال عقلی۔ لیکن جو وجود ذہن میں ہے اسے معجزے کے ذریعے سے سامنے عیاں کیا جائے یہ محال عقلی نہیں ہے بلکہ محال عادی ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے۔ معجزہ ہمیشہ اس چیز سے متعلق ہے جو ہو سکتی ہے۔ توجہ! اس چیز سے متعلق کبھی نہیں ہو گا جو ہو ہی نہیں سکتا۔

جب آپ تاریخی طور پر تحدی کا معجزے کے ذیل میں مطالعہ کریں گے تو خود مشخص ہو جائے گا محال عقلی سے متعلق معجزہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب آپ چلینج کریں گے تو کسی محال عقلی چیز کا چیلنج ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر نبی محال عقلی چیز کا چیلینج کرے کہ جناب یہ محال عقلی ہے ہمت ہے تو اسے انجام دے کے دکھاؤ۔ تو مد مقابل پلٹ کر کہے گا کہ بھائی یہ ہو ہی نہیں سکتا میں کیسے کروں؟ چیلینج اسی چیز کے بارے میں ہو گا جو ہو سکتی ہے۔ جو ہو ہی نہیں سکتی اسکے بارے میں چیلینج کیسا؟ کوئی کسی شخص سے کہے کہ نعوذ باللہ ایک خدا بناؤ! اگر واجب الوجود ایک ہے اور ایک ہی ہو سکتا ہے تو دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ہو ہی نہیں سکتا تو یہ محال عقلی ہے۔ توجہ! جب یہ محال عقلی ہے تو پھر محال عادی کیا ہو گا محال عادی یہ ہے کہ عام طور پر نہیں ہوتا پر ہو سکتا ہے۔ عام طور پر آگ جلائے گی لیکن جب ایک خاص حالت میں معجزہ رونما ہو گا تو یہی آگ جو

present ziaraat.com

باقیوں کو جلائے گی جناب ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلائے گی۔ وجہ یہ ہے کہ اس آگ کے اندر جو جلانے کی صفت ہے، یہ ضروری امر نہیں ہے۔ توجہ! بھئی آپ عام حالت میں دیکھ دیکھ کر اس کے عادی ہوگئے ہیں ایک چیز جو بار بار ہوتی ہے اسے دیکھ کے آپ عادی ہوگئے ہیں جیسے ہی مقدمات فراہم ہوتے ہیں آپ کہتے ہیں اب لازم ہے کہ اس کے ساتھ دوسری چیز (جو اس کا لازمہ ہے وہ) بھی رونما ہو۔ اگر پانی گرے گا تو آپ فوراً کہیں گے کہ جناب عالی جہاں یہ گرا ہے وہ جگہ گیلی گیلا ہوجائے گی یا پانی پر قدم پڑے گا تو کیا ہوگا؟ وہ ڈوب جائے گا۔ آپ اس چیز کا مشاہدہ کر کر کے عادی ہوگئے ہیں۔ لیکن مشاہدے سے حاصل ہونے والی عادت کا ہمیشہ تحقق پذیر ہونا ضروری اور واجب امر ہے؟ خدا کے علاوہ تو ساری چیزیں ممکنات میں سے ہیں جب ممکنات میں سے ہیں تو واجب نہیں ہیں یہ بھی ضروری امر نہیں ہیں۔ اب جب ضروری امر نہیں ہیں اور واجب الوجود بس ایک ہے تو وہ جب چاہے ممکن سے اس کی غیر ضروری چیز کو چھین سکتا ہے۔ وہ اسکی غیر ممکن اور غیر ضروری چیز کو چھین لے گا۔ معلوم ہوا جو عام طور پر ہوتا رہا وہ کسی خاص امر میں نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہاں پر اعجاز ہے، معجزہ ہے۔ جب بات یہاں پہنچی تو معلوم ہوا معجزہ محال عادی سے متعلق ہوتا ہے محال عقلی سے متعلق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہے: نعوذ باللہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ خدا کے نمائندے ہیں لہذا مجھے خدا دکھائیے! اب کیسے دکھائے گا نبی؟ وہ کہے: مجھے آپ سے یہی معجزہ چاہیے۔ یا ایک اور خدا بنا کے دکھایئے نعوذ باللہ! یہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر یہ سوال کرے کہ جناب عالی آپ نبی ہیں؟ نبی کہے: ہاں ہوں۔ اچھا

present ziaraat.com

پھر یہ سامنے جو پہاڑ ہے اس میں سے ایک اونٹنی نکالیں ! بھئی عام طور پر ایسا نہیں ہوتا لیکن ہو سکتا ہے۔ توجہ!

[محال عادی کے وقوع پر دلیل]

عام طور پر نہیں ہوتا لیکن ہو سکتا ہے۔ دلیل کیا ہے؟ دو باتیں ہیں یا تو امکان ثابت کر دیا جائے وقوع۔ یا میں یہ ثابت کروں کہ معجزہ نام کی کوئی چیز ہوتی ہے اور ہو سکتی ہے۔ اور یا یہ ثابت کر دوں کہ معجزے ہوئے ہیں۔ اب اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ معجزے ہوئے ہیں تو خود بخود ثابت ہو جائے گا ہاں فلاں امر ہو سکتا ہے۔ اگر میں پہلے امکان ثابت کروں تو وقوع ثابت نہیں ہو گا لیکن اگر میں وقوع ثابت کر دوں تو امکان خود بخود ثابت ہو جائے گا۔ اس لیے ہم قرآن کی طرف چلے تو قرآن نے کہا: معجزے ہوئے ہیں لیکن اگر کوئی شخص یہ ماننے کو تیار نہیں تو ہم کہتے ہیں: ٹھیک ہے تم دو لمحے کے لیے معجزے کو نہ مانو! لیکن خارق العادت کو تو مانو! یہ کتنے جوتشی بیٹھے ہوئے ہیں یہ کتنے سادھو بیٹھے ہوئے ہیں یہ کیا کیا کر کے دکھاتے ہیں؟ یہ جو کچھ بھی کر کے دکھاتے ہیں کیا عام حالات میں ہوتا ہے؟ میں ساروں کی بات نہیں کر رہا لیکن بہت سے ایسے ہیں جو کر کے دکھا سکتے ہیں آپ جایئے انٹرنیٹ بھرا پڑا ہے ایسی چیزوں سے۔ جہاں الٹی سیدھی چیزوں سے بھرا پڑا ہے وہاں بہت سی ایسی چیزیں بھی ہیں جو آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔

صلواۃ پڑھیے محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

present ziaraat.com

[خارق العادہ امور کا وقوع ایک ثابت شدہ امر ہے]

خارق العادہ کا وقوع ثابت شدہ امر ہے یعنی یہ ایک ایسی چیز ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ اس دنیا میں ابھی بھی ایسے لوگ ہیں جو خارق العادت کام کر کے دکھاتے ہیں اب چاہے وہ ریاضت کی وجہ سے ہوں۔ یہ سب ریاضت کی وجہ سے ہیں۔ بیس بیس سال ریاضت کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور اس کے بعد نتیجہ اس خارق العادت فعل انجام دینے کی قدرت حاصل کرنے لینے کی صورت میں بر آمد ہوتا ہے۔

[امام صادق علیہ السلام اور ایک ریاضت کرنے والے کا واقعہ]

امام صادق علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آیا اس کا دعویٰ تھا کہ میں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ توجہ! آپ مجھ سے سوال کریں میں سب کچھ بتا سکتا ہوں۔ بڑا چرچا ہوا تو مولا امام صادق علیہ السلام تک بھی خبر پہنچی۔ بتایا گیا وہ لوگوں کو خبریں دیتا ہے اور لوگ اس کے اوپر ایمان لا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے، وہ یہ بھی کر لیتا ہے یہ بھی بتا دیتا ہے وہ بھی بتا دیتا ہے۔ جو گزرا ہے وہ بھی بتا دیتا ہے، جو آنے والا ہے وہ بھی بتا دیتا ہے۔ مسلمان مشکل میں پڑ گئے، لوگ ہیں کہ جوق در جوق اس کے دروازے پر جا رہے ہیں۔

یابن علی علیہ السلام مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے!

اسلام مشکل میں ہے۔ دنیا اس کے در پر جا رہی ہے۔ جناب امام صادق علیہ السلام نے کہا ہم چلتے ہیں، اس سے سوال پوچھتے ہیں۔ اب علماء نے جو نقل کیا ہے اس کے مطابق امام اس کے سامنے بیٹھے، ہاتھ گھمایا اور اس کے سامنے کیا اور کہا: یہ بتا میرے ہاتھ میں

present ziaraat.com

کیا ہے؟ پسینے چھوٹ گئے۔ کہا: کیوں پسینے کیوں چھوٹے؟ کہا: اس لیے نہیں چھوٹے کہ بتا نہیں سکتا۔ مجھے پتہ ہے آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ لیکن پریشانی اس امر پر ہے کہ یہ آپ اٹھا کر کیسے لائیں ہیں؟ کہا: آپ کے ہاتھ میں ایک پرندے کے انڈے ہیں بہت دور جہاں کافی عرصے سے کسی انسان کا گزر نہیں ہوا آپ وہاں سے یہ اٹھا لائے ہیں۔ کہا: ہاں تم صحیح کہتے ہو۔ اب جو ساتھ کھڑے تھے انہوں نے کہا: ہم نے نہیں کہا تھا یہ بندہ بڑا پہنچا ہوا ہے؟ اب سنیے!

یہ اس کا پینترہ تھا اور اب یہاں سے امام کی تدبیر دیکھیے۔ امام نے کہا: یہ تونے پایا کیسے؟ تو یہاں تک پہنچا کیسے؟ کہا: میری ایک عادت ہے میرا نفس جو کہتا ہے اس کی مخالفت کرتا ہوں، نفس کی مخالفت سے مجھے یہ ملکہ حاصل ہو گیا ہے کہ میں یہ باتیں بیان کر سکتا ہوں یہ باتیں بتا سکتا ہوں، مجھے نفس کی مخالفت کرنے سے یہ ملکہ حاصل ہوا ہے میرا نفس جو کہتا ہے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ امام نے مسکرا کر کہا: تو تو خدا کو نہیں مانتا۔ کہا: ہاں نہیں مانتا۔ کہا: اسلام قبول کرنے کے بارے میں تیرا نفس کیا کہتا ہے؟ کہا: میرا نفس کہتا ہے قبول نہ کر۔ کہا: جب ہر جگہ مخالفت کرتا ہے تو یہاں مخالفت کیوں نہیں کرتا؟[1]

[خاک بہشت]

ملا فیض کاشانی قدس سرہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اس زمانے میں جس وقت ان کا دور تھا یعنی ملا صدرا رحمہ اللہ کے بعد کیونکہ ملا صدرا رحمہ اللہ کے داماد ہیں۔ اس زمانے میں

[1] آفتاب ولایت؛ آیت اللہ مصباح یزدی.

present ziaraat.com

ایران میں غالباً صفویوں کا دور حکومت تھا۔ ایک عیسائی آیا اور اس کا بھی یہی دعوی تھا کہ میں ساری چیزیں بیان کر سکتا ہوں، بتا سکتا ہوں آیت اللہ میر جانی رحمہ اللہ نے اپنی شرح زیارت عاشورا میں اور شہید دستغیب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ نقل کیا ہے ۔وہ عیسائی آ گیا۔ ملا فیض کاشانی رحمہ اللہ وہاں جا کے بیٹھے اور کہا کہ بھئی آپ کا دعوی ہے کہ آپ ہر چیز بتا سکتے ہیں۔ کہا: ہاں! انہوں نے کہا: میری جیب میں میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آپ کی جیب میں کیا ہے؟[اس نے علمائے اسلام سے سوال کیا تھا کہ کیا آپ حضرات کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی کوئی دلیل ہے؟]

آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اثبات کی کوئی دلیل دیجئے! ملا فیض کاشانی رحمہ اللہ نے کہا: کیا آپ بتا سکتے ہیں میری جیب میں جو ہاتھ ہے اس میں کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں بالکل بتا سکتا ہوں! لیکن حیرت یہ ہے کہ یہ آپ کے پاس کیسے آئی؟ انہوں نے کہا: بتائیں۔ کہا: آپ کے ہاتھ میں خاک بہشت ہے۔ کہا: نہیں میرے ہاتھ میں خاکِ بہشت نہیں ہیں، میرے ہاتھ میں تو زمین کی خاک ہے۔ کہا: نہیں ہو ہی نہیں سکتا؛ میرا حساب غلط ہو ہی نہیں سکتا! کہا: کیا اب بھی تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دلیل مانگے گا؟ کہا: کیا مطلب؟ کہا: میرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی میں ہی کہہ گیا تھا کربلا کی خاک کربلا کی نہیں جنت کی مٹی ہے۔[1]

یہ واقعات اس لیے نقل کیے تا کہ معلوم ہو جائے کہ ریاضت سے بہت کچھ حاصل

[1] داستان ہای شگفت؛ شہید محراب آیت اللہ سید عبد الحسین دستغیب شیرازی، ص۱۰۶.

present ziaraat.com

کیا جاسکتا ہے۔ وہ افراد جو سرے سے خدا کو ہی نہیں ماننا چاہتے یا اس مذہب پر نہیں ہیں کہ جو آخری دین مبین ہے یعنی اسلام وہ بھی آپ کو ایسی ایسی چیزیں کر کے دکھائیں گے جو ایک عام آدمی نہیں کر سکتا۔ اب چاہے وہ ریاضت کی وجہ سے یا جس وجہ سے بھی ہو فی الحال اس سے بحث نہیں۔ جب ایک عام آدمی اس دور میں بھی آکر ایک خارق العادہ چیز کر کے دیکھا سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خارق العادت امور وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہ امور ہو تو رہے ہیں۔ جب ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ معجزہ ہو سکتا ہے۔ جب اس زمانے میں بھی عام چیزوں سے ہٹ کر بعض امور وقوع پذیر ہو سکتے ہیں تو یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ معجزہ جو عام چیزوں سے ہٹ کر ہے وہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وقوع سے اکان خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ معجزے کا وقوع ثابت ہے اور جب وقوع ثابت ہو تو امکان خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔

معجزہ جو عام حالت سے ہٹ کر ہوتا ہے وہ عام طور پر نہیں ہوتا مگر ہو سکتا ہے ؛ جناب صالح علیہ السلام جب اونٹنی کو پہاڑ سے نکالتے ہیں تو یہ وہ امر ہے جو عام طور پر نہیں ہوتا لیکن ہو سکتا ہے۔ بھائی عام طور پر اس دنیا میں کوئی بھی بچہ ماں باپ کے بغیر نہیں آسکتا۔ لیکن بنا باپ کے ایک خاتون کو خدا اپنی جانب سے ایک روح عطا کرے یہ ممکن ہے محال عقلی نہیں ہے۔ محال نہیں ہے جب ممکن ہے تو اس کا مطلب ہے محال عقلی نہیں ہے۔

توجہ !

present ziaraat.com

[معجزہ محال عادی سے متعلق ہوتا ہے محال عقلی سے متعلق نہیں]

اتنی بحث کے بعد میں ایک جملہ کہوں باقی بحث کل۔

معجزہ جب بھی ہو گا محال عادی سے متعلق ہو گا محال عقلی سے متعلق نہیں ہو گا۔ محال عقلی سے متعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ نبی بھی نہیں دکھائے گا۔ یہاں تک کہ کتنے ہی اعمال ایسے تھے جو محال عادی بھی نہیں تھے اور مخالفین نے آکر رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ یہ اعمال انجام دیں، لیکن کیونکہ خدا جانتا تھا کہ معجزہ طلب کرنے سے ان کا مقصد، یہ نہیں ہے کہ قبول کریں، بلکہ مقصد فقط ٹال مٹول سے کام لینا ہے۔

اسی لیے خدا نے اس مقام پر رسول اللہ ﷺ کو معجزہ ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بھئی رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں۔ رسول ﷺ کے پاس ایک گروہ آتا ہے کہتا ہے آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں ؟ کہا: ہاں ہوں۔ کہا: اچھا یہ جو سامنے درخت ہے اس سے کہیے کلمہ پڑھے۔ رسول ﷺ نے اشارہ کیا اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ کہا: اچھا ایسا ہے کہ اس سے کہیے یہ کہ چل کر آپ کے پاس آئے۔ کہا: [اگر یہ کر دکھایا تو] مان لوگے ؟ کہا: ہاں! کہا: آجا بھئی! آگیا۔ کہا: اچھا اب ایک کام یہ کریں اس سے کہیں دو حصے ہو جائے اور آدھا جا کر واپس لگ جائے اور آدھا یہیں رہے۔ کہا: اچھا یہ ہو گیا تو پھر ؟ کہا: ہاں مان لیں گے۔ یہ بھی ہو گیا۔ کہا: جو آدھا بچ گیا اسکو بھی بھیجیں وہ بھی چلا گیا اب کچھ تو مان گئے، انہوں نے کہا: بس اب اتنی باتیں ہو گئیں اسکے بعد اور کیا تکرار کریں ؟ لیکن کچھ تو اڑے رہے، وہ سامنے سے ایک جنگلی جانور بھاگتا ہوا جا رہا تھا۔ انہوں نے فوراً کہا: اسکو اپنے پاس بلائیں اور اگر یہ آگیا تو ہم مان لیں گے۔

present ziaraat.com

رسول ﷺ نے اسکو آواز دی وہ آ گیا۔ اس جانور نے اپنی بے زبانی میں کہا: میں جنگلی جانور ضرور ہوں لیکن رسول ﷺ اگر بلائیں گے تو بھاگوں گا نہیں آجاؤں گا۔ اس نے اپنی زبان حال سے کہا: رسول بلائے گا تو آجاؤں گا وہ آ گیا اس کے بعد بھی لوگ قبول کرنے کو تیار نہیں۔ لیکن کچھ نے کر لیا۔

[ضد کا علاج نہیں]

توجہ! جس نے قبول کرنا ہے وہ صرف رسول ﷺ کے ہاتھوں پر سنگریزوں کو کلمہ پڑھتے دیکھ کر یا پہلی مرتبہ درخت کو کلمہ پڑھتے دیکھ کر قبول کرلے گا اور جس نے نہیں کرنا وہ آ کر کیا کہہ رہا ہے وہ کہہ رہا ہے: آپ کو کیسے نبی مانو نبی تو تب مانو جب آپ یہاں سے سیڑھیاں بنائیں جو آسمان تک جاتی ہوں۔ اگر بن بھی جائیں تو اوپر جا کے کیا کرو گے؟ جسے زمین کے حقائق معلوم نہیں ہو رہے، وہ آسمان پر جا کر کرنا کیا چاہتا ہے؟

[معجزہ مصلحت کے تحت دکھایا جاتا ہے]

تو معجزہ ہمیشہ محال عادی سے متعلق ہو گا محال عقلی سے متعلق نہیں ہو گا۔ اور اس میں بھی دیکھا جائے گا کہ مصلحت ہے یا نہیں۔ اگر مصلحت ہو گی تو دکھایا جائے گا اگر نہیں ہو گی تو نہیں دکھایا جائے گا۔ سامنے والے لاکھ کہتے رہے ہیں آپ کر کے نہیں دکھا سکتے، رسول یا امام یہ نہیں کہے گا کہ تمہارے کہنے کی وجہ سے میں لازمی کر کے دکھاؤں۔ اصل رسول اور امام معجزہ اس لیے نہیں کر کے دکھاتے کہ اپنی عزت بچائیں۔ معجزہ اس لیے ہوتا ہی نہیں ہے کہ اپنی عزت بچائے۔ وہ معجزہ اس لیے کر کے دکھاتا ہے تاکہ جسے دلیل کی ضرورت ہے اسے دلیل مل جائے اب جو دلیلوں کے بعد

present ziaraat.com

بھی نہ مانے اس کے لیے معجزہ دکھانا ویسے ہی رسول کے لیے لازم نہیں ہے۔

صلواۃ پڑھیے محمد وَ آلِ محمد ﷺ پر۔

رسول اللہ ﷺ اور اہلبیت علیہم السلام بلاشک و شبہ صاحبان اعجاز ہیں۔ ان شاء اللہ ابھی چار روز باقی ہیں آگے بحث کریں گے کیونکہ آجکل معلوم ہے فضا کچھ ایسی بنی ہوئی ہے کہ بعض لوگ ہر چیز کو معجزہ بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کا بس نہیں چل رہا کے لبرل ازم میں اتنا آگے بڑھ جائیں کہ ہر قسم کے معجزے سے انکار کر کے اپنے آپ کو بہترین انسان ثابت کریں۔ دونوں طرف افراط و تفریط کا دور دورہ ہے۔ لہذا یہ موضوع حالات اور واقعات کو دیکھتے ہوئے رکھا گیا ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی ثقیل، ٹھیٹ اور مکتبی بحث ہے یہاں چھڑوں گا تو مجھے نہیں پتہ کل آپ میں سے کتنے آئیں گے اور کتنے نہیں آئیں گے۔ صلوات محمد و آل محمد ﷺ پر۔

[کربلا میں کیا جانے والا صبر عام حالات میں کیا جانے والا صبر نہیں تھا]

ہر حال خداوند عالم نے اہل بیت علیہم السلام کو صاحب اعجاز بنایا ہے چونکہ یہ خدا سے متصل ہیں لہذا خدا اور ان کے درمیان موجودہ اتصال ان کو وہ کام کرنے کے لیے زمینہ فراہم کرتا ہے جو عام حالت میں نہیں ہو سکتا۔ حسین علیہ السلام کو چھوڑ کر جب کربلا کو دیکھتا ہوں، اگر میں حسین علیہ السلام کو کہوں کہ جناب وہ صابر تھے تو شاید کوئی کہے گا جناب وہ معصوم تھے لیکن جس میں حسین علیہ السلام کو چھوڑ کر کربلا میں موجود دیگر افراد کو دیکھتا ہوں تو سمجھ نہیں آتا کہ حسین علیہ السلام نے کس قسم کے پھول چن کر ایک گلدستہ کربلا کے نام سے بنایا ہے جس میں غیر معصوم بھی ایسے صابر ہیں کہ انہیں دیکھ

present ziaraat.com

کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ صبر کوئی عام انسان نہیں کر سکتا، یہ عالم حالات میں روا رکھے جانے والے صبر سے کہیں درجہ بالاتر ہے۔

ذکر مصائب [اہل حرم کا مقتل سے رخصت ہونا]

جب گیارہ محرم الحرام کو اہل بیت علیہم السلام کے قافلے کو لے جایا جانے لگا۔ تو کہتے ہیں سب بیبیاں ہاتھوں میں رسن باندھے کھڑی تھیں اور اونٹوں پر سوار کروانے کا مرحلہ ! اب ان سیدانیوں کو سوار کرانے کون آگے بڑھے ؟ ایک مرتبہ جناب زینب علیہا السلام آگے بڑھیں اور کہا: آؤ بیبیوں میں تمہیں سوار کراتی ہوں۔ ایک ایک بی بی کو سوار کرایا۔ ام کلثوم کو سوار کیا۔ ام لیلیٰ کو سوار کرایا۔ ام رباب کو سوار کرایا۔ جب سب کو سوار کرا چکی زینب علیہا السلام ۔ تو اب ایک مرتبہ دائیں دیکھا پھر بائیں دیکھا۔ وہ زینب علیہا السلام جو 28ویں رجب کو مدینہ سے چل رہی تھی، تو چاروں طرف سے آواز آتی تھی بہن زینب آؤ میں سوار کرتا ہوں۔ ایک صدا آتی تھی: آقازادی آیئے میں سوار کرتا ہوں کوئی کہتا تھا: پھوپھی اماں آیئے میں سوار کرتا ہوں۔ جو زینب علیہا السلام ان آوازوں کے ساتھ مدینہ سے سوار ہوئی تھی آج کربلا کے میدان میں چاروں طرف دیکھ رہی ہے۔ کوئی سوار کرانے والا نہیں ہے سید سجاد علیہ السلام آگے بڑھے زینب عالیہ علیہا السلام کو سوار کرایا۔

روایت کہتی ہے کہ ان لعینوں نے اہل حرم کو وہاں سے گزارا جہاں شہداء کے لاشے پڑے تھے حسین علیہ السلام کا لاشہ پڑا ہوا ہے۔ زینب علیہا السلام اور جناب سید سجاد علیہ السلام نے لاشہ حسین علیہ السلام کو کس عالم میں دیکھا ؟ کہتے ہیں جیسے ہی سید

present ziaraat.com

سجاد علیہ السلام کی نگاہ پڑی نا لاشہ سید الشہداء علیہ السلام پر، سجاد علیہ السلام کا رنگ زرد پڑ گیا نزدیک تھا کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے۔ زینب علیہا السلام نے اپنے وارث کا یہ حال دیکھا اپنے آپ کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا۔ زینب علیہا السلام زمین پر آئیں، سجاد علیہ السلام نے دیکھ کر کہا: پھوپھی اماں یہ کیا عالم دیکھ رہا ہوں کہا بیٹا جس کا تجھ جیسا ایک ہی وارث بچا ہو اور وہ بھی مرنے کو تیار ہو جائے تو زینب علیہا السلام اور کیا کرے؟ زینب علیہا السلام نے سید سجاد علیہ السلام کو سنبھالا آگے بڑھیں ایک مرتبہ لاش حسین علیہ السلام تک پہنچیں۔ حسین علیہ السلام کی لاش پر پہنچ کر زینب علیہا السلام نے جو منظر دیکھا خدا کسی بہن کو نہ دکھائے حسین علیہ السلام کی لاش پتھروں میں دھنسی ہوئی ہے۔ اتنے پتھر مارے ہیں، حسین علیہ السلام کی لاش پتھروں میں دھنسی ہوئی ہے، تیر و تلوار کے جابجا زخم، حسین علیہ السلام کی لاش جابجا کٹی ہوئی ہے۔ زینب علیہا السلام آگے بڑھیں اس عالم میں دیکھا لاشِ برادر کو کہ ساتھ کی بہن کو یہ پوچھنا پڑا:

أَ أَنتَ اخی؟

کیا تو میرا بھائی حسینؑ ہے؟

عزاداروں جناب زینب علیہا السلام آگے بڑھیں۔ روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کے بوسے لیا کرتے تھے۔ حضرت زہرا علیہا السلام امام حسین علیہ السلام کے بوسے لیا کرتی تھیں۔ امیر المومنین علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کے بوسے لیتے تھے۔ لیکن زینب علیہا السلام نے اس مقام کو بوسہ لیا جسکا کوئی نہ لے سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب ہائے حسین علیہ السلام چومتے تھے، دندان حسین علیہ السلام چومتے تھے، گلوئے

present ziaraat.com

حسین علیہ السلام چومتے تھے۔ لیکن زینب علیہا السلام نے اپنے خشک ہونٹ بھائی کی کٹی ہوئی خشک رگوں پر رکھ دیے۔ اور اس کے بعد زینب علیہا السلام نے حسین علیہ السلام سے کیا کہا مجھے نہیں معلوم۔ لیکن زینب علیہا السلام کا صبر دیکھیں اس سب کے بعد زینب علیہا السلام آگے بڑھیں اور لاشہ برادر کو اٹھایا آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا:

اللھم تقبل منا ھذا القربان! پروردگار! آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی قبول کرلے!

عزادارو! ابھی یہ گفتگو چل رہی تھی کہ اچانک شمر آیا اور کہنے لگا: اے قافلے والو! دوبارہ اونٹوں پر سوار ہو جاؤ! ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ عزادارو! بیبیاں لاش حسین علیہ السلام سے لپٹی ہوئی تھیں شمر کا جملہ سنا تو زینب علیہا السلام اٹھنے لگیں لیکن باقی بیبیان نہیں اٹھتیں، سید سجاد علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جب، دیکھا کہ باقی بی بیاں نہیں اٹھنا چاہتیں تو اس لعین نے کہا مجھے معلوم ہے یہ کیسے اٹھیں گی۔ اس نے اپنا تازیانہ بلند کیا اور سید سجاد علیہ السلام کی پشت پر تازیانے برسانے شروع کیے۔ تازیانوں کا برسنا تھا جناب زینب علیہا السلام اٹھیں، تیزی سے سید سجاد علیہ السلام کے پاس آئیں: میرے وارث! ہم اٹھنے کو تیار ہیں لیکن تیری یہاں جان چلی جائے یہ برداشت نہیں کرسکتے۔ سجاد نے کہا: پھپھی اماں جایئے جتنا وداع ہونا ہے ہو لیجیے، اس کے بعد موقع نہیں ملے گا آپ جتنی دیر پرسہ داری کرنا چاہیں کرلیجیے سجاد علیہ السلام اس وقت تک اپنی پشت پر اس وقت تک یہ تازیانے سہتا رہے گا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون.

☆..............☆

present ziaraat.com

مجلس دوم

اپنی اپنی حاجات کی قبولیت کے لیے امام وقت کے ظہور میں تعجیل کے لیے؛ جہاں جہاں مومنین آباد ہیں ان کی عزت، مال، جان، آبرو کی حفاظت کے لیے؛ بانی مجلس کی توفیقات میں اضافے کے لیے ایک مرتبہ با آواز بلند صلوات پڑھیے۔

عزیزان محترم، سامعین گرامی قدر! سلسلہ گفتگو کی دوسری نشست ہے۔ جیسا کہ کل بیان کیا جاچکا ہے، موضوع سخن معجزہ ہے۔ کل جو آیت سرنامہ کلام کے طور پر پیش کی اسی سے اس حدتک تبرک حاصل ہوا کہ اسکی تلاوت کی گئی البتہ اسکا ترجمہ پیش نہیں کرسکا۔

سورہ رعد[آیت ۳۸] میں ارشاد ہو رہا ہے:

”کوئی بھی رسول ایسا نہیں جو کوئی معجزہ لے کر آئے مگر یہ کہ خدا کے اذن سے“

یعنی جو بھی نبی یا رسول معجزہ لے کر آیا ہے، وہ خدا کے اذن سے لے کر آیا ہے۔ بنا اِذن الٰہی کوئی بھی نبی یا رسول معجزہ لے کر نہیں آیا اور نہ لا سکتا ہے۔

[علوم عقلی و علوم تجربی میں فرق]

کل میں نے عرض کیا تھا کہ معجزے کی تعریف کیا ہے؟ آج میں چاہ رہا ہوں کہ کچھ آگے بڑھیں۔ ایک ایشو جو ہمارے یہاں جدید (تقاضوں سے مزین) دنیا میں رہنے

present ziaraat.com

کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ علوم عقلی اور علوم تجربی کے درمیان بعض نافہم اور ناعاقبت اندیش افراد کچھ ایسی فضا قائم کیے ہوئے ہیں گویا ان دونوں کے درمیان کوئی کلیش ہو۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی جنگ کی فضا قائم ہو جائے۔ پہلے میں یہ عرض کردوں کہ میری علوم عقلی سے مراد کیا ہے؟ وہ علوم جو فقط عقل کے ذریعے ثابت کیے جاسکتے ہیں اور تجربات ان کے اثبات میں دخیل نہیں ہوتے۔ کوئی شخص اگر آکر یہ ثابت کرنا چاہے کہ "خدا ایک ہے" تو یہ مدعا بحث کر کے عقلی علوم سے ثابت کیا جائے گا یہ تجربات کی بناپر ثابت نہیں ہو سکتا۔

علوم تجرباتی کے بارے میں آپ سب جانتے ہیں۔ ان کے لیے تجربہ شرط ہے۔ جب تک تجربات نہیں ہونگے انہیں ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر ایک صاحب کے جسم کے کسی حصے میں درد اٹھا، انہیں کہا گیا کہ جناب پیراسیٹامول یا پیناڈول کھالیجیے۔ توجہ! اب بار بار کے تجربے سے یہ ثابت ہوا کہ جسم میں درد ہو تو یہ دوا دوں، اس سے درد دور ہو جائے گا۔ آپ نے تجربہ سے یہ ثابت کر دیا، لیکن یہ معاملہ کہ "خدا ایک ہے" اسے آپ تجربے سے کیسے ثابت کریں گے؟ یہ تجربے سے ثابت ہونے والی چیز نہیں ہے۔

اچھا علوم عقلی میں ایک ایسی چیز پائی جاتی ہے جو علوم تجربی میں موجود نہیں۔ اگر کسی موضوع کے محمول کو آپ نے علوم عقلی میں ثابت کیا تو اس کا جو مخالف ہے وہ خودبخود رَد ہو جائے گا مثلاً آپ نے کہا: "واجب الوجود بذات یکتا ہے" یعنی خداوند عالم کی ذات یکتا ہے۔ یہ امر آپ نے علوم عقلی سے ثابت کیا۔ جیسے ہی یہ جملہ

present ziaraat.com

ثابت ہوا ''واجب الوجود بذات یکتا ہے'' (بنا کسی فاصلے کے) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ واجب الوجود بذات دو نہیں ہو سکتے۔ لیکن علوم تجرباتی میں کیا معاملہ ہے؟ آپ نے تجربے سے ثابت کیا کہ پیناڈول کی گولی جسم درد کے لیے مفید ہے لیکن اس کا مخالف ثابت نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس دوا کے سوا کوئی اور دوا کام نہیں کرے گی۔ یعنی آپ جسم درد کی شفاء پیناڈول میں منحصر نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے اور دوا بھی آ سکتی ہے اور دوائیں بھی ہیں (جو بدن درد کے لیے مفید ہیں)۔ یہ فرق ہے علوم عقلی اور علوم تجربی میں۔ عقلی علم ایک مرتبہ جس چیز کو ثابت کر دے اس کا مخالف رد ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر علوم تجربی کسی چیز کو ثابت کریں تو لازم نہیں کہ اسکے مقابل موجود چیز بھی رد ہو جائے۔ وہ افراد جو علوم عقلی اور تجربی کے بیچ مقابلہ بازی کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ علم تجربی سے وہ چیز ثابت کرنا چاہتے ہیں جو اس علم کی دسترس سے ہی باہر ہے۔ بھئی جو چیز تجربات کی حد تک رہے اسے آپ اپنی لیبارٹریز میں ثابت کرنا چاہیں تو یہ ہو سکتا ہے لیکن ایک چیز جو مادی ہے ہی نہیں، لیبارٹریز کی حد و حدود سے باہر ہے، جو ماوراء مادہ ہے، اسے آپ علومی تجربی سے کیسے ثابت کریں گے؟

[معجزہ تجربے سے ثابت نہیں ہوتا]

معجزہ کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ وہ ایک ایسا امر ہے جو عام حالت میں وقوع پذیر نہیں ہوتا؛ محال عادی ہے۔ جب معجزہ ایک ایسی چیز ہے تو اگر تجربات پر اپنی بنا رکھنے والا کوئی شخص کہے کہ یہ چیز تجربات سے ثابت نہیں ہوتی، (تو ہم کہیں گے) بھائی

present ziaraat.com

معجزہ ہے، تب ہی تو تجربات سے ثابت نہیں ہوتا اگر تجربہ سے ثابت ہونے لگے تو معجزہ نہیں ہے معجزہ اسی وقت معجزہ ہے جب تجربات سے ثابت نہ ہو، کیونکہ جو چیز عام حالات سے ہٹ کر نہ ہو وہ معجزہ نہیں، تجربے سے وہی چیز ثابت ہو سکتی ہے جو عام حالات میں وقوع پذیر ہوتی ہو، لہذا وہ افراد جو کہتے ہیں: آج کی سائنس ہمارے لیے ایسے خارق العادہ امور ثابت نہیں کرتی؛ ان کی بارگاہ میں دست بدستہ گذارش یہ ہے کہ بھائی ہم سائنس کے مخالف نہیں ہیں لیکن سائنس سے وہی ثابت کروایئے جو وہ کرسکے جو چیز اس کی دسترس سے باہر ہو جائے وہ اسے ثابت ہی نہیں کر سکتی۔ صلواۃ پڑھیں محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

جب آپ یہاں تک آ گئے تو اب چلتے ہیں کل کی بحث کی جانب، کل میں نے اس جانب اشارہ کیا تھا۔

[قانون علیت کیا ہے؟]

تذکرہ یہ تھا کہ سوال ہوتا ہے کہ جب معجزہ محال عقلی نہیں بلکہ محال عادی ہے تو کیا اس میں قانون علیت دخیل ہے یا نہیں؟ یہ قانون علیت کیا ہے؟ تو حضرات سے گزارش ہے کہ پہلے اس جانب توجہ فرمائیں کہ قانون علیت کیا ہے؟

اب ہو سکتا ہے کہ آپ کے ہاں یہ عام طور پر رائج ہو کہ کوئی چیز ہوتے دیکھی تو آپ نے کہا اتفاق تھا۔ لیکن فلسفہ کہتا ہے کہ "اتفاق، اتفاق سے بھی نہیں ہوتا"۔ ہر چیز کے پیچھے کوئی نہ کوئی علت موجود ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جناب عالی یہ چیز اتفاقاً ہو گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ چونکہ اس کی علت سے واقف نہیں اس لیے آپ

present ziaraat.com

نے اسے اتفاقی کہہ دیا ورنہ علت ہے علت ہر حال میں ہے آپ کو نہیں معلوم اس لیے آپ نے کہا اتفاقی ہے۔ ہر وہ چیز جو اپنے وجود میں آنے کے لیے اپنے سے پہلے موجود کچھ چیزوں کی نیاز مند ہو (وہ علت کی محتاج ہے) یوں جو چیز (اپنے سے پہلے موجود) چیزوں کی نیاز مند ہو وہ خود معلول ہے اور اس سے پہلے والی چیزیں علتیں ہیں۔

اس واقعے کی جانب توجہ فرمائیں۔ نقل ہوا ہے کہ عالم اسلام کے ایک عالم تھے۔ ان کا ایک ملحد سے مناظرہ ٹھہرا۔ وقت طے پا گیا۔ جگہ طے پا گئی وقت مقرر پر ملحد صاحب تھے تو پہنچ گئے اور یہ جو مسلمان تھے کافی تاخیر سے پہنچے۔ جب یہ دیر سے پہنچے تو اس ملحد نے چھوٹتے ہی پہلی بات تو یہی کی، پہلا جملہ یہ تھا: بھائی عجیب عالم ہے آپ! آپ کو وقت کی کوئی قدر نہیں؟ آپ کہاں تھے؟ میرا اتنا وقت ضائع کر دیا۔ انہوں نے کہا: اصل میں میں جس راستے سے آتا ہوں وہاں راستے میں ایک نہر پڑتی ہے۔ نہر پر کشتی نہیں تھی تو میں کیسے آتا!؟ کشتی میسر آئی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ کہا جب کشتی میسر نہیں تھی تو کیسے آئے؟ کہا میں کھڑا ہوا تھا، دیکھا کہ اچانک درخت خود بخود گرا، جب خود بخود گرا تو خود بخود اس کے تختے بنے، جب خود بخود تختے بنے تو وہ خود بخود جڑ گئے، جب خود بخود جڑ گئے تو کشتی بنی کشتی پانی میں آئی میں اس پر بیٹھا اور اس نے مجھے اس پار اتار دیا۔ اس نے کہا: آپ کیسی فضولیات پر مبنی بات کر رہے ہیں؟ کوئی عقل کے ناخن لیجیے، کوئی خرد کی بات کیجیے، یہ کیا ماجرا ہے؟ خود بخود درخت گرا خود بخود تختے بنے خود بخود کشتی بنی اس میں سوار ہوئے وہ خود بخود چلتی ہوئی یہاں تک پہنچ گئی، یہ خود بخود کیسے ہو گیا؟ (مسلمان عالم نے) کہا: عجیب آدمی ہیں آپ ایک کشتی خود بخود

present ziaraat.com

وجود میں آجائے یہ بات ماننے کو تیار نہیں لیکن اتنا بڑا عالم خود بخود وجود میں آگیا یہ ماننے کو تیار ہیں۔؟!!

صلواۃ بھیجیے محمد آلِ محمد ﷺ پر!

توجہ چاہتا ہوں!

میں نے اس واقعے کی جانب اس لیے اشارہ کیا تاکہ بتاسکوں کہ بنانے والے کے بغیر کشتی نہیں بن سکتی؟ چونکہ کشتی کا بنانے والا اس کی علت ہے۔ بنا تختوں کے کشتی نہیں بنے گی۔ چونکہ تختے کشتی کے لیے علت ہیں۔ بنا کیلوں کے کشتی کے تختے نہیں جُڑیں گے وہ کیلیں اس کی علت ہیں۔ ان سب کے باوجود بھی اگر بنانے والا ہو، بننے والی چیزیں ہوں، کوئی مانع بھی نہ ہو، لیکن بنانے والا ارادہ نہ کرے!!! بھئی لکڑی موجود ہے، تختے بھی موجود ہیں، کیلیں بھی موجود ہیں، ہتھوڑی بھی موجود ہے، بنانے والا بھی موجود ہے، سب موجود ہیں؛ لیکن بنانے والا ارادہ نہیں کر رہا تو کیا کشتی بنے گی؟ نہیں بنے گی۔ یہ ساری چیزیں علتیں ہیں۔

توجہ ہے نا حضرات کی؟!

آپ نے روئی کو آگ لگانی چاہی۔۔۔

میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ موضوع ثقیل ہے لیکن ماشاءاللہ آپ پھر بھی تشریف لائے ہیں۔ میں شکر گزار ہوں اور آپ کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اتنے سخت موضوع کے باوجود بھی آپ سب تشریف لے آئے ہیں۔ صلواۃ پڑھیں محمد و آلِ محمد ﷺ پر۔

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

ظاہراً آج موسم بھی منقلب ہے، اس کی تبدیلی بھی زیر نظر ہے۔ خدا سب مومنین کو ایسے ہی شاد و آباد رکھے تمام مومنین کی صحت و سلامتی کے لیے ایک صلوٰۃ عنایت فرمائیں۔

آپ نے چاہا کہ روئی کو آگ لگائیں اس کے لیے آپ کو کس کس چیز کی ضرورت ہے؟ ماچس چاہیے، روئی چاہیے، آکسیجن چاہیے اور ان دونوں کے درمیان میں قربت چاہیے۔ بھئی آپ ماچس وہاں جلادیں روئی یہاں پڑی ہو، جلے گی؟ اچھا ماچس بھی ہے روئی بھی ہے ارادہ بھی ہے قربت بھی ہے لیکن روئی گیلی ہے معلوم ہوا ایسی حالت میں بھی نہیں جلے گی۔ اگر کوئی چیز مانع ہو جب بھی نہیں جلے گی۔ یہ ساری چیزیں یعنی روئی، آکسیجن، ماچس، چنگاری، ان میں موجود قربت، مانع کا نہ ہونا یہ سب علتیں ہیں، جب جدا جدا تھیں تو سب علت ہائے ناقصہ تھیں لیکن جب اکٹھی ہو گئی تو علت ہائے تامہ ہو گئیں۔ آپ نے جلانے کا ارادہ بھی کر لیا۔ اب جب یہ سب اکٹھی ہو گئیں معلوم ہوا جو ارادہ کیا گیا ہے اگر کوئی مانع ایجاد نہ ہوا تو ارادے کے مطابق واقع ہونا لازم ہے یعنی روئی میں آگ لگنا لازم ہے۔

توجہ فرمائی آپ نے!

[قانون علیت کوئی استثناء نہیں رکھتا]

یہ ہے علتوں کا سلسلہ اب اس میں کوئی علت، علتِ حقیقی ہے کوئی علت، علتِ مجازی ہے۔ مجھے اس طرف نہیں جانا۔ صرف اتنا آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا تھا کہ علت کیا ہے؟ علت سمجھ گئے آپ حضرات؟ بہر حال بزرگان تو پہلے سے جانتے ہیں،

present ziaraat.com

(اپنے جوان برادران کے لیے عرض کر رہا تھا)

اب سوال یہ ہے: اس دنیا میں کیا کوئی بھی کام، کوئی بھی فعل بنا علتوں کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ توجہ! کیا بنا علت کے کوئی کام ہو سکتا ہے؟ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا جسے آپ اتفاق کہتے ہیں وہ آپ کے ہاں اتفاق ہے۔ آپ جسے جانتے نہیں اُسے اتفاق کہے دیتے ہیں۔

قرآن اور علوم عقلیہ دونوں یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ بنا علت کے معلول وجود میں نہیں آسکتا۔ علت ہو گی تو معلول وجود میں آئے گا۔ علل ہوں گی تو معلولات ہوں گے۔ اس قانون کے خلاف نہیں ہو ہو سکتا۔ اگر آپ قانون علت سے ہاتھ اٹھالیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نہ عقلی طور پر نہ آپ توحید ثابت کر سکتے ہیں نہ نبوت۔(اب یہ بحث الگ مقام کی ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں)۔

[معجزہ اور قانون علیت]

(آپ نے دیکھ لیا کہ) قانون علت کتنا اہم ہے۔ یہاں تک آپ میرے ساتھ آگئے (اور اب تک کی گفتگو مقدمہ تھی ایک سوال کے لیے اور وہ یہ ہے کہ) جب بنا علت کے کوئی چیز وجود میں نہیں آتی تو یہ جو معجزہ ہوتا ہے اس کے لیے علت درکار ہے یا نہیں؟ بھئی جب ایک معجزہ رونما ہوتا ہے تو اس کی کوئی علت ہوتی ہے یا نہیں؟ ایک بچہ جو دنیا میں آیا؛ اس کی علت کیا ہے؟ ماں باپ۔ وہ ماں باپ کیسے آئے؟ اپنے ماں باپ سے اور ساتھ دیگر علتیں جڑتی گئیں یہاں تک کہ معلوم ہوا کہیں کسی ایک مقام پر جا کر معاملہ رک گیا۔ توجہ ہے! یہ بچہ کیسے وجود میں آئے گا؟ آپ نے کہا: ماں باپ

present ziaraat.com

کے وجود سے، یہ علتیں اپنی جگہ، لیکن کیا ان علتوں کے علاوہ بھی کوئی شخص وجود میں آسکتا ہے؟ آپ کہیں نہیں بھئی علتوں کے بغیر معلول وجود میں نہیں آسکتا۔ ابھی تو آپ نے یہ طے کیا ہے۔ یہاں آپ نے یہ طے کیا اور دوسری جگہ ایک اور مشکل پیدا ہوگئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنا باپ کے دنیا میں آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنا باپ کے اعجازاً دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ چلیے قرآن کی جانب چلتے ہیں۔ چونکہ یہاں سارے مسلمین بیٹھے ہیں لہذا مجھے یہاں پہلے قرآن کی حجیت ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم قرآن کی جانب جاسکتے ہیں۔ قرآن ایک طرف قانونِ علیت کو ثابت کر رہا ہے دوسری طرف وہی قران یہ معجزے بیان کر رہا ہے اور خود قرآن کہہ رہا ہے کہ میرے اندر تمہیں اختلاف نہیں ملے گا جب اختلاف بھی نہیں ہے قانون علیت کا اثبات بھی ہو رہا ہے ساتھ میں معجزے کا ذکر بھی ہو رہا ہے۔ تو پروردگار اب ہم کہاں جائیں؟ قانون علیت سے ہاتھ بھی نہیں اٹھاسکتے، معجزہ تو نے اپنی مصدقہ کتاب میں بیان کیا، جس کے آگے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے، اوپر سے آسکتا ہے نہ نیچے سے، دائیں سے آسکتا ہے نہ بائیں سے، اب ہم کیا کریں؟

توجہ چاہتا ہوں!

معجزہ بھی بنا علت کے نہیں ہوتا معجزہ میں بھی علت ہے۔ (اب اگر معجزے میں بھی علت درکار ہے تو معجزے اور عام حالات میں واقع ہونے والے واقعات میں) فرق کیا ہے؟ (فرق یہ ہے کہ) معجزے کی علت غیر مرئی ہے جبکہ عام چیزوں کی علت مرئی ہے۔ توجہ!

present ziaraat.com

کسی چیز کی علت نہ دیکھ پانا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ ہے ہی نہیں، کسی چیز کا دکھائی نہ دینا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ وجود نہیں رکھتی۔

چلیے ذرا تاریخ کی جانب چلتے ہیں، موضوع کافی ثقیل ہو گیا ہے۔ تاریخ کے ایک گوشے کی جانب چلتے ہیں۔ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ بہلول کا نام آپ سب نے سن رکھا ہوگا۔ مسائل سمجھانے کا ان کا اپنا ایک انداز تھا۔ ایک صاحب تھے بڑے مشہور انہوں نے کہا باقی سب باتیں مجھے جعفر صادق علیہ السلام کی قبول۔ لیکن کچھ چیزیں میں نہیں مانتا، کہا کون کون سی نہیں مانتے، بولے ایک چیز تو یہ کہ وہ کہتے ہیں: خدا وجود رکھتا ہے لیکن دکھائی نہیں دے گا۔ جب ایک چیز وجود رکھتی ہے تو اس کا دکھنا ضروری ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے وجود بھی رکھے اور دکھائی بھی نہ دے؟ درست ہے اس دنیا میں نہ دکھے لیکن کہیں تو دکھائی دینا چاہیے۔

یہ دعوٰی انہوں نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی ایسی باتیں تھیں جو انہوں نے کہا کہ جعفر صادق علیہ السلام یہ کہتے ہیں لیکن میں قبول نہیں کرتا۔ لیکن فی الحال مجھے ادھر نہیں جانا یہ دعوٰی انہوں نے کیا۔

بہلول نے مٹی گوندھی اس کو تھوڑا سخت کیا اور دے کے جو مارا تو سر پھوٹ گیا! شکایت لیے خلیفہ کے دربار میں پہنچ گئے۔ یہ دیکھیے کیا کیا (بہلول) نے؟ انہوں نے اس بیچارے کو بلا لیا۔ ہاں بھئی! بتاؤ کیا ماجرا ہے؟ بہلول نے کہا: جناب میں نے تو کچھ نہیں کیا بس ان کے سوال کا جواب دیا ہے! کہا یہ کیسا جواب ہے؟ کہا: یہی کہہ رہے تھے جو چیز وجود رکھتی ہے وہ ضرور دکھے گی۔ ان کو درد ہو رہا ہے اس کا وجود دکھائیے!

present ziaraat.com

درد کا وجود ظاہر میں کہاں ہے؟ درد دیکھنے والی چیز ہے؟ آپ محسوس کر رہے ہیں؟ مجھے تو آپ کا درد دکھائی نہیں دے رہا تو جو چیز دکھ نہیں رہی لازم نہیں کہ وہ ہو بھی نہ اور جو موجود ہے لازم نہیں کہ وہ دکھائی بھی دے۔

[معجزے کی علت ارادہ معصوم ہے جو علت العلل سے متصل ہوتا ہے]

معجزے کے اندر ایک علت ہے لیکن وہ غیر مرئی ہے اور وہ ہے ارادۂ معصوم؛ ارادہ معصوم معجزے کی علت ہے۔ توجہ چاہتا ہوں!

آپ ہر علت پہ علت، علت پہ علت جوڑے چلے جا رہے ہیں آپ نے کہا میری علت میرے ماں باپ ان کی علت ان کے والدین انکی علت انکے والدین، بات چلتی چلتی آخر میں پہنچی آدم علیہ السلام تک۔ آدم علیہ السلام سے اوپر، ان علتوں کے اوپر، ایک علتُ العلل ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی علتوں پر ایک علت العلل ہے۔ وہ علت العلل اگر چاہے تو بیچ کے ماجرے کو، بیچ کے دورانیے کو، جسے آپ سالوں میں طے کرتے ہیں، چند لمحوں میں طے کروا دے۔ اس کے پاس یہ قوت ہے۔ کیونکہ وہ علت العلل ہے۔ جب علت العلل چاہے گی تو بنا باپ کے بھی بچہ ہو جائے گا اور جب نہیں چاہے گا تو سلسلہ یونہی علتوں کے ساتھ چلتا رہے گا۔

صلواۃ بھیجیں محمد وَ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر!

یہ ساری چیزیں منحصر ہیں اس علت العلل پر۔ بھئی آپ نے ارادہ کر لیا۔ پھر اسی مثال کی جانب پلٹتے ہیں۔ آپ نے ارادہ کر لیا کہ روئی کو آگ لگانی ہے، آپ کے پاس ماچس بھی ہے، کوئی مانع بھی نہیں ہے، آکسیجن بھی ہے، ماچش اور روئی کے درمیان

present ziaraat.com

قرب بھی ایجاد ہو گیا، لیکن خدا آپ کو اجازت نہ دے! آپ نے ارادہ کر لیا لیکن خدا ارادہ نہ کرے کہ تم اسے آگ لگاؤ۔ آگ لگا کر دکھایئے! کیوں نہیں لگا سکتے؟ کیونکہ ان سب علتوں پر ایک علت ہے۔ جو ہر علت کی علتِ حقیقی ہے۔(خدا) قوت ارادہ رکھتا ہے توجہ!(اور اب معجزہ دکھانے کے لیے یہی قوت ارادہ درکار ہے) یہ قوت ارادہ کیسے آئے گی؟ یہ قوت ارادہ اگر معصوم میں ہے معصوم کا نفس یعنی انسان کا نفس جتنا پاک ہوتا چلا جائے گا اتنا قوی ہوتا چلا جائے گا۔ جتنا قوی ہوتا چلا جائے گا، ارادہ مضبوط ہوتا چلا جائے گا، جتنا ارادہ مضبوط ہوتا چلا جائے گا اتنی اس میں قوت آتی چلی جائے گی، جتنی قوت آتی چلی جائے گی اتنا خارج میں وہ تصرف کر پائے گا کیونکہ اس کا ارادہ ارادہ خداوندی سے متصل ہے۔ لہذا جو کام خدا کُن کہہ کے کرے گا وہ کام یہ بندہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کرلے گا۔

صلواۃ بھیجیں محمد وَ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

خدا کی صفت میں تو کسی کو شک نہیں ہے کہ وہ کُن کہتا ہے تو ہو جاتا ہے۔ یہ قرب کی منزل ہے۔ اگر کوئی اس درجے تک پہنچ جائے تو معلوم ہو گا کہ جو کام خدا کُن کے ذریعے کرتا ہے وہ اسکا ولی اس کے اسماء کے ذریعے انجام دے گا۔ جب یہ اس کے اسماء کا مظہر بن جائے گا تو اس کے وجود سے خدا کا ارادہ صادر ہو گا۔ انشاء اللہ آگے بحثیں ہو گی اذنِ الہی سے کیا مراد ہے کیا نہیں ہے؟ وہ بحثیں آگے کی ہیں۔ انشاء اللہ آپ کے سامنے عرض کروں گا۔ صلوات پڑھیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

تو معلوم ہوا کہ معجزہ بھی علت کے بغیر نہیں ہوتا۔ لیکن وہ علت کیا ہے؟ وہ ہمیں

present ziaraat.com

سامنے سے دکھائی نہیں دیتی، لیکن نہ دکھنے کا مطلب نہ ہونا نہیں ہے۔

[اعتراض: جب تک علت نہیں معلوم معجزہ معجزہ ہے، معلوم ہو جائے تو معجزہ معجزہ نہیں رہے گا]

اچھا اب ایک سوال، سوال ہے کلام جدید کا، ماڈرن تھیالوجی میں اٹھایا جانے والا ایک اعتراض ہے۔ کہا بھئی آپ کہہ رہے ہیں کہ معجزہ خارق العادہ چیز ہوتی ہے، محال عادی ہوتا ہے محال عقلی نہیں۔ اگر یہ بنا علت کے ہوتا ہے تو یہ محال ہے بنا علت کے کچھ نہیں ہوتا ایک بات۔ اگر علت کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا ابھی تک کیونکہ علت کا علم نہیں ہے لہذا ہمارے لیے معجزہ ہے۔ جس وقت علت کا علم ہو جائے گا اس وقت معجزہ نہیں رہے گا۔ توجہ ہے؟

جب تک ہمیں علت کا علم نہیں ہے معجزہ ہے، جیسے ہی علم ہو گیا تو معجزہ نہیں رہے گا۔ بھئی پچھلے دور میں اگر کوئی آکر یہ کہہ دیتا ہے کہ جناب عالی ایک ایسا دور آنے والا ہے جس میں دو افراد میلوں کے فاصلے پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ہاتھ میں دیکھ دیکھ کر باتیں کریں گے تو کوئی یقین کرتا؟ ڈیڑھ سو سال پہلے بھی اگر کوئی یہ دعوٰی کرتا تو سنے والے کہتے کہ صاحب یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ لیکن آج کوئی یہ کہے تو کوئی شک نہیں کرے گا، سب مان لیں گے۔ ایسا ہی ہے؟ اعتراض کرنے والے کا اعتراض سمجھیے! وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اگر کسی نبی نے کسی دور میں معجزہ دکھایا تو چونکہ اس دور کے لوگ اسکی علت سے واقف نہیں تھے تو جب تک علت سے واقف نہیں تھے وہ معجزہ تھا، جب علت سے واقف ہو گئے تو پھر کونسا معجزہ؟ اب معجزہ نہیں رہا!

present ziaraat.com

توجہ!

اس اعتراض کرنے والے نے معجزے کی ایک خصوصیت سے صرف نظر کیا ہے۔ وہ خصوصیت کیا ہے؟(وہ یہ ہے کہ) معجزہ ایک ایسی قوت پر تکیہ کرکے دکھایا جاتا ہے جسے کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ یہ معجزہ کی حقیقت میں داخل ہے۔ اگر کوئی علت جان بھی لے، تو علت کے جاننے سے فرق نہیں پڑتا بات یہ ہے کیا علت جاننے کے بعد وہ ویسا ہی کرکے دکھاسکتا ہے جیسا رسول نے کیا؟ اگر وہ ایسا کرکے نہیں دکھاسکتا تو علت جاننے کے باوجود یہ کام کرکے دکھانے سے عاجز ہے اور جب عاجز ہے تو معجزہ اپنی جگہ پر ثابت ہے۔ صلوات۔

وہ کام جو انبیاء نے کرکے دکھائے وہ مسبب الاسباب کی قوت پر تکیہ کرتے ہوئے تھے۔ اس پر انحصار کرتے ہوئے تھے۔ اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کام جو اس دور میں کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا، انبیاء نے وہ کرکے دکھائے اور انبیاء نے جب وہ کرکے دکھائے(تو دیکھنے والوں نے انہیں تسلیم کیا)

[دنیا کی اکثریت موحد ہے اور انہوں نے خدا کو انبیاء کے معجزات کی بنا پر مانا ہے]

اگر آپ دنیا کو چھ حصوں میں تقسیم کردیں تو پانچ حصے وہ ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں خدا کے وجود کے قائل ہیں۔ یعنی ملحدین جو خدا کا سرے سے انکار کرنے والے ہیں وہ چھ حصوں میں سے ایک حصے پر مشتمل ہیں یعنی اکثریت ملحد نہیں ہے۔ ابھی اس سے بحث نہیں کہ وہ میرے دین کے پیراکار ہیں یا نہیں، یا جس طرح میں خدا کو مانتا ہوں وہ مانتے ہیں یا نہیں۔ بحث یہ ہے کہ وہ کسی ایسے وجود کے قائل ہیں جو ساری قوتوں سے

present ziaraat.com

بڑھ کر ہے۔ ساری دنیا میں جو مواحدین ملیں گے، مواحدین سے مراد یعنی ایک ایسی ذات کو ماننے والے جو سب پر حاکم ہے، فوقیت رکھتی ہے، عیسائیت یا یہودیت، یا دیگر مختلف ادیان، انبیاء نے ان (کی اکثریت سے) عقلی بحثوں کے ذریعے خدا نہیں منوایا۔ ان کی اکثریت نے عقلی بحثوں سے خدا کو نہیں مانا، ان میں سے اکثریت وہ ہے جو پیچھے سے چلے آرہے ہیں، جنہوں نے معجزے دیکھ کر نبی کو نبی مانا اور (اس نبی کے کہنے پر) خدا (کو خدا) مانا۔ نبی کے کہنے پر خدا مانا اور اس معجزے کی بناء پر نبی کو نبی مانا کہ یہ ایسا کام کر کے دکھا رہا ہے جو عام طور پر نہیں ہو سکتا۔ لہذا انہوں نے نبی کو نبی مانا۔ جب ایک شخص معجزے کی وجہ سے نبی کو نبی مانتا ہے تو پھر اگر معجزہ زیر سوال آجائے تو رسالت بھی قائم نہیں رہ سکے گی۔ بھئی نبی کہے: میری نبوت کی دلیل یہ معجزہ ہے، دلیل زیر سوال، نبوت زیر سوال، نبوت زیر سوال تو خدا زیر سوال! لہٰذا ضروری ہے معجزے کا اثبات عقلی دلائل کی بناء پر کیا جائے۔ کیونکہ لوگوں کی اکثریت ان معجزات کی وجہ سے انبیاء پر ایمان لائی ہے۔ وہ بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کے ساتھ عقلی ابحاث کی ہوں۔ اس وقت لوگ کیا کہتے تھے؟ یہ کر کے دکھا دو مان لیں گے یہ کر کے دکھا دو یہ مان لیں گے، وہ کر کے دکھا دو یہ مان لیں گے۔

[اس موضوع پر بحث کرنے کی ضرورت؟]

ان ساری ابحاث کی کیا وجہ ہے؟ ہم اس وقت معجزے پر کیوں بحث کر رہے ہیں؟ ایک وجہ تو میں بیان کر چکا وجہ یہ ہے کہ کچھ مفاہیم ایسے ہیں جو عام انسانوں کے دماغ تک اس طرح منتقل نہیں کیے گئے جس طرح سے ہونے چاہیے تھے اور دوسری وجہ یہ

present ziaraat.com

ہے کہ خود معجزہ انبیاء (نبوت اور انبیاء کی تعلیمات) بلکہ تمام آسمانی ادیان کے قائم (اور استوار) رہنے کی ایک محکم دلیل ہے۔ اس دور میں کوئی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے معجزے یعنی قرآن کو غلط ثابت کرے، تو آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی کیا دلیل رہ جائے گی ؟

اگر کوئی قرآن کی حجیت کو زیر سوال لے آئے، نعوذ باللہ قرآن کی حجیت ختم کردے تو آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی کیا دلیل رہے گی ؟ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا معجزہ قرآن مجید ہے لہذا ضروری ہے اس موضوع پر بحث کی جائے کیوں کہ اگر اس پر بحث نہیں کریں گے تو رسالت مشکوک ہو سکتی ہے اگر رسالت مشکوک ہوئی تو دین مشکوک ہو گا جب دین مشکوک ہو گا خدا مشکوک ہو گا اس کا مطلب یہ پوری دنیا سے دین کی بساط لپیٹ دی جائے اور الحاد کا دور دورہ ہو جائے گا۔۔ صلواۃ پڑھیں محمد وآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

یہاں تک آپ میرے ساتھ آگئے اور آپ یقین کریں مجھے بڑی خوشی ہے کہ یہاں تک آپ میرے ساتھ رہے۔

[معجزے کی خصوصیات]

اب ایک بحث یہ ہے کہ یہ جو معجزہ ہے اس میں خصوصیات کیا کیا ہونی چاہیں یہ تو ہم نے ثابت کیا کہ علت بھی چاہیے۔ معجزے کی یہ تعریف ہے، لیکن معجزے کی خصوصیات کیا ہوتی ہیں؟ جب تک ہم یہ بحث نہیں کریں اس وقت تک ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ جس فعل کو ہم معجزہ کہتے ہیں اسے ڈیفائن کس طرح کیا جائے؟ کیسے فیصلہ کریں

present ziaraat.com

کہ یہ فلاں فعل معجزہ ہے اور فلاں معجزہ نہیں ہے؟

[الف: معجزہ خارق العادت فعل ہوتا ہے]

میں نے عرض کیا تھا کہ معجزہ ایک خارق العادہ چیز ہے۔

توجہ ہے نہ حضرات کی؟

بہت سے ایسے افراد ہیں جو نبی نہیں ہیں رسول نہیں ہیں امام نہیں ہے لیکن ایسا کام کر کے دکھا سکتے ہیں جو عام طور پر لوگ نہیں کر پاتے۔ مثلاً، جیسے میں نے کل ایک اشارہ کیا تھا آج کے دور میں بھی بہت سے ایسے افراد ہیں جو عام طور پر انجام نہ پانے والے کام کر کے دکھا دیتے ہیں۔ میں نے ایک ٹی وی چینل پر دیکھا، اب نہیں معلوم کہ وہ سچ تھا یا جھوٹ، لیکن بہر حال ایسے لوگ موجود ہیں چاہے انہوں نے ریاضت کی ہو، بڑی محنت کی ہو، (لیکن ایسے افراد موجود ہیں جو عام حالات سے ہٹ کر فعل انجام دے سکتے ہیں) اگر چھری پر دھار لگی ہوئی ہے تو عام طور پر کاٹے گی۔ ایسا ہی ہے؟ لیکن ایک بندہ سینکڑوں چھریوں کا رخ آسمان کی جانب کر کے ان پر لیٹ جاتا ہے اور اسے کچھ نہیں ہوتا! عام حالات کی بات کی جائے تو چھری کو کاٹنا چاہیے تھا، پھر اس نے کیوں نہیں کاٹا؟ معلوم ہوا خارق العادہ چیز ہے۔ عام حالات سے ہٹ کے ہے۔ اب اگر آپ کسی سائنسدان سے جا کر سوال کریں کہ بھئی تم معجزے کو تو نہیں مانتے یا کسی ملحد سے پوچھیے کہ بھئی تم معجزے کو تو نہیں مانتے لیکن یہ کیا ہوا؟ تم چھری پر کھڑے ہو یا ہاتھ پر رکھو تو کاٹے گی تو اس شخص کو کیوں نہیں کاٹا؟ اب سائنس دانوں یا کچھ ایسے دانشمند حضرات نے جو مادیات کے عالم تھے، اس کا جواب یوں دینے کی کوشش کی کہ بھئی

present ziaraat.com

اس کے اندر ایک چیز ہے۔ وہ کیا ہے؟ کہا: انسان کی ہاتھ سے کچھ شعاعیں، کچھ ریز نکلتی ہیں، وہ اپنے بدن سے کچھ ریز نکالتا ہے جو اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ اس طرح کا کام کر گزرتی ہیں۔

اب ذرا وہ مطالب یاد کیجیے جو میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں!

دین نے بیان کیا کہ علت ہوتی ہے مگر ضروری نہیں کہ دکھائی دے! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اپنی آنکھوں سے ہوتا دیکھ رہے ہیں انکار نہیں کر سکتے۔ اب کیا کریں؟ اس کے لیے کوئی تو توجیہ ڈھونڈنے گے۔ توجیہ کیا ڈھونڈی؟ کہا بھئی کچھ ایسی ریز نکلتی ہیں جو یہ کام کر لیتی ہیں۔ بھئی ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں جسے آپ ریز کہہ رہے ہیں ہم اسے ارادۂ معصوم کہتے ہیں۔ جب آپ کی نظر میں ایک عام انسان یہ کام کر سکتا ہے جس کا یہ دعوٰی بھی نہیں کہ وہ کوئی مذہبی انسان ہے یا اگر مذہبی انسان ہو بھی تو وہ نبوت کا دعویدار نہیں ہے۔ (تو کسی نبی سے ایسا کام کیوں وقوع پذیر نہیں ہو سکتا) معلوم ہو ایسی خارق العادہ چیز ہو سکتی جو عام حالت سے ہٹ کے ہو۔ امکان ہے بلکہ یہ وقوع پذیر بھی ہوئی ہیں۔

[خارق العادہ امور کی اقسام]

جب یہ بات طے ہو گئی تو اب چلتے ہیں ملا صدرا رحمہ اللہ کے پاس۔ ملا صدرا رحمہ اللہ کیا کہ رہے ہیں کہہ رہیں ہیں کہ خارق العادہ چیزیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

توجہ چاہتا ہوں! اگر آپ میرے ساتھ رہے تو یہاں کافی مسائل حل ہو جائیں۔

صلواۃ بھیجیے محمد وَ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

present ziaraat.com

ملا صدرا کہہ رہے ہیں: خارق العادہ امور جو عام حالات سے ہٹ کر ہوتے ہیں انہیں چار قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

اعجاز، کرامات، اعانت، اہانت۔[1] کتنی چیزیں ہو گئیں؟ چار۔

[۱۔ اعجاز]

معجزہ کیا ہے؟ اتنی بحث جو اب تک پیش کی اس کے بعد تو واضح ہے کہ اعجاز کیا ہے؟

[۲۔ کرامت]

اچھا اعجاز یہ ہے تو پھر کرامت کیا ہے؟ جو امر اعجاز نہیں وہ کرامات ہے۔ کرامت کی تعریف کیا کی؟ کہ کسی نبی رسول امام یا ان تینوں کے علاوہ کسی ولی سے کوئی بھی ایسا کام سرزد ہو جو عام حالات سے ہٹ کر ہو لیکن اس چیز کے اندر نہ دعویٰ پایا جاتا ہے نہ چیلینج۔ (عرض کر چکا ہوں کہ) معجزے میں (تین چیزیں پائی جاتی ہیں) دعویٰ، چیلنج اور اس کا خارق العادہ یعنی عام حالات سے ہٹ کے ہونا۔ ادھر ایک چیز موجود ہے: یہ عام حالات سے ہٹ کر ہے لیکن دعوی نہیں ہے چیلنج نہیں ہے۔ یہ کیا ہوا؟ کہا: کرامت۔ کرامت نبی بھی دکھا سکتا ہے، رسول بھی دکھا سکتا ہے امام بھی دکھا سکتا ہے، ولی بھی دکھا سکتا ہے، عارف بھی دکھا سکتا ہے لیکن معجزہ صرف اور صرف یا نبی دکھا سکتا ہے یا رسول دکھا سکتا ہے یا امام دکھا سکتا ہے ان تینوں کے یہاں دعویٰ عہدہ الٰہی کا ہے۔ "میں نمائندہ خدا ہوں" یہ دعویٰ ہو گا تو معجزہ کہلائے اور ساتھ ہی چیلنج بھی ہو

[1] مفاتیح الغیب: ص۴۸۸.

present ziaraat.com

گا۔

[امام سجاد علیہ السلام کی ایک کرامت]

امام علی ابن الحسین سید ساجدین زین العابدین علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک چاہنے والا ہے۔ ہر سال حج کے لیے آتا ہے اور جب بھی آتا ہے اپنے ساتھ امام کے لیے تحائف لے کر آتا ہے۔ ایک سال تحائف لے کر چلنے لگا تو بیوی نے کہا تم ہر سال اتنے تحفے لے کر جاتے ہو کیا تمہارے امام نے بھی کبھی تمہیں کوئی تحفہ دیا ہے؟

ہم میں سے بھی خدا نہ کرے کسی کی ایسی سوچ ہو کہ بھئی ہم نے تو امام کے لیے اتنا کیا لیکن امام نے ہمارے لیے کیا کیا؟ ہم نے اور آپ نے امام کے لیے کیا کیا ہے؟ واللہ ہم نے امام کے لیے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے آج تک جو کچھ کیا ہے اپنے لیے کیا ہے۔ ہم یہ عزاداری کر رہے ہیں یہ بھی امام کے لیے نہیں ہے ہم اپنے لیے کر رہے ہیں۔ ہم زیارت امام پر جا رہے ہیں وہ بھی امام کے لیے نہیں اپنے لیے جا رہے ہیں۔ انہیں کوئی فائدہ نہیں ہے اس سب کاموں کا ہمیں فائدہ ہے۔

بہر حال اس نے کہا تم بلاوجہ کی باتیں نہ کرو میں ہر سال لے کر جاتا ہوں اس سال بھی لے کر جاؤں گا۔ امام اگر کوئی ہدیہ دیتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے، نہیں دیتے تو میں تو وہ کر کے رہوں گا جو مجھے اپنی طرف سے کرنا چاہیے۔ امام جانیں کہ انہیں کیا کرنا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ بہر حال حج کیا، حج کے بعد امام کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھا کہ دستر خوان لگا ہوا ہے، امام نے اسے مدعو کیا، کہا آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو! اب ظاہر سی بات ہے امام کا دستر خوان تھا وہ سعادت سمجھ کر امام کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھ گیا۔

present ziaraat.com

غذا تناول فرما چکے۔

اسلامی روایت کے مطابق (حکم ہے کہ) میزبان مہمان کے ہاتھوں دھلوائے۔ کھانے کے بعد یا کھانے سے پہلے میزبان مہمان کے ہاتھ دھلوائے۔ اب تو آپ کے یہاں نل، نلکے اور بقیہ سہولیات موجود ہیں۔ اُس وقت تو یہ کچھ نہیں تھا۔ صراحی اور طشت ہوتا تھا۔ امام نے صراحی اٹھائی کہا: آؤ تمہارے ہاتھ دھلاؤں تو اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا: مولا یوں تو نہیں ہو سکتا البتہ آپ یہ سعادت مجھے بخشیے۔ میں آپ کے ہاتھ دھلوا دیتا ہوں۔ امام نے سائل کو دیکھا، سائل کی نیت کو دیکھا اور اس کے بعد اجازت دے دی کہ اچھا ٹھیک ہے آؤ ہاتھ دھلا دو۔ اب وہ صراحی کے ٹیٹو سے امام کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے اور امام کو دیکھ رہا ہے۔ امام نے فرمایا: ادھر کیا دیکھتے ہو نیچے دیکھو! جب صراحی کے ٹیٹو سے نکل کر پانی امام کے ہاتھوں پر پڑ رہا تھا تو پانی پانی تھا جب ہاتھ کی دھوون بن کر طشت میں گر رہا تھا تو ہیرے جواہرات بنتا چلا جا رہا تھا۔ جیسے ہی اس نے دیکھا کہا: مولا یہ کیا ہے؟ فرمایا: تمہاری زوجہ کو ہم سے شکایت ہے جاؤ اس کے لیے تحفہ لے جانا۔[1]

واقعہ اس سے آگے بھی ہے مکمل واقعہ عرض کرنا مقصود نہیں فقط مربوط حصہ آپ کی خدمت میں بطور مثال پیش کرنا تھا۔ یہاں امام نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ امام کس کے سامنے دعوٰی کریں گے؟ سامنے والا پہلے سے انہیں امام مانتا ہے۔ چیلنج بھی کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی ان کے در پر جھکا ہوا ہے۔ (وہ تو زبان حال سے کہہ رہا

[1] بحار الانوار: ج ۴۷، ص ۴۶؛ منتخب للطریحی: ص ۳۴۹.

present ziaraat.com

ہے کہ) مولا میں تو پہلے سے ہی آپ کو مولا مانتا ہوں، اب چیلینج کا ہے کا اور دعوٰی کا ہے کا؟ جب نہ چیلنج ہے نہ دعوٰی لیکن پھر بھی ایسا کام ہوا جو عام طور پر نہیں ہوتا تو یہ فعل معجزہ نہیں کرامت کہلائے گا۔ یہ معجزہ نہیں کرامت ہے۔ جتنے بھی اولیاء، جتنے بھی عرفاء، (اس دنیا میں ہیں یا گزر گئے) اگر وہ کوئی ایسا کام کر کے دکھاتے ہیں جو عام حالات سے ہٹ کے ہے اور اس میں کوئی دعویٰ اور چیلنج نہیں ہے تو وہ معجزہ نہیں بلکہ کرامت ہے۔

توجہ! اب اگر حضرت عباس علیہ السلام کے وسیلے سے کوئی خارق العادہ کام انجام پاتا ہے تو یہ علم کلام کی زبان میں معجزہ نہیں کرامت ہے۔ اگر جناب زینب علیہا السلام کے ہاتھوں سے کچھ ملتا تو وہ معجزہ نہیں کرامت ہے۔ یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ نعوذ وباللہ ان ہستیوں کی شان گھتائی جا رہی ہے، کچھ نہیں گھٹایا جا رہا۔ ترتیب ملحوظ خاطر ہے۔

توجہ ہے نا؟

چاہے امام ہی کیوں نہ انجام دے، امام کا بھی انجام دیا ہوا ہر خارق العادۃ عمل معجزہ نہیں ہے چہ جائیکہ غیر امام کا یا غیر معصوم کا۔ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس کھانا آجاتا ہے۔ انہوں نے کوئی چیلینج کیا؟ نہیں! کوئی دعوٰی کیا؟ نہیں۔ لیکن کھانا جو آرہا ہے وہ عام حالت میں نہیں آتا۔

چلیے اس سے آگے بڑھیے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا گھر میں تشریف فرما ہیں۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے پاس کہا فاطمہ علیہا السلام گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ کہا: یا علی علیہ السلام گھر میں تین دن سے کھانے کو کچھ نہیں۔ کہا: آپ نے مجھے

present ziaraat.com

پہلے کیوں نہیں بتایا۔ کہا: بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: علی علیہ السلام سے کوئی ایسا سوال نہ کرنا جو علی علیہ السلام کے لیے تکلیف کا باعث بنے۔

اللہ اکبر!

علی علیہ السلام گھر سے باہر نکلے ایک درہم قرض لیا۔ واپس پلٹ رہے ہیں، رستے میں مقداد رضی اللہ عنہ مل گئے۔ کہا: مقداد تم اس وقت، اس گرمی میں، اس عالم میں گھر سے باہر کیا کر رہے ہو؟ کہا یا علی علیہ السلام بھوک نے مجھے گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ بہت بھوکا ہوں اس لیے باہر آیا ہوں۔ علی علیہ السلام نے ایک لمحہ بھی نہیں لگایا جو درہم گھر والوں کے لیے قرض لیا تھا نکالا مقداد رضی اللہ عنہ کی ہتھلی پر رکھا، کہا جاؤ اپنی بھوک مٹا لو۔ اب علی علیہ السلام واپس گھر آ رہے ہیں۔ اب جو سوچتے ہوئے بھی آ رہے ہوں۔ لیکن جیسے ہی گھر پہنچے کیا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، حضرت زہرا علیہا السلام مصلے پر بیٹھی ہوئی ہیں اور ساتھ میں کھانے سے بھرا خوان رکھا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے پوچھا: فاطمہ علیہا السلام یہ خوان کہاں سے آیا؟ جناب زہرا علیہا السلام نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ صلوات پڑھیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

یہاں کوئی دعویٰ نہیں ہے ادعا نہیں ہے لیکن ایک ایسا عمل ہوا جو عام حالت سے ہٹ کے تھا لہذا کیا ہے کرامت۔ یہ کیا ہے؟ کرامت۔ کرامت کبھی مومنین کے ایمان میں اضافے کے لیے ہوتی ہے، کبھی یہ بتانے کے لیے ہوتی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو عالم خارج میں تصرف کر سکتے ہیں لیکن ہمیشہ نہیں کرتے۔ معذرت کے ساتھ، اگر

present ziaraat.com

کوئی سوچتا ہے معذرت کے ساتھ کہ معصوم چلتے پھرتے، یہاں سے گزرتے، وہاں سے گزرتے بس معجزے اور کرامات دکھاتے چلے جائیں، تو معصوم کی زندگی ایسی نہیں ہے۔ یہ جو آپ کو معصومین کے اتنے ہزاروں معجزات یا کرامات کتابوں میں مل جاتے ہیں یہ ان کی 250 سالہ زندگی میں سے اخذ شدہ ہیں۔ اب آپ خود حساب لگا لیجئے۔ اس قدر طویل مدت جس کا دورانیہ 250 سال ہے اس میں کتنے معجزات اور کرامات نقل ہوئی ہیں؟ یہ سب اگر اان کی زندگی پر تقسیم کیے جائیں تو پوری زندگی میں ہر دن کتنے معجزے نکلیں گے؟ شاید کئی دنوں کے بعد ایک معجزہ نکلے گا۔ امام کا حساب عام آدمی جیسا نہیں ہوتا۔

توجہ چاہتا ہوں!

عام آدمی چاہتا ہے کہ کچھ کرے تاکہ اسے کوئی طاقت حاصل ہو جائے۔ لیکن ولیِ خدا کہتا ہے: مجھے اللہ مل جائے طاقت سے مطلب نہیں۔

جب آپ دانہ حاصل کرنے کے لیے گندم بوئیں گے، تو دانہ تو ملے گا ہی ساتھ میں بھوسا خود بخود مل جائے گا۔ لیکن اگر کوئی بے وقوف انسان دانہ اس لیے بوئے کہ مجھے بھوسا ملے گا تو اسے کوئی کیا کہے گا؟ آپ خدا کو پالیں تو یہ جو چھوٹی موٹی چیزیں کر کے دکھائی جاتی ہیں، یہ تو بھوسا ہے جسے خدا مل جائے تو بھوسا خود بخود مل جاتا ہے۔ لیکن جو صرف اس تگ و دو میں لگا رہے کہ اسے بھوسا مل جائے تو اسے شائد بھوسا تو مل جائے گا لیکن خدا نہیں ملے گا۔

اولیاء الٰہی کا مطلوب خدا ہوتا ہے۔ ان کے لیے یہ قوتیں یا اس کی بنا پر کچھ کر کے

present ziaraat.com

دکھانا، کوئی معنی نہیں رکھتا۔ میں نے استاد حسین گنجی سے ایک واقعہ سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ کاشان کے محلے میں جہاں پر کمہار کام کرتے تھے وہاں پر ایک ماں اپنے بچے کے ساتھ چھجّے پر کھڑی تھی جو لکڑی کا بنا ہوا تھا اور خستہ حال تھا۔ بچہ اچانک سے آگے کی طرف لپکا تو وہ چھجّا ٹوٹا اور وہ لڑکتا ہوا نیچے گرنے لگا۔ ماں نے اوپر سے چیخ کر کہا: کوئی سنبھالو میرے بچے کو! نیچے ایک شخص کھڑا تھا جو مٹی کے برتن بناتا اور بیچتا تھا۔ اس نے بچے کو نیچے گرتے ہوئے دیکھا ہاتھ اٹھا کر کہا: پروردگارا! یہ جہاں ہے وہیں رک جائے وہ جہاں تھا وہیں رک گیا۔ اب اگر ہمارے سامنے کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو دنیا دوڑ کر ایسے بندے کو پکڑ لے گی کہ بھائی ایک تعویذ لکھ دوں۔ کچھ لکھ کر دے دو بڑے پہنچے ہوئے ہو تم۔ وہاں جو موجود تھے وہ سارے بھی اس کے سر پر پہنچ گئے۔ یہ تم نے کیسے کیا؟ اس بندے کا جواب سنیے واللہ۔ اس نے کہا: بھئی یہ کون سی بڑی بات ہے ساری زندگی میں نے اس کی مانی ہے آج اس نے میری مان لی!!!

اس میں تعجب کا مقام کیا ہے؟ تعجب اس کے لیے ہے جو یہ سمجھے کہ خدا یہ قوت نہیں دے سکتا۔ جس نے خدا کو ہر قوت کا حتمی اور آخری نکتہ مانا ہے وہ جب خدا کو پا جاتا ہے تو خدا اسے ہر وہ چیز دیتا ہے جو کسی عام انسان کے پاس نہیں ہوتی۔ صلواۃ پڑھیں محمد وَ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

بہرالحال تو دوسری قسم ہوگئی کرامت اب دامن وقت میں گنجائش نہیں باقی گزارشات کل عرض کروں گا۔

present ziaraat.com

مصائب آلِ محمد ﷺ [اہل حرم کا بازار کوفہ سے گزر اور ام حبیبہ سے ملاقات]

امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں بھی بعض کرامات دکھائیں، اس مقام پر بھی کرامات دکھائیں جہاں عام انسان تصور نہیں کر سکتا تھا لیکن حسین علیہ السلام نے گردن کٹنے کے بعد بھی کلام کرکے بتایا ہے کہ ہم وہ ہیں جو اس ذات واجب سے متصل ہیں۔ ہمارا اتصال اس ذات کے ساتھ ہے اور جو اسکے ساتھ متصل ہو وہ اس کے اذن سے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

کہتے ہیں جب اہل بیت علیہم السلام کا قافلہ کوفہ کے بازار میں پہنچا تو ایک عورت نے اہل بیت علیہم السلام کے قافلے میں موجود بچوں پر صدقے کی کھجوریں پھینکیں۔ جیسے ہی کھجوریں پھکیں جناب میں کلثوم علیہا السلام آگے بڑھیں اور کھجوریں واپس لوٹا کر کہا: ہم پر صدقہ حرام ہے! یہ جملہ سنا، ایک مرتبہ اس خاتون نے کہا: ارے تم کون ہو جس پر صدقہ حرام ہے؟ جناب ام کلثوم علیہا السلام نے کہا ہم آل محمد ﷺ ہیں ہم پر صدقہ حرام ہے۔

علماء بیان کرتے ہیں: یہ قافلہ ذرا آگے بڑھا تو۔ ایک خاتون جو گھر کے کوٹھے پر چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے قافلہ آتے دیکھا۔ اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا، دوڑتی ہوئی نیچے اپنی مالکن کے پاس گئی، کہنے لگی: مالکن! قیدی آئے ہیں۔ یہ سنا فوراََ کہا: دیکھو قیدیوں کا تماشا نہیں بنانا میرے مولا نے سختی سے منع کیا تھا۔ کہا: آقا آزادی تماشے کی بات نہیں آپ آکر دیکھیے تو سہی یہ قیدی کسی عام گھرانے کے نہیں لگ رہے۔ کسی شریف گھرانے کے لگتے ہیں۔ کہا: اچھا چلو! یہ اوپر آئی، جب کوٹھے پر پہنچی تو دیکھا

present ziaraat.com

کہ ایک اونٹ پر ایک خاتون بیٹھی ہوئی ہے اس کے ساتھ ایک بچی سوار ہے۔ بچی نے پلٹ کر کہا: پھوپھی اماں! مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ یہ سنا ایک مرتبہ اس خاتون نے اپنی کنیز کو دوڑایا، کہا: جلدی سے جاؤ اور جا کر نیچے سے ایک کوزے میں پانی بھر کر لاؤ۔ پانی آیا، اس خاتون نے اس اونٹ پر بیٹھی ہوئی بی بی کے سامنے بڑھاتے ہوئے کہا: اے بی بی! لے اپنی بچی کو پانی پلا دے اور جب یہ پانی پی لے تو اس سے کہہ: میرے لیے دو دعائیں کر دے۔ اس بی بی نے کہا: یہ پانی بعد میں پیئے گی پہلے جو دعائیں ہیں وہ بتا! تو دعائیں بتا میری بچی آمین کہے گی۔ اس نے کہا: اس سے کہو پہلی دعا تو یہ کرے: جیسے یہ یتیم ہوئی ہے میرے بچے ایسے یتیم نہ ہوں۔ کہا دوسری دعا کیا ہے؟ کہا: دوسری دعا یہ ہے دعا کرو مدینہ چلی جاؤں بہت عرصہ بیت گیا مدینہ نہیں جا سکی۔ کہا: مدینہ جا کر کیا کرے گی؟ کہا: مدینہ میں میرے مولا رہتے ہیں۔ کہا: تیرے مولا کا کیا نام ہے؟ کہا میرے مولا کا نام حسین علیہ السلام ہے۔ پوچھا: وہ مدینے میں اکیلے رہتے ہیں یا کوئی اور بھی ان کے ساتھ رہتا ہے؟ کہا: ہاں میرے مولا کے ساتھ ان کے بھائی عباسؑ بھی رہتے ہیں علی اکبرؑ بھی ہیں، ایک ایک نام لیا۔ کہا: تیرے مولا کی بہنیں بھی ہیں؟ کہا: ہاں میری آقازادیاں ہیں، جب اس کوفے میں تھیں میں نے ان سے قرآن پڑھنا سیکھا تھا، وہ میری آقازادیاں ہیں۔ کہا: تیری آقازادیوں کا کیا نام ہے؟ کہا: نہیں اس مجمع میں ان کا نام نہیں لوں گی۔ کہا: اگر اس مجمع میں آجائیں تو پہچان لی گی؟ کہا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اس مجمع میں آجائیں۔ بس زینب علیہا السلام سے برداشت کا یارا نہ رہا؛ ایک دفعہ چہرہ بلند کر کے کہا: ام حبیبہ پہچان یہ تیری آقازادی زینب علیہا السلام ہے، جو

present ziaraat.com

تیرے سامنے قیدی بنی کھڑی ہے۔ یہ سنا کہا: آقازادی اگر آپ کا یہ عالم ہے تو میرے مولا حسینؑ کہاں ہیں؟ عباسؑ کہاں ہیں؟ کہا: وہ نیزے پر سر حسینؑ کا وہ عباسؑ کا۔

عزاداروں! روایت کہتی ہے: جیسے ہی ام حبیبہ نے یہ عالم دیکھا ایک مرتبہ چکرائی کوٹھے سے زمین پر گری، گر کر مر گئی۔ میں کہوں گا ام حبیبہ تو نے بس اتنا سا دیکھا برداشت نہیں ہوا، ارے میر اسلام ہو سجاد علیہ السلام پر جو کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام ایک ایک منزل پر زینب علیہا السلام کا یہ عالم دیکھتا رہا، خون کے آنسو روتا رہا اور رضا بقضائہ و تسلیماً لامرہ کا ورد کرتا رہا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون.

☆..............☆

www.ziaraat.com

present ziaraat.com

مجلس سوم

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورۃ حمد اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت فرما کر سید اعجاز حسین، جعفری بیگم، نواب حسن، کنیز فاطمہ، سید محمد علی، سید شوکت علی، سید محمود علی اور اس خانوادے کے دیگر مرحومین، جملہ شہدائے ملت جعفریہ، اپنے اپنے مرحومین اور وہ کہ جن کا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہیں کو شامل کرتے ہوئے ثواب ارسال فرمائیں۔

اپنی اپنی حاجات کی قبولیت کے لیے، جہاں کہیں مومنین آباد ہیں ان کی عزت، مال، جان، آبرو کی حفاظت کے لیے، امام وقتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے، بانیان مجلس کی توفیقات میں اضافے کے لیے ایک مرتبہ باآواز بلند صلواۃ پڑھ لیجئے۔

ایک مرتبہ پھر بھی زحمت فرمائیں گے بیگم احمد علی رضوی شدید علیل ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لیے بھی باآواز بلند صلوٰۃ عنایت فرمائیں۔

عزیزان محترم! سلسلہ گفتگو کی تیسری نشست ہے اور موضوع سخن معجزہ ہے۔ مسلسل تیسرا دن ہے کہ ''سورۃ رعد'' کی آیت کی تلاوت کا شرف حاصل ہو رہا ہے ۔ ارشاد ہو رہا ہے کہ ''کوئی بھی رسول معجزہ نہیں لا سکتا مگر یہ کہ خدا کی اجازت اور اِذن سے''۔ یعنی جتنے بھی انبیاء یا رُسُل معجزات لے کر آئے ہیں وہ سب باذن اللہ ہیں، خدا

present ziaraat.com

کی اجازت سے ہیں۔ اگر خدا کی اجازت نہ ہو تو کوئی نبی یا کوئی ولی یا کوئی وصی یا کوئی امام معجزہ نہیں لا سکتا۔ یہ فیصلہ صراحتاً قرآن مجید کا ہے اور یہاں سارے وہ افراد بیٹھے ہیں جو قرآن مجید کو حجت سمجھتے ہیں۔ قرآن کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف، ایک ایک آیت تمام مسلمین جہان کے لیے حجت ہے اور یہ آیت کوئی متشابہ آیات میں سے بھی نہیں ہے۔ صریح الفاظ ہیں، واضح الفاظ ہیں، واضح حکم ہے۔

کل گفتگو یہاں تک پہنچتی تھی کہ معجزے کی کچھ خصوصیات ہیں۔ اور اگر یہ خصوصیات نہ پائی جاتی ہوں تو معجزہ معجزہ نہیں کہلا سکتا۔

توجہ ہے حضرات کی؟

پہلی خصوصیت جو میں نے کل عرض کی تھی کہ عام حالات سے ہٹ کر ہو یعنی خارق العادت ہونا، یہ معجزے کی خصوصیت ہے۔ اسی کے ذیل میں ایک گفتگو چھڑی تھی جو مکمل نہیں ہو سکتی تھی۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ملا صدرا نے "مفاتیح الغیب" میں ان چار امور کا تذکرہ کیا ہے کہ جو خارق العادت ہوتے ہیں لیکن چاروں ایک سے نہیں ہوتے بلکہ ان میں فرق پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ چاروں امور عام حالات سے ہٹ کے ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر پائی جانے والی مقصدیت، جدا ہے۔ یہ افعال عام افعال سے ہٹ کر ہیں، عام حالات سے ہٹ کے ہیں، عادی حالات سے ہٹ کے ہیں لیکن مقصدیت کے عنوان سے چار قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

پہلا اعجاز، دوسرا کرامت، تیسرا اعانت، چوتھا اہانت۔

present ziaraat.com

[معجزے اور کرامت میں فرق]

اعجاز و معجزہ میں کل عرض کر چکا ہے۔ کرامت بھی میں کل عرض کر چکا ہوں۔ معجزے اور کرامت میں ماہیت کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ بھی خدا کا ولی کر کے دکھائے گا، یہ بھی خدا کا ولی کر کے دکھائے گا۔ وہ بھی عام حالات سے ہٹ کے ہو گا یہ بھی عام حالات سے ہٹ کے ہو گا۔ وہ بھی خدا کی غیبی طاقت کے پر انحصار کرتے ہوئے دکھایا جائے گا یہ بھی غیبی طاقت پر انحصار کر کے دکھایا جائے گا۔ فرق فقط اتنا ہے کہ جہاں معجزہ ہو وہاں دعویٰ اور تحدّی پائی جاتی ہے لیکن جہاں دعویٰ اور چیلنج نہ پایا جاتا ہو وہ کرامت ہے۔ معجزے میں پایا جانے والا مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ نبی یا امام کوئی فعل انجام دے اور اس فعل کو اپنی نبوت یا امامت کی دلیل کے طور پر پیش کرے کہ دیکھو میں ایسا عمل کر کے دکھا رہا ہوں اگر تمہیں شک ہے تو آؤ اس عمل کا مقابلہ کرو اس کا جواب لے کر آؤ۔ یہ چیلنج ہے اور میں دعویٰ کر رہا ہوں کہ میں خدا کا نمائندہ ہوں۔ اب چونکہ خدا کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ ساتھ شامل ہے تو جہاں دعویٰ اور چیلنج دونوں مل جائیں وہاں معجزہ کہلائے گا اور جہاں دعویٰ اور چیلنج نہ ہو بس ایک عام حالات سے ہٹ کر عمل ہو تو وہ کرامت کہلائے گا۔ صلوٰۃ پڑھیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

میں نے آپ کے سامنے معجزے اور کرامت کے بعض مصادیق بھی پیش کیے تھے جن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کے معجزات کا موسوعہ یعنی انسائیکلوپیڈیا۔ اردو میں غالباً ''معجزاتِ آلِ محمدؑ'' کے نام سے ترجمہ ہوا ہے۔ عربی میں

present ziaraat.com

اس کا نام "مدینۃ المعاجز" ہے اور اس کے مؤلف سید ہاشم بحرانی ہیں۔اس کتاب میں مختلف معجزات موجود ہیں۔ اگر آپ اس کا مطالعہ فرمائیں تو دیکھیں گے کہ کئی ایک ایسے خارق العادت اعمال ہوں گے جو نہ دعوے کے ساتھ دکھائے گئے ہیں نہ چیلنج کرتے ہوئے۔ بلکہ ان کی اکثریت وہ کرامات کے ذیل میں آتی ہیں لیکن ایک زبان علمی ہوتی ہے اور ایک زبان عرف عام کی ہوتی ہے۔ عرف عام میں آپ لوگوں کے ہاں بھی کرامت کو بھی معجزہ کہتے ہیں لیکن اگر علمی زبان میں بات کی جائے تو معجزے اور کرامت میں فرق ہے۔ اگر اجازت دیں تو ایک اور چیز آپ کے سامنے عرض کر دوں۔ایک ذیلی چیز ہے۔

[ارہاص]

ایک ہو گیا معجزہ، ایک ہو گئی کرامت، اب جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں یہ ملا صدرا نے بیان نہیں کیا لیکن باقی علماء نے بیان کیا ہے۔ توجہ!

اسے کہتے ہیں۔ ارہاص۔ یہ کیا ہے؟ یہ بھی ایک ایسا عمل ہے جو عام طور پر نہیں ہوتا۔ خارق العادہ عمل ہے۔ لیکن معجزہ بھی نہیں ہے اور کرامت بھی نہیں ہے۔ تو اسے الگ کیوں رکھا ہے؟ کہتے ہیں: نبوت یا امامت کے آنے سے پہلے اگر کوئی فعل صادر ہو رہا ہے اسے نہ معجزہ کہیں گے، نہ کرامت کہیں گے، اسے کیا کہیں گے؟ اسے ارہاص کہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوتی ہے تو وہ دریائے ساوا جس کی عبادت عرصے سے ہو رہی تھی خشک ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوتی ہے، ایوان کسریٰ کے پتھر ٹوٹ کر زمین پر گرتے ہیں۔ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

present ziaraat.com

نبوت کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن یہ امور انجام پائے، وہ امور جو عام طور پر نہیں ہوتے کیونکہ یہ ولادت ختمی مرتبت ﷺ کے نتیجے میں ہوئے تھے ہم انہیں معجزہ اس لیے نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کے اندر چیلنج نہیں ہے، دعویٰ نہیں ہے۔ کرامت اس لیے نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ خارق العادہ عمل تو ہے لیکن چونکہ نبی کے ہاتھ پر جاری نہیں ہو رہا، بلکہ خود ہی سے (یا خدا کی قدرت کے طفیل انجام پایا ہے) لہٰذا اس کو ارہاص کہیں گے کہ ہاں ہوا ان کی وجہ سے ہے لیکن ان کے ہاتھ سے صادر نہیں ہوا۔ صلوٰۃ پڑھیں محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

یہ تین چیزیں ہو گئیں آپ میرے ساتھ آ گئے۔ آپ کا میں انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس سنگین موضوع میں بھی میرے ساتھ ہیں الحمد اللہ!

جو دو چیزیں اور بیان کی ہیں ملا صدرا نے، وہ کیا ہیں؟ وہ کہتا ہے۔ ایک اعانت ہے اور دوسری اہانت ہے۔

[۳۔ اعانت]

یہ کیا ہیں؟ اعانت یہ ہے کہ ایک مومن، ایک ولی خدا بارگاہ خدا میں دعا کرے، کوئی دعا کرے اور وہ دعا معجزاتی طور پر فوراً قبول ہو جائے اس کے اندر بھی ایک محیر العقول چیز پائی جاتی ہے۔ خارق العادۃ چیز ہے۔ مثلاً وہ دعا کرے پروردگار! یہ جو سامنے پتھر پڑا ہے یہ سونے کا ہو جائے اور وہ اچانک سے سونے کا بن جائے۔ یا جیسے میں نے کل کی نشست میں کاشان کے بازار میں کام کرنے والے کمہار کا واقعہ نقل کیا تھا۔ تقریب ذہن کے لیے ایک اور واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

present ziaraat.com

حضرت سلمان محمدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک واقعہ نقل ہوا ہے۔ کتاب ''اللئالی ''میں۔ کہتے ہیں کہ جب سلمان رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر بن گئے تو ایک دن ان کے پاس مہمان آیا۔ گھر میں کچھ نہیں تھا۔ اب مہمان شاید ان کا چہیتا تھا یا بہر حال جو بھی معاملہ رہا۔ وہ گھر سے باہر نکلے اور جنگل کی طرف گئے تو دیکھا کہ سامنے سے ایک ہرن گزر رہا ہے۔ انہوں نے اسے آواز دی تو وہ آگیا اور ایسے ہی ایک پرندہ اڑ رہا تھا بارگاہ خدا میں دعا کی وہ نیچے اتر آیا اور انہوں نے ان دونوں کے ذریعے مہمان کی ضیافت کا سامان فراہم کیا۔ مہمان نے پریشان ہو کر کہا: یہ کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا کیونکر نہ ہوتا۔ میں ہمیشہ اس حکم کی اتباع کرتا ہوں جو خداوند عالم نے مجھے دیا ہے۔ خدا کے حکم کی اتباع کرتا ہوں لہذا جب میں بارگاہ خدا میں دست سوال بلند کرتا ہوں تو وہ میری بات نہیں ٹالتا۔

اسے کہتے ہیں اعانت۔ خدا مدد کر رہا ہے۔ توجہ!

[۴۔ اہانت]

اس کے بعد ہے اہانت۔ یہ ذرا سمجھ لیجئے۔ یہ کیا ہے؟ معجزہ کیا ہوتا ہے؟ ایک خارق العادہ چیز ہوتی ہے۔ اہانت میں کیا ہے۔ ایک شخص نے دعویٰ کیا مثلاً کہ میں نبی یا امام ہوں نعوذ باللہ جبکہ وہ نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ میں فلاں کام کر کے دکھاتا ہوں۔ ضروری ہے کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کام بالکل اس کے مطابق ہو، الٹ نہیں ہونا چاہیے۔

مسیلمہ کذاب کا نام سنا ہے آپ نے؟ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا، لوگوں نے کہا

present ziaraat.com

دلیل لاؤ، کوئی معجزہ دکھاؤ۔ اُس نے کہا ابھی دکھاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا یہ جو سامنے کنواں ہے اس کا پانی کم ہے۔ یا یہ کھاری ہے۔ اس کو میٹھا کرو۔ وہ کہنے لگا ابھی کیے دیتا ہوں۔ اس نے اس میں تھوک پھینکا، جو رہا سہا پانی تھا وہ بھی خشک ہو گیا۔

کہا یہ سامنے ایک گنجا بیٹھا ہوا ہے اس کے سر پر کم بال ہیں۔ اس کے سر پر ہاتھ لگاؤ۔ بال پورے ہو جائیں۔ اس نے سر پر ہاتھ لگایا جو بال تھے وہ بھی گر گئے۔

یہ بچہ ہے اس بیچارے کی ایک آنکھ صحیح ہے ایک خراب ہے۔ اس کی آنکھ صحیح کر دو۔ اس نے ہاتھ لگایا دوسری آنکھ بھی اندھی ہو گئی۔

یہ ہے اہانت۔

توجہ فرمائی آپ نے؟

یعنی ایک شخص دعویٰ کر رہا ہے کہ میں یہ کر کے دکھاؤ گا، کام جو ہوا وہ عام حالات سے ہٹ کر تھا۔ بھئی کھڑے کھڑے کنویں کا پانی کہاں خشک ہوتا ہے؟ پانی خشک ہوا لیکن جو دعویٰ کیا تھا اس کے برعکس۔ جو دعویٰ کیا اس کے برعکس ہوا جب برعکس ہو گا تو وہ اہانت ہے۔ صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

[خدا کسی جھوٹے دعویدار کو معجزہ دکھانے نہیں دیتا]

اور خدا ایسوں کو اجازت دیتا بھی نہیں ہے۔ معجزہ نبوت یا امامت کی دلیل ہے۔ اس کو پیش کر کے دنیا کے سامنے نبی یا امام اپنے دعوے کو ثابت کرے گا۔ اگر خدا ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں یہ تھمانے لگے تو پھر دلیل کیا رہ جائے گی؟ بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اب مجھے معلوم ہے کہ سوال اٹھائے جاسکتے ہیں کہ جناب عالی صرف انبیاء یا

present ziaraat.com

اوصیاء ہی تھوڑی خارق العادہ عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جو مختلف خارق العادہ اعمال کر کے دکھا دیتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس پر آگے چل کر بات ہو گی۔ ابھی تو میں یہاں سے شروع کر رہا ہوں۔

[معجزے کی دوسری خصوصیت:فقط نبی،رسول یاامام کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے]

دوسری خصوصیت۔ میں نے کل بھی اشارۃً عرض کیا تھا آج میں تفصیلاً عرض کرتا ہوں۔ معجزہ فقط نبی،رسول یا امام سے متعلق ہے۔اگر کوئی اور شخص جو مقرب بارگاہ خدا ہے، ولی الٰہی ہے، اگر وہ کوئی عمل کر کے دکھاتا ہے، وہ شخص جس کے پاس کوئی ایسا عہدہ نہیں ہے جسے نمائندہ الٰہی کہا جا سکے۔ یعنی نبوت، رسالت، امامت، ان تین میں سے کوئی عہدہ اس کے پاس نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کے ہاتھ سے کوئی کام ہوتا ہے تو وہ کرامت ہے معجزہ نہیں ہے۔ معجزہ فقط نبی کر سکتا ہے یا رسول یا امام۔ وہ بھی اس خصوصیت کے ساتھ جو پہلے بیان کر چکا ہوں۔ جب دعویٰ ہو اور ساتھ تحدّی یعنی چیلنج ہو۔ ورنہ خود امام، نبی اور رسول کے بہت سے اعمال ایسے ہیں جو معجزہ نہیں بلکہ کرامت ہیں۔ صلوٰۃ عنایت فرمایئے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

توجہ فرمائیں گے حضرات!

[نبوت و امامت ثابت کرنے کی ایک راہ معجزہ]

علم کلام میں ہم بحث کرتے ہیں کہ کسی نبی کی نبوت ثابت کرنے کے لیے جو ایک بین اور ظاہر دلیل ہے، وہ معجزہ ہے۔وہ معجزہ دکھائے گا، دنیا مان لے گی۔ کہ ہاں بھئی اس نے دعویٰ کیا کہ میں عالم غیب سے مربوط ہوں اور اس نے ایسا کام کے دکھایا جس

present ziaraat.com

کی بناء پر ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہے اور اگر وہ معجزہ نہیں دکھاتا، (تو نمائندہ الٰہی کو پہچاننا مشکل ہو جاتا) یہ لطف الٰہی ہے کہ خدا اپنے انبیاء کو قوت اعجاز عنایت کرے کیونکہ ظاہر سی بات ہے نبوت خود ایک غیبی چیز ہے۔ نبوت دکھائی نہیں دیتی، نبی جب آتا ہے تو اس کے ساتھ کوئی لکھا ہوا پرچہ نہیں آتا جسے آپ پڑھ کر کہیں کہ نیچے خدا کی مہر لگی ہوئی ہے تو میں مان لوں کہ ہاں یہ خدا کا بھیجا ہوا نبی ہے۔ وہ تو خود آکر دعویٰ کر رہا ہے اور جو دعویٰ وہ خود غیبی دعویٰ ہے۔ لہٰذا غیبی دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ایک غیبی قوت چاہیے جس کے ذریعے سے وہ معجزہ کر کے دکھاتا ہے۔ یہ دوسری خصوصیت ہو گئی کہ معجزہ نبی، رسول یا امام سے متعلق ہو گا۔

توجہ چاہتا ہوں!

[معجزے کی تیسری خصوصیت: قابل تعلیم و تعلّم نہیں]

معجزے کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ معجزہ نہ سیکھا جا سکتا ہے نہ سکھایا جا سکتا ہے۔ توجہ!

آپ کہیں: جناب عالی ایک آدمی ہے۔ وہ عجیب و غریب کام کر کے دکھاتا ہے۔ اس کے سامنے جایئے وہ صرف چہرہ پڑھتا ہے۔ فیس ریڈنگ کرتا ہے، سب بتا دیتا ہے۔ اس فیس ریڈنگ کے ذریعے سے حاصل ہونے والے کمالات کو حاصل کرنے کے لیے اس نے کتنے سال محنت کی ہے؟ کتنے سال اسے سیکھنے میں لگائے ہیں؟ کتنی کتابیں کھنگالی ہیں؟ کس کس علم رمل اور علم جفر کے استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کیے ہیں؟

present ziaraat.com

[معجزے اور جادو کا فرق]

یہی فرق ہے معجزے میں اور جادو میں کہ جو جادو کرتا ہے اسے سالوں سیکھنے میں لگانے پڑتے ہیں لیکن صاحب معجزہ کو معجزہ سیکھنا نہیں پڑتا، وہ خدا کے ہاں سے سیکھا ہوا آتا ہے۔ بر محمدؐ و آل محمد ﷺ صلوٰۃ۔

معجزہ سیکھا نہیں جاتا۔ ایسا نہیں ہے کہ نبی کو خدا کہے کہ پہلے جاؤ فلاں کے پاس جا کر سیکھو۔ معجزہ سیکھا نہیں جاتا اور سکھایا بھی نہیں جاتا۔ کوئی کہے کہ میں نبیؐ کے پاس جا کے بیٹھ جاؤں اور نبیؐ جیسے ہی کچھ کریں تو میں وہ طریقہ کار دیکھ لوں اور پھر میں معجزہ کرنا سیکھ جاؤں!!! مثلاً نبیؐ کسی کو ہاتھ لگائے اور کہے "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" مردہ کھڑا ہو جائے۔ اب جو ساتھ بیٹھا تھا کہنے لگا ہاں بھئی یہ جملہ تو مجھے بھی آتا ہے۔ اب وہ مُردوں پر جا جا کے "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ" "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ" پڑھتا رہے، وہ اٹھے گا؟ صرف لفظ سے معجزہ نہیں ہوتا۔ لفظ کے پیچھے اس زبان کی قوت درکار ہوتی ہے جس سے وہ بر آمد ہو رہا ہے۔

بھئی جناب موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ کیا تھا۔ عصاء۔ ذرا میرے ساتھ چلیے دو لمحے کے لیے کچھ تصور کرنا ہے۔ دو لمحے کے لیے تصور کریں کہ ہم یہاں نہیں بلکہ فرعون کے دربار میں بیٹھے ہیں۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں پھینک دی ہیں اور اب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا ہے کہ تمہارے پاس ان کا کیا علاج ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اٹھے عصاء پکڑا۔ ابھی وہ اسے زمین پر ڈالنا ہی چاہ رہے تھے کہ فرعون آگے بڑھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے عصاء چھین لیا۔ تصور کی بات کر رہا ہوں اسے

present ziaraat.com

روایت نہیں سمجھ لیجیے گا۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ دو لمحے کے لیے تصور کر لیجیے تقریب ذہن کے لیے۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے عصاء چھینا اور زمین پر پھینکا۔ آژدہا بنا؟ کیوں نہیں بنا؟ وہی عصاء ہے۔ بھئی عصاء تو وہی ہے کیوں نہیں بنا؟ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ میں انگشتری ہے جس کی وجہ سے جِن بھی تابع ہیں۔ ہوا بھی تابع ہے۔ سب تابع ہیں۔ فرض کریں: حضرت سلیمانؑ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتاریں، کہیں رکھ دیں، پیچھے سے کوئی آئے اور پہن لے۔ اب ہاتھ اٹھائے، جِن حکم مانیں گے؟ کیوں؟ بھئی انگوٹھی تو وہی ہے! کہا: اعجاز کے ساتھ صاحبِ اعجاز ہونا لازم ہے۔ فقط عصاء کے ہونے سے کام نہیں چلے گا۔ فقط انگشتری کے ہونے سے کام نہیں چلے گا۔ اعجاز کے ساتھ صاحبِ اعجاز ہونا ضروری ہے۔ اگر بفرض کوئی یہ سمجھ جائے کہ نبیؐ کسی مردے کو زندہ کرتے ہوئے کیا پڑھتا ہے اور اسے طوطے کی طرح رٹ لے اور ہزار مرتبہ مردے پر پڑھ کر دم کرے تو وہ مردہ زندہ نہیں ہو گا اِلّا یہ کہ صاحبِ اعجاز کے منہ سے نکلے ہوئے جملے ہوں۔ صلوٰۃ پڑھ لیجیے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

صاحبِ اعجاز ہونا لازم ہے۔ یہ لکڑی، یہ انگشتری، یہ سامنے کی چیزیں ہیں۔ ان میں تصرّف کرنے کے لیے صاحبِ اعجاز ہونا لازم ہے۔ اگر صاحبِ اعجاز نہیں ہے تو تصرّف نہیں کر سکتا۔

بڑے بڑوں کو بڑا شوق تھا، بہت سوں کو بڑا شوق تھا۔ جب ذوالفقار اُتری ہو گی تو کتنوں کے دل مچلے ہوں گے کہ اے کاش ہمیں بھی یہ تلوار مل جائے تو ہم بڑے بڑوں کی گردنیں اڑا دیں لیکن ذوالفقار چلانے کے لیے صاحبِ ذوالفقار کا ہاتھ چاہیے۔

present ziaraat.com

لازم ہے صاحبِ اعجاز ہو۔ اگر صاحبِ اعجاز نہیں ہے تو معجزہ نہیں دکھا سکتا۔ اور صاحبِ اعجاز وہی ہے جسے خدا یہ قوت بخشے۔ یہ سیکھی نہیں جا سکتی۔ یہ سکھائی نہیں جا سکتی۔ جس کے پاس یہ قوت ہے کہ وہ معجزہ یا کرامت دکھا سکتا ہے اس کے پاس ہے سکھانے کی ضرورت نہیں ہے اور جس کے پاس نہیں ہے اسے لاکھ سکھا دیجئے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ معجزے اور کرامت کا تعلق مادّیات یا منتقل ہونے والی اشیاء سے نہیں ہے۔ یہ اپنے نفس کی قوت ہے جو خدا سے حاصل ہوتی ہے۔ نفس کی قوت کسی کے دینے سے ملتی نہیں اور کسی کے لے لینے سے چھنتی بھی نہیں۔ کوئی ہزار کوشش کرے موسیٰؑ سے قوت اعجاز لینے کی وہ لے نہیں سکتا۔ کیوں؟ جسے خدا نے بخشی ہو اس سے لی نہیں جا سکتی ہے، اور جسے نہ بخشی ہو اسے دی نہیں جا سکتی۔

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ذرا تاریخ کی جانب چلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا معجزہ اور کرامت دونوں ماہیت میں ایک ہیں لیکن مقصدیت میں جدا ہیں۔

توجہ ہے نا آپ حضرت کی؟

[امام باقر علیہ السلام کا دربار حاکم میں تیر اندازی فرمانا]

امام محمد باقر علیہ السلام حاکم کے دربار میں تشریف فرما ہیں، اُس نے بلا رکھا ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ وہ کس قبیل کے افراد تھے۔ سامنے لا کر ایک تیر اندازوں کو بٹھا دیا، کہا کہ دیکھیے یہ کیا بہترین تیز اندازی کرتے ہیں۔ اس نے تیر جوڑا اور مارا تو سیدھا نشانے پر، جا لگا، جو نکتہ تھا، اس پر جا کے لگا۔ اب جب سب نے دیکھا کہ ہاں بھئی بڑا

present ziaraat.com

بہترین نشانہ باز ہے۔ حاکم پلٹ کے امام سے کہتا ہے۔ آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ امام باقر علیہ السلام نے پوری زندگی میں کوئی جنگ نہیں لڑی۔ علی علیہ السلام کے بارے میں یا حسن علیہ السلام کے بارے میں یا حسین علیہ السلام کے بارے میں تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے جنگیں لڑی ہیں لیکن امام باقر علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں کوئی جنگ ظاہراً نہیں لڑی۔ جنگ سے مراد میدان جنگ میں اتر کر لڑنے والی جنگ ہے، ورنہ تو ان کی علمی جنگ سب پر بھاری ہے۔ لیکن میدان کی جنگ امامؑ نے نہیں لڑی۔ امامؑ نے کہا: ہمارا اس سے کیا واسطہ۔ میں واقعہ اپنے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔ اس نے کہا۔ نہیں، آج تو ایسے نہیں جانے دینگے اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو بتا دیجئے۔ اب امامؑ کھڑے ہوئے۔ تیر ترکش میں جوڑا، اب جو چھوڑا تو وہ جو سامنے والا تیر تھا اس کی دُم کو چیرتا ہوا پھر اس نکتے پر جا کے لگا۔ پھر دوسرا تیر اٹھایا اسے جوڑا وہ اس تیر کی دُم کو چیرتا ہوا پھر جا کے نکتے پر لگا۔ پے در پے نو تیر چھوڑے ایسے ہی جا کے لگے۔ اس کے بعد مسکرا کے امامؑ نے اس کی طرف دیکھا جیسے زبانِ حال سے کہہ رہے ہوں میاں ہم سیکھے سکھائے آتے ہیں ہمیں سیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ [1]

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

سیکھنے سکھانے کا عمل دخل معجزے میں نہیں ہے۔ یہ وہ امر ہے جو اپنے لطف و فضل سے خدا عنایت کرتا ہے۔

توجہ فرمائی آپ حضرات نے!

---

[1] الدمعۃ الساکبہ (مترجم) ج ۲، ص ۴۸۴.

present ziaraat.com

[معجزات زمانے کے اعتبار سے عطا ہوئے]

ایک امر کی جانب توجہ مبذول کرانا ضروری ہے۔ ایک سوال ہے: کیا وجہ تھی کہ خدانے ہر نبی کو الگ الگ معجزے دیے؟ وہ سب کو ایک سے معجزات دے دیتا تو سب یک دست ہو جاتے، ایک سے ہو جاتے کتنا فائدہ ہو جاتا، حضرت موسیٰؑ عصاء پھینکتے ہیں، وہی عصاء آکر حضرت عیسیٰؑ پھینکتے، سب ایک سا معجزہ لے کر آتے، سب میں ایک اتحاد قائم ہو جاتا۔ دنیا کہتی ہاں بھئی ایک ہی عمل کر کے دکھا رہے ہیں، یقیناً اسی واحد واحد کے بھیجے ہوئے ہیں۔ سوال ہے کہ معجزات الگ الگ کیوں تھے؟ موسیٰؑ عصا پھینک رہے ہیں، عیسیٰ نے آکے ہاتھ لگایا، مردے زندہ ہو گئے۔ یہ الگ الگ کیوں ہو رہا ہے؟ ایک ہی معجزہ دکھائیے۔ موسیٰ عصاء پھینک رہے ہیں تو عیسیٰ بھی عصا ہی پھینکیں۔ اور اگر عیسیٰ مردہ زندہ کر رہے ہیں تو موسیٰ بھی یہی کر لیں۔ الگ الگ کیوں؟ کس لیے۔ یہی سوال آپ کے اور میرے آٹھویں امام رضا علیہ السلام سے ہوا۔[1] یابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کو الگ الگ معجزات کیوں دیے گئے؟ اب جو میری یا کسی انسان کی سوچ یہ ہو سکتی ہے کہ سب کو ایک سا ملنا چاہیے تھا لیکن خدا کی حکمتیں، خدا جانتا ہے اور ان حکمتوں کو خدا کا نمائندہ ہی بتا سکتا ہے۔ لہٰذا امامؑ کے لب گویا ہوئے۔ فرماتے ہیں "انبیاء کے معجزات کے ایک دوسرے سے جدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معجزات ہمیشہ زمان و مکان کے اعتبار سے عطا ہوئے ہیں، چونکہ موسیٰ کے دور میں جادوگری کا بڑا دور دورہ تھا لہٰذا معجزہ وہ دیا جو جادوگروں کے جادو کو توڑ دے، عیسیٰؑ کے

[1] بحار الانوار: ج ۱۱، ص ۷۰، باب علۃ المعجزۃ.

present ziaraat.com

دور میں چونکہ طب کا بڑا دور دورہ تھا اور اطباء کا بڑا چرچا تھا لہٰذا انہیں معجزہ وہ دیا جو طبیبوں کی دسترس سے باہر تھا۔ وہ بیماروں کو اپنی دواؤں سے ٹھیک کر دیتے تھے لیکن مردے جِلا نہیں سکتے تھے۔ وہ جو مادر ذات اندھے ہوتے تھے، انہیں آنکھیں نہیں دے سکتے تھے۔ اس لیے عیسیٰ کو وہ معجزہ دیا جو ان کے زمانے کے اعتبار سے تھا۔

توجہ! کیوں پروردگار؟ زمان و مکان کے اعتبار سے کیوں دیا؟ کہا اگر زمان و مکان کے اعتبار سے نہ دوں تو وہ انسانوں کی عقل سے مطابقت پیدا نہیں کر پائے گا اور جب انسان کی عقل سے مطابقت پیدا نہیں کر پائے گا تو وہ دیکھنے والا جسے دکھانا مقصود ہے سمجھ نہیں پائے گا یہ معجزہ ہے یا نہیں؟

توجہ ہے حضرات کی؟

اس کی عقل سے مطابقت رکھنا چاہیے نہیں تو وہ سمجھ نہیں پائے گا، اگر سمجھ نہیں پائے گا تو فلسفۂ معجزہ فوت ہو جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادوگری کا دور دورہ تھا، عیسیٰ کے دور میں طب کا دور دورہ تھا لہٰذا انہیں ان کے زمانوں کے اعتبار سے معجزے دیے۔ عرب اپنی زبان پر بڑا غرور رکھتے تھے کہا ہماری زبان ایسی ہے کہ کوئی ہمارے سامنے ٹِک نہیں سکتا ہم عرب ہیں، ہمارے علاوہ سب عجم یعنی گونگے ہیں۔ خدا نے کہا محمد علیہ السلام ہم تمہیں ایسا معجزہ دیں گے کہ ان کی زبانیں گونگی ہو جائیں گی، ہم تمہیں قرآن دیتے ہیں۔ ان کو چیلنج کرو، اگر تمہارے پاس اس کا جواب ہے تو لے کر آؤ۔

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

present ziaraat.com

[قرآن کا چیلنج]

''اِنۡ کُنۡتُمۡ ، فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ''[1]

''جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا اگر تمہیں اس میں شک ہے تو جاؤ تمہیں چھوٹ دی اس جیسی ایک سورت بنالاؤ''۔

چیلنج کیا ناں؟ اس جیسی ایک سورت بنالاؤ۔ دنیا آج آکر اسلام پر حملے کر رہی ہے کہ جناب اسلام تلوار سے پھیلا۔ یہ دہشت گردی کا دین ہے۔ اسلام سے بڑھ کر علمی بات کرنے کا تو کوئی روادار ہی نہیں ہے۔ اس ماحول میں جہاں گھوڑا آگے بڑھانے اور پانی پہلے پی لینے پر تلواریں کھنچ جاتی تھیں وہاں خدا کے لیے یہ کہنا کتنا آسان تھا کہ اگر تمہیں شک ہے تلوار کھینچو اور میدان میں آجاؤ۔ لیکن خدا نے تلوار نہیں کھچوائی، کہا اگر تمہیں شک ہے تو آؤ علمی مقابلہ کر لیتے ہیں۔ اس کا علمی جواب لے آؤ۔ کوئی لے کر آیا؟ بڑی کوشش کی لوگوں نے۔ پتہ نہیں کیا کیا سورتیں بنائیں، اب میں منبر پر ہوں سب بیان نہیں کر سکتا۔

''اَلۡفِیۡلُ مَا الۡفِیۡل وَمَا اَدۡرَاکَ مَا الۡفِیۡل''

یہ سورت بطور جواب بنائی گئی۔ لیکن مشکل کہاں پیدا ہوئی؟ ایک تو جو ادبیات عرب سے واقف ہیں، جو فصاحت و بلاغت زبان سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں اس میں فصاحت و بلاغت و بیان کی کتنی قوت ہے؟ دوسری بات یہ کہ اگر فصاحت و بلاغت و بیان کے پہلو سے صرف نظر کر بھی کیا جائے پھر بھی مشکل یہ ہے کہ سرکار آپ نے

---

[1] بقرہ:۲۳۔

present ziaraat.com

زمین پھر بھی قرآن سے اُٹھائی ہے۔ زمین تو قرآن کی ہے۔

''اَلْفِیْلُ مَا الْفِیْل وَمَا اَدْرَاکَ مَا الْفِیْل وَخَرْطُومہٗ طَوِیْل''

اور لکھتے لکھتے لکھنے والا نہیں معلوم کہاں تک پہنچ گیا۔ لیکن زمین تو قرآن کی ہے۔ قرآن کے اعجاز کی مختلف صورتیں ہیں۔ فصاحت و بلاغت اپنی جگہ۔ اس کی غیبی خبریں اپنی جگہ۔ فی الحال یہ موضوع نہیں، میں نے آگے بڑھنا ہے اور دامنِ وقت میں اب گنجائش بھی نہیں ہے۔ عرض یہ کرنا ہے کہ قرآن مجید کے لیے تحدّی ہے، چیلنج ہے، اگر اس جیسا بنا کر لا سکتے ہو تو لے آؤ۔ کتنا علمی چیلنج! کوئی تلوار کھینچنے کی بات نہیں، کوئی میدان سجانے کی بات نہیں، کوئی ایک دوسرے پر سب و شتم کی بات نہیں۔ بس تم ایک سورہ بنا کے لے آؤ۔

اچھا دیکھیے خدا بھی کتنا فیاض ہے اتنے بڑے قرآن کے مقابل فقط ایک سورہ مانگ رہا ہے۔ اتنا بڑا قرآن، ایک سورہ مانگ رہا ہے اور رسول ﷺ بھی عجیب بات کرتے ہیں اتنی بڑی بڑی سورتیں چھوڑ کر صرف سورۃ کوثر منتخب کی اور کہا آؤ اس کا مقابلہ کرو۔ لیکن دنیا نے دیکھا اور لکھا سات دن سر ٹکرا ٹکرا کے جب تھک گئے اور ان تین آیتوں کا جواب نہ ہو پایا تو آخر کار اٹھ کر اُس پرچے کے نیچے لکھ دیا:

''مَاهٰذَا كَلَامُ الْبَشر''

''یہ انسان کا کلام نہیں ہو سکتا''۔

یہ معجزہ ہے، اس کے لیے تحدّی اور چیلنج ہے اس کا جواب نہیں لا سکتے۔ اگر لا سکتے ہوتے تو اب تک لائے ہوتے۔ لیکن نہیں لا سکے۔

present ziaraat.com

توجہ! اگر اجازت ہو تو یہی روکوں،؟

[قرآن معجزہ قولی]

پروردگارا! تو نے انبیاء کو معجزے دیئے، حضرت موسیٰؑ کو دیا، حضرت عیسیٰؑ کو دیا، حضرت نوحؑ کو دیا، ابراہیمؑ کو دیا، سلیمانؑ کو دیا، داؤدؑ کو دیا، سب کو معجزے دیئے مگر وہ معجزے تو فعلی تھے، وہ سارے معجزے، بھئی کچھ کر کے دکھایا ناں؟ فعلی معجزات تھے، مردہ زندہ ہو رہا ہے فعل ہے۔ کوڑھی شفا پا رہا ہے فعل ہے۔ مادرزاد اندھا ٹھیک ہو رہا ہے فعل ہے۔ عصاء اژدھا بن رہا ہے فعل ہے۔ جناب سلیمانؑ ہوا کو بساط بنا کر اس کے اوپر رواں دواں ہیں فعل ہے۔ باقی سارے انبیاء کے معجزات فعلی اور رسول اللہ ﷺ کا معجزہ قولی!!!

توجہ ہے!

انبیاء کو جتنے معجزات دیے وہ سب فعلی۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو جو معجزہ دیا وہ قولی! پروردگار یہ کیا ہوا؟ اُدھر فعلی معجزے اِدھر قولی معجزہ۔ یہ کیوں ہوا؟ اب یہ آپ کی اور ہماری سائیکی ہے کہ ہم جب بھی معجزہ طلب کریں یا کوئی چیز مانیں تو ہمارے لیے اہم فعلی معجزہ ہے کہ کچھ ایسا کرو جو آنکھوں کے سامنے عملی طور پر ہو۔ ایسا ہی ہے؟ بھئی سامنے کچھ ہو جائے ہم سے فوقیت دیتے ہیں۔ جبکہ معجزہ قولی، معجزہ فعلی کے اوپر چند لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے۔

توجہ! موسیٰؑ نے عصاء کو اژدھا بنایا، آپ نے دیکھا ہے؟ عیسیٰؑ نے مردہ زندہ کیا، آپ نے دیکھا ہے؟ آپ کو تو خبر ہی ملی ہے ناں۔ لیکن رسول ﷺ کا معجزہ آپ تک

present ziaraat.com

خبر سے نہیں پہنچا بلکہ آپ نے اسے دیکھا ہے۔

توجہ ہے؟ آپ نے رسولؐ کا معجزہ دیکھا ہے وہ آج بھی آپ کے سامنے موجود ہے۔ عیسیٰ کا معجزہ سنا ہے دیکھا نہیں ہے۔ موسیٰ کا معجزہ سنا ہے دیکھا نہیں ہے۔ محمد مصطفی ﷺ کا معجزہ دیکھا ہے، سنا نہیں ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ بقیہ انبیاء کو جو فعلی معجزات دیے وہ اس لیے تھے کہ خدا نے کہا موسیٰؑ تمہاری نبوت ایک دور آئے گا ختم ہو جائے گی۔ عیسیٰؑ تمہاری نبوت کا ایک دورانیہ ہے وہ ختم ہو جائے گی لیکن میرے محمدؐ کی نبوت نے تا قیام قیامت رہنا ہے لہٰذا معجزہ بھی وہ دیں گے جو قیامت تک چلے گا۔ صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

لہٰذا اگر بعد میں آنے والے کسی شخص کو شک ہو کہ محمد ﷺ نبی تھے یا نہیں تھے تو معجزہ سامنے ہو، سنی سنائی پر بات نہیں چلے گی، دیکھی دکھائی پر چلے گی۔

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

[قرآن کا چیلنج ہر زمانے کے لیے ہے]

قرآن کا یہ چیلنج آج بھی ہے۔ کہا: آؤ۔ دیکھو اُس دور کے لیے نہیں تھا۔ آج بھی کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو آجائے۔ آپ دیکھیں، عرب میں سارے مسلمان نہیں ہیں۔ عیسائی بھی ہیں۔ خدا حفظ کرے سید حسن نصر اللہ کو، اُنہیں اور اُن کے کاموں کو دیکھ کر ہمیں شاید ایسا لگنے لگا ہو کہ لبنان کوئی شیعہ اسٹیٹ ہے شاید، جبکہ اصل میں وہ عیسائی اسٹیٹ ہے۔ اس میں سب سے زیادہ تعداد عیسائیوں کی ہے، اس کے بعد اہل سنت ہیں، تیسرے نمبر پر جا کے اہل تشیع آتے ہیں۔ لیکن خدا اس سید کو اپنے حفظ و امان میں

present ziaraat.com

رکھے، سب سے کم ہو کے بھی وہ کام کیا کہ بڑے بڑے اس کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔توجہ ہے آپ حضرات کی؟

لبنان والوں کی زبان کیا ہے؟ عربی ہے۔ آپ جائیں ان سے گفتگو کریں عربی بولتے ہیں۔ عیسائی بھی عربی بولتے ہیں۔ بھئی رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو مباہلہ کرنے آئے تھے، وہ کون سی زبان بولتے تھے؟ وہ عربی بولتے تھے۔کوئی اور زبان تو نہیں بولتے تھے۔یعنی فقط مسلمان عربی سے واقف نہیں تھے اس زمانے سے لے کر آج تک غیر مسلم بھی واقف ہیں۔ ایسا ہی ہے؟ جو اصول گرائمر کے مسلمان پڑھتے ہیں وہی غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں۔ یہ صرف، نحو، بلاغت، معنی، بیان ...یہ سارے علوم... یہ کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو مسلمان ہی پڑھتے ہوں! باقی بھی پڑھتے ہیں۔ جنہوں نے یہ قواعد پڑھ رکھے ہیں، وہ آئیں اور اعتراض کریں، لیکن آج تک کوئی بھی متقن دلائل اور کافی براہین کے ساتھ قرآن کی حجیت کو زیر سوال نہ لا سکا، کیونکہ یہ معجزہ ہے۔ایسا نہیں ہے کہ اعتراض نہیں ہوئے۔ قرآن پر اعتراضات کئے گئے ہیں لیکن ہر دور میں علمائے اسلام نے ان کا بھرپور جواب دے کر ان اعتراضات کو رد کیا۔ جو تم اعتراض کرتے ہو قرآن مجید پر یہ اعتراض وارد نہیں ہے۔تم نے جو سمجھا ہے وہ ایسے نہیں تھا۔ تم نے وہ سمجھا ہے در حقیقت یہ تھا۔ کئی مثالیں موجود ہیں پوری پوری کتابیں اس موضوع پر تالیف کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کی تحدّی آپ کے سامنے آگئی۔بات چلی تھی کہاں سے اور کہاں پہنچ گئی۔

میں عرض کر رہا تھا کہ معجزہ نہ سیکھا جا سکتا ہے، نہ سکھایا جا سکتا ہے۔ساتھ ہیں نا

present ziaraat.com

آپ؟ بات ابھی وہیں پر ہی ہے۔ صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

[معجزے کی چوتھی خصوصیت: اذن الٰہی سے رونما ہوتا ہے]

چوتھی خصوصیت معجزے کا اِذنِ الٰہی سے رونما ہونا ہے۔ جو آیت مسلسل تین دن سے سرنامہ کلام کے طور پر پیش کی جارہی ہے اس میں بھی یہ معنی موجود ہے۔ بناء اِذنِ الٰہی معجزہ رونما نہیں ہو سکتا۔

[اذن کی اقسام]

اب یہاں اِذن کی علماء نے تقسیم بندی کی ہے۔ ایک اِذنِ تشریعی ہے اور دوسرا اِذن تکوینی ہے۔ اِذنِ تکوینی کیا ہے؟ دو جملوں میں آگے بڑھتا ہوں دامن وقت میں گنجائش نہیں۔ اِذنِ تکوینی یہ ہے کہ خدا معجزہ دکھانے کے لیے جو موانع ہیں ان کو برطرف کر دے۔ توجہ ہے؟ موسیٰ علیہ السلام آکر عصاء پھینک رہے ہیں۔ آپ ہزار بار عصاء پھینک دیں۔ رسیاں پھینک دیں۔ کیا کوئی چیز بنے گی؟ وہ جو ہے وہ وہی رہے گا۔ کیوں؟ کیونکہ آپ کے ارادے کے بعد اور اُس عصاء کے اژدھا بننے سے پہلے بیچ میں موانع ہیں، رکاوٹیں ہیں، جب تک یہ رکاوٹیں رہیں گی وہ عصاء اژدھا نہیں بن سکتا چاہے آپ لاکھ ارادہ کر لیں۔

نبی کے لیے جب اِذنِ الٰہی ہوتا ہے تو اِذنِ تکوینی یہ ہے کہ خدا نبی کے ارادے اور عصاء کے اژدھا بننے تک کے بیچ کی جو رکاوٹیں ہیں ان کو برطرف کر دیتا ہے۔ بھئی آپ سے کوئی کہے کہ آپ یہاں سے دوڑ کر سامنے والی دیوار تک جائیں۔ توجہ ہے؟ آپ نے نیت کر لی وہاں تک پہنچنا ہے لیکن رستے میں دیواریں بنا دی جائیں آپ پہنچ

present ziaraat.com

پائیں گے؟ ہزار ارادہ کر لیں نہیں پہنچ سکتے لیکن جیسے ہی یہ رکاوٹیں دور ہوئیں، آپ اپنے ارادے کے مطابق عمل انجام دے سکتے ہیں۔ اِذنِ تکوینی ان رکاوٹوں کو ہٹا دیتا ہے۔ نفسِ نبیؐ پہلے سے خدا سے اِتّصال کی بناء پر اتنا قوی ہے کہ وہ ارادہ کرے تو کام ہو گا اور جو بیچ کی رکاوٹیں ہیں وہ خدا اپنے حکم سے ہٹا دے گا۔ جیسے ہی رکاوٹیں ہٹیں گی، اور نبی ارادہ کرے گا، کام ہو جائے گا۔ یہ ہے اِذنِ تکوینی۔

دوسرا ہے اِذنِ تشریعی۔ خدا نے موانع تو ہٹا دیے۔ لیکن ابھی ایک اِذن اور باقی ہے وہ کیا؟ خدا اجازت دے گا کہ اس وقت تم نے یہ کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ حضرت موسیٰؑ کو خدا اجازت دے گا تو موسیٰؑ معجزہ انجام دیں گے۔ اگر اجازت نہیں دے گا تو نہیں دیں گے۔ ایسے نہیں ہے کہ کوئی بھی شخص آ کے نبی سے کہے کہ معجزہ دکھاؤ اور خود نبی خدا کے اِذنِ تشریعی اور حکم کے بنا معجزہ دکھا دے۔ اب یہ اِذنِ تشریعی دو طرح کا ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ خدا کہے ہاں میں تمہیں اجازت دے رہا ہوں معجزہ دکھاؤ۔ اور دوسرا یہ کہ خدا حکم دے یہ کرو۔

توجہ ہے؟ یہ دونوں اِذنِ تشریعی ہیں۔ موسیٰؑ اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ نکل گئے۔ سامنے سمندر یا دریا جو کہیے، قرآن اسے سمندر کہتا ہے، بحر کا لفظ ہے، اب آپ اسے دریا کہیے یا کچھ بھی کہیے۔ وہ خیر ایک تاریخی بحث ہے، اس طرف نہیں جانا۔

آگے سمندر۔ پیچھے فرعون کا لشکر۔ بنی اسرائیل نے ہنگامہ مچا دیا کہ لو موسیٰ نے مروا دیا۔ آگے کنواں پیچھے کھائی۔ واپس پلٹیں تو وہ مارنے آ رہے ہیں۔ آگے جائیں تو دریا ہے۔ کہاں کو جائیں؟ خدا نے کیا کہا؟ موسیٰ عصاء مارو! خدا حکم دے رہا ہے لیکن

present ziaraat.com

اس میں اِذن ہے۔ یہ جو حکم دیا عصاء مارو اس میں اِذن ہے۔ پروردگارا! سمندر چیرنا تھا تو خود چیر دیتا، اے خدا رستہ بنانا تھا تو تُو خود ہی بنا دیتا۔ خود کیوں نہیں بنایا؟ موسیٰ کو کیوں کہا کہ یہ کرو؟ کہا میں اپنے ولی کا تصرّف دکھانا چاہتا ہوں۔ ہو گا میرے اِذن سے لیکن میرے ولی کا ارادہ کتنا کام آتا ہے یہ بھی دیکھ لو۔

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

تو معلوم ہوا اِذن کے بغیر معجزہ نہیں ہو سکتا۔ اذن کے بغیر ہو گا بھی کیسے؟ معجزہ تو ہے ہی اس لیے کہ نبی یا ولی ثابت کرے کہ میں خدا کا نمائندہ ہوں۔ جب خدا کا نمائندہ ہے تو خدا کے اذن کے بغیر معجزہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے آپ دیکھیے۔ عیسیٰ مردے جِلا رہے ہیں، یا کوڑی کو شفا دے رہے ہیں، ساتھ میں کیا کہہ رہے ہیں:

''بِاِذۡنِ اللّٰهِ ، بِاِذۡنِ اللّٰهِ''

[اولیائے الٰہی خدا کی جانب دعوت دیتے ہیں]

کیوں؟ یہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کا عجیب وطیرہ ہے۔ کام خود کرتے ہیں۔ ہاتھ سے اِن کے ظاہر ہوتا ہے لیکن توحید میں اتنے راسخ ہیں کہ کرنے کے بعد بھی اپنی طرف دعوت نہیں دیتے، کہتے ہیں: دیکھو ہمارے ہاتھ سے مگر آؤ خدا کی طرف۔ عمل ہمارے ہاتھ سے ہوتا دیکھو گے لیکن دعوت ہم خدا کی طرف دیں گے۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے اپنے نفس کی طرف دعوت دی ہو۔ ابھی اگر کوئی دو جملے غیبی بتا دے اس کے بعد وہ کہے گا آؤ بھئی میں بہت بڑا! اور دنیا بھی کہے گی بڑے پہنچے ہوئے ہیں۔ معلوم ہو گا ان کا آستانہ بن جائے گا، پرچم لگ جائیں گے، تعویذ گنڈے شروع ہو جائیں

present ziaraat.com

گے۔ پھر بعد میں ایک صندوق بھی رکھ دیا جائے گا۔ شروع شروع میں کہیں گے بھئی جاتے ہوئے ضرورت مندوں کی امداد کے لیے کچھ نذرانہ ڈال دیجئے گا۔ اور جب کام چل پڑے گا، اب فکس ہو جائے گا۔ بھئی وہ بکرا دینا، پورا پیکج بن جائے گا۔ معلوم ہوا کہ ایک چھوٹے سے کام کے لیے پچاس ہزار کا پورا نسخہ تیار رکھا ہوا ہے۔ یا خدا یہ کس طرف دعوت دے رہے ہیں؟ یہ کس کی طرف دعوت ہوئی؟ یہ تو نفس کی طرف دعوت ہے۔ کوئی نبی معجزہ دکھا کر بھی اپنے نفس کی طرف نہیں بلاتا۔ کوئی امام معجزہ دکھا کے بھی اپنے نفس کی طرف دعوت نہیں دیتا۔ میں یوں کہتا ہوں کہ نفس کی طرف دعوت دے گا کیسے؟ وہ تو ہے ہی نہیں۔ وہ جس کو آپ کھڑا دیکھ رہے ہیں وہ تو اصل میں فنا فی اللہ کی منزل پر ہے۔ جو فنا فی اللہ ہو وہ اپنی طرف دعوت دے ہی نہیں سکتا۔ وہ اس کی طرف دعوت دے گا جس کے لیے وہ فنا ہو چکا ہے۔

صلوٰۃ پڑھ لیں محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

وہ تو فنا ہے۔ وہ اپنی طرف دعوت کیسے دے گا؟ لہٰذا جب بھی دیکھیں کہ کوئی اپنی جناب دعوت دے رہا ہے سمجھ جایئے گا معاملہ گڑبڑ ہے۔ اگر یہ خدائی عطا ہوتی؟ اب یہ الگ بحث ہے کہ جو جادو کرتے ہیں ان کے پاس اِذن ہے یا نہیں ہے وہ کل انشاء اللہ۔ لیکن جو اس طرح کا کام کرتے ہیں اور اس کے باوجود بھی دعوت اپنی طرف دے رہے ہیں، سمجھ لیجئے گا انہیں خدا کی عطا نہیں۔ یہ خدا نے انہیں نہیں دیا بلکہ ان کے کچھ ایسے اعمال ہیں جن کا انہیں اسی دنیا میں پھل مل رہا ہے۔ یہ عطائے خدا نہیں ہیں۔ خدا کی عطا ہو تو خدا کی طرف بلایا جائے گا۔ میں اس سے قبل امام صادق علیہ السلام اور ایک ملحد

present ziaraat.com

ریاضت کرنے والے کا واقعہ آپ کے سامنے پہلی مجلس میں نقل کر چکا ہوں۔

مصائب آل محمد ﷺ [دربار ابن زیاد کا حال]

بس۔ آیت اللہ جوادی آملی کا ایک جملہ آپ کے سامنے پیش کروں۔ قرآن معجزہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے نا؟۔ وہ کہتے ہیں۔ اگر صفین میں قرآن نیزوں پر نہ اٹھائے جاتے تو کربلا میں اہل بیتؑ کے سر بھی نیزوں پر نہ بلند ہوتے۔ جو ظلم وہاں قرآن کے ساتھ ہوا وہی ظلم یہاں اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہوا۔

روایت میں ہے اہل بیت علیہم السلام کے اسیروں کو دربارِ ابنِ زیاد میں پیش کیا گیا، شرابی بیٹھے ہوئے ہیں علیؑ اور بتولؑ زادیاں ان میں آ گئیں۔ جناب زینبؑ کو چاروں طرف سے دوسری بیبیوں نے اپنے حلقے میں لے لیا۔ زینبؑ تھکن کی وجہ سے زمین پر بیٹھ گئیں۔ چاروں طرف بیبیاں کھڑی ہیں۔ جیسے ہی زینبؑ بیٹھیں، یہ لعین ابنِ زیاد کہتا ہے: یہ کون مغرور عورت ہے جو میری اجازت کے بغیر بیٹھ گئی؟ یہ جملہ ساتھ کھڑے ہوئے ایک شخص نے سنا اس نے آگے بڑھ کر کہا:

"هَذِهِ زَيْنَب بِنْتِ عَلِي"

"یہ علیؑ کی بیٹی زینبؑ ہے"۔

اس لعین نے بڑھ کے کہا: تم نے دیکھا خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ تمہارے مردوں کو قتل کر دیا، تمہیں قیدی بنا کے یہاں ہمارے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ ہے "ولیۃ اللہ" اس سب کے باوجود... وہ طعنہ دے رہا ہے اور زینبؑ کیا کہہ رہی ہیں:

"مَا رَائَيتُ اِلَّا جَمِيلاً"

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

"میں نے خدا سے اچھائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا"

جس کا بھائی قتل ہو گیا، جس کے بیٹے مارے گئے، جس کا پورا خاندان کٹ گیا، وہ بی بی کھڑے ہو کے کیا کہہ رہی ہے:

"مَا رَأَيْتُ إِلَّا جَمِيلًا"

"میں نے خدا سے اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا"

اس جواب کے بعد جب (وہ لعین) مبہوت ہو گیا۔ ایک مرتبہ اس نے چاہا کہ پورا دربار دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہو۔ اب اس لعین نے کیا کیا؟ اس کے سامنے ایک طشت رکھا تھا، اس نے اس پر سے کپڑا ہٹایا، تو سر حسین علیہ السلام سامنے تھا۔

اس لعین نے اپنی چھڑی اٹھائی اور اس چھڑی کو اٹھا کر حسینؑ کے دندان مبارک پر مارنا شروع کی۔ یہاں یہ دندان پر مارتا جا رہا ہے، وہاں سامنے لوگ بیٹھے تڑپ رہے ہیں۔ روایت کہتی ہے: اتنی دفعہ چھڑی ماری کہ حسینؑ کے دندان شہید ہو گئے۔ جب یہ منظر ایک صحابی نے دیکھا وہ کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا اے ابن زیاد اس چھڑی کو ہٹا لے، کہا ہوا کیا؟ کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام کے بوسے لیتے تھے۔ یہ بوسہ گاہ رسالتؐ ہے۔ اپنی اس چھڑی کو یہاں سے ہٹا لے۔ میں آپ کی بارگاہ میں ہاتھ جوڑ کر معذرت کے ساتھ اگلی روایت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

علامہ حسین بخش جاڑا صاحب نے اصحاب الیمین میں لکھا ہے: جب ابن زیاد یہ سب کچھ کر چکا، وہاں ایک لعینہ خاتون بیٹھی تھی، کہنے لگی: ارے ابن زیاد تجھے اتنی بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ ایسے سر نہ رکھ! کہا پھر کیسے رکھوں؟۔ بولی: اس سر کو اٹھا کر

present ziaraat.com

اپنے پیروں میں رکھ لے!!!

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں بس اس کے بعد زحمت تمام۔ مجھے فقط اتنا بتا دیں خدانخواستہ نعوذباللہ اگر کوئی کسی دن یہ دیکھے کہ ایک علم لگا ہوا ہے جو عباسؑ اور حسینؑ سے منسوب ہے۔ وہ شہید ہو کے زمین پر گر جائے۔ آپ کے اوپر کیا گزرے گی۔ یہ آپ ہیں جو نسبت کا اتنا لحاظ رکھتے ہیں۔ ذرا دو لمحے کے لیے سوچیں سجادؑ سامنے کھڑے تھے، حسینؑ کا سر اس لعین کے قدموں میں رکھا تھا۔ اس لعینہ نے آگے بڑھ کر کہا "اے امیر! اے امیر! ایسے نہیں۔ حسینؑ کے سر کو گردن کے بل رکھ۔ سر حسینؑ گردن کے بل پر ٹکا دے، یہ سب کے سامنے آنا چاہیے تاکہ سب دیکھیں۔ عزادار و روایت کے جملے ہیں کہتے ہیں کہ اس نے امام حسینؑ کی زلفوں میں ہاتھ ڈالا اور چاہا کہ امام حسینؑ کے سر کو گردن کے بل طشت پر رکھے، لیکن حسینؑ کو چونکہ کُند خنجر سے ذبح کیا تھا، گردن کی سطح ہموار نہیں تھی۔ سر گردن کے بل ٹھہرتا نہیں تھا، اس لعین نے بھرے دربار میں حکم دیا، ایک شخص آیا، حسینؑ کی گردن پر پھر سے خنجر چلا۔ گردن کے نچلے حصے کو برابر کیا گیا۔ سجادؑ و زینبؑ کے سامنے دوبارہ خنجر چلا، دوبارہ حسینؑ کو ذبح کیا گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون.

☆..............☆

present ziaraat.com

مجلس چہارم

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورہ حمد اور تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت فرما کر اس کا ثواب سید اعجاز حسین، جعفری بیگم، نواب حسن، کنیز فاطمہ، سید محمد علی، سید شوکت علی، سید محمود علی اور اس خانوادے کے دیگر مرحومین جملہ شہدائے ملت جعفریہ، اپنے اپنے مرحومین اور جن کا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہیں، ان سب کو شامل کرتے ہوئے ایصال فرما دیجیے۔

اپنی اپنی حاجات کی قبولیت کے لیے، جہاں کہیں مومنین آباد ہیں ان کی عزت، مال، جان، آبرو کی حفاظت کے لیے، امام وقت علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کے لیے، بانیان مجلس کی توفیقات میں اضافے کے لیے اور بیگم احمد علی شدید علیل ہیں ان کی صحت یابی کے لیے ایک مرتبہ باآواز بلند صلواۃ پڑھ لیجیے۔

عزیزان محترم! سلسلہ گفتگو کی چوتھی نشست ہے اور مسلسل جو عنوان زیر بحث ہے وہ معجزہ ہے۔

ارشاد ہو رہا ہے: ''کوئی بھی نبی، کوئی بھی رسول ایسا نہیں جو معجزہ لائے مگر یہ کہ خدا کی اجازت سے''۔ یعنی جتنے بھی انبیاء، رُسل معجزات لے کر آئے ہیں وہ سب کے سب اِذن الٰہی سے لے کر آئے ہیں۔

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

کل گفتگو خصوصیاتِ معجزہ سے متعلق تھی۔ یعنی معجزے میں پائی جانے والی وہ خصوصیات جن کا معجزے میں پایا جانا لازم ہے اور اگر یہ خصوصیات معجزے میں نہ ہوں تو معجزہ معجزہ نہیں کہلاتا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ایک تو معجزہ خارق العادہ ہونا چاہیے یعنی عمومی حالات سے ہٹ کے ہونا چاہیے۔ معجزہ محال عقلی تو ہو نہیں سکتا ہے لیکن اسے محال عادی ہونا چاہیے۔ دوسری خصوصیت میں نے عرض کی تھی کہ معجزہ چیلنج کے ساتھ ہونا چاہیے۔ تیسری خصوصیت عرض کی تھی کہ معجزہ دعوے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ چوتھی خصوصیت عرض کی تھی کہ معجزہ باذن اللہ ہونا چاہیے۔ پانچویں خصوصیت عرض کی تھی کہ معجزہ وہ عمل ہے جسے سیکھا نہیں جاتا بلکہ یہ وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے ایک موہبت ہے (یعنی) تحفہ ہے، عطا ہے، خدا جسے دیتا ہے بس اسی سے متعلق ہے، نہ سیکھا جا سکتا ہے نہ سکھایا جا سکتا ہے۔

اسی ضمن میں ایک بات عرض کی تھی میں چاہ رہا ہوں کہ ذرا اسی پر تھوڑی سی گفتگو کر کے آگے بڑھا جائے۔

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو عام طور پر سیکھی جا سکتی ہیں اور معجزہ بھی ان سے ایک ظاہری سا ربط رکھتا ہے۔ کل شاید کسی نے اس جانب توجہ فرمائی ہو یا ہو سکتا ہے بعد میں کسی کے ذہن میں سوال اٹھے لہذا میں پہلے ہی اس سوال کا جواب پیش کیے دیتا ہوں۔ عام طور پر اگر آپ نے لوہے کی کوئی چیز بنانی ہو تو پہلے اسے پگھلایا جاتا ہے اور پھر اسے اس شکل میں ڈھالا جاتا ہے جو درکار ہوتی ہے۔ یہ عام صنعت گری ہے۔

لیکن یہی کام حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ سے کر رہے ہیں۔ آپ کو لوہا ڈھالنے کے لیے

present ziaraat.com

پہلے پگھلانا پڑتا ہے، پھر پگھلا کے سانچے میں ڈالتے ہیں تو اس کی صورت بنتی ہے پھر ضروری نہیں کہ بالکل ویسے ہی بنے جیسی آپ چاہیں۔ ہو سکتا ہے کبھی کوئی خرابی لاحق ہو جائے۔ آپ یہ صنعت کے ذریعے کرتے ہیں۔ یعنی اس کو سیکھتے ہیں، پھر انجام دیتے ہیں۔ لیکن جناب داؤدؑ نے یہ کام کسی سے سیکھا نہیں، آپ آگ سے پگھلاتے ہیں، داؤدؑ فقط ہاتھ رکھتے ہیں پگھل جاتا ہے اور نہ فقط پگھلتا ہے بلکہ جس صورت میں چاہتے ہیں اس میں ڈھال بھی دیتے ہیں۔ خدا ان کے لیے کہتا ہے:

''وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ[1]''

''ہم نے ان کے لیے لوہے کو موم کر دیا''

ہم نے ان کے لیے لوہے کو مسخر کر دیا، پگھلا دیا۔ اب وہ جس طرح سے چاہیں اس میں تصرّف کرتے ہیں۔

توجہ فرمائی حضرات نے؟!

معلوم ہوا لوہا آپ بھی پگھلاتے ہیں، لوہا داؤدؑ بھی پگھلاتے تھے لیکن فرق یہ ہے آپ سیکھ کر پگھلاتے ہیں، جناب داؤدؑ اسے کسی سے سیکھ کر نہیں پگھلاتے، نہ آگ سے پگھلاتے ہیں بلکہ خدا نے انہیں یہ ہنر تحفتاً عطا کیا ہے۔ آپ بھی یہ عمل انجام دیتے ہیں جناب داؤدؑ بھی انجام دیتے ہیں لیکن فرق یہ ہے آپ اسباب کے ذریعے انجام دیتے ہیں وہ مسبب الاسباب کے ذریعے انجام دیتے ہیں۔ سائنسدان یا وہ افراد جو مادی گری سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے، میں یہ نہیں کہتا کہ بڑھ نہیں سکتے، بڑھ سکتے ہیں، لیکن

---

[1] سباء:۱۰.

present ziaraat.com

بڑھنا نہیں چاہتے۔ غالباً میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا ی دوسرے دن کی تقریر میں کہ علوم تجربی اور علوم عقلی میں فرق ہے۔ وہ افراد جو آکر معجزات کی مادی علوم کے ساتھ تحلیل کرنا چاہتے ہیں نیز ان کی علتوں کو مادی علوم کے ذریعے تلاش کرنا چاہتے ہیں، ان کی خطا یہی ہے کہ وہ جس چیز کو مادے کے ذریعے ثابت کرنا چاہ رہے ہیں وہ سرے سے مادی ہے ہی نہیں۔

صلواۃ پڑھیے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

یہ چیزیں مادے سے آگے کی ہیں۔ اور جب ہم اہل دانش مادی سے معجزات کی بات کرتے ہیں تو وہ ہمیں جواب دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کا عجیب معاملہ ہے، ہم جو چیزیں آج اس دور میں آکر اسباب کے ذریعے سے کر رہے ہیں آپ کہتے ہیں جناب عالی یہ انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام نے بنا اسباب کے انجام دی ہیں اور ہمارا ان سے آکڑہ اور اختلاف یہی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انسان کسی بھی دور میں وہ کام نہیں کر سکتا کہ جو انبیاء نے کرکے دکھائے، ہم یہ نہیں کہتے کہ مادی ترقی کسی ایسی نہج تک نہیں پہنچ سکتی کہ آپ یہ کام نہ پائیں لیکن ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کام آپ کریں گے وہ شکست پذیر ہو سکتے ہیں لیکن انبیاء کے افعال شکست پذیر نہیں تھے۔ معجزات شکست پذیر نہیں تھے۔ اس بات کی دلیل کیا ہے؟

[معجزے کی پانچویں خصوصیت: معجزہ شکست ناپذیر ہوتا ہے]

اگر میں کوئی کام اپنی قوت سے کروں تو چونکہ میری قوت محدود ہے لہٰذا وہ فعل جو میری قوت پر منحصر ہے وہ بھی محدود ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی کی قوت میری قوت سے

present ziaraat.com

بڑھ جائے تو اس کا فعل میرے فعل کو باطل کر دے گا اور مجھے شکست ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ نبی کا فعلِ معجزہ قوت الٰہی پر منحصر ہے، ایک ایسی ذات کہ جسے کوئی شکست نہیں دے سکتا لہٰذا معجزات شکست ناپذیر ہوتے ہیں۔

درست ہے کہ آپ اس وقت سمندروں میں ٹنوں منوں وزنی جہاز چلا سکتے ہیں لیکن نوحؑ کی طرح سے نہ ڈوبنے والا سفینہ نہیں بنا سکتے۔ درست ہے کہ آپ ٹنوں منوں وزنی لوہے کے جہاز ہوا میں اڑا سکتے ہیں لیکن سلیمانؑ کی طرح ہوا کو بساط نہیں بنا سکتے۔ درست ہے کہ آپ سمندروں کے درمیان اپنی ٹیکنالوجی کے ذریعے پل بنا رہے ہیں لیکن موسیٰؑ کی طرح سمندر دولخت نہیں کر سکتے۔ درست ہے کہ آپ کے پاس یہ قوت آگئی ہے کہ آپ انجکشنز کے ذریعے کچھ دیر کے لیے جاتے ہوئے قافلۂ حیات کو روک سکتے ہیں مگر آپ عیسیٰؑ کی طرح صدیوں پرانے مردے جِلا نہیں سکتے۔ یہ بھی درست ہے کہ آپ کی ٹیکنالوجی اتنی وسعت پا گئی ہے کہ اگر آپ چاہیں تو سورج کی کرنوں کو اسیر کر سکتے ہیں مگر ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا نہیں سکتے۔ یہ بھی درست ہے کہ آپ کی دواؤں میں بیماریوں کے لیے کچھ شفا ہے لیکن آپ خاک کو شفاء نہیں بنا سکتے۔[1]

کیونکہ وہاں جس قوت پر انحصار ہے وہ شکست ناپذیر ہے اور یہاں جس قوت پر انحصار ہے وہ قوت شکست پذیر ہے۔ توجہ!

موسیٰؑ نے جب معجزہ دکھایا، عصاء پھینکا، آپ جانتے ہیں پورا دربار مجمع سے بھرا ہوا

[1] یہ جملے ترتیب دینے میں علامہ نصیر اجتہادی کے جملوں سے مدد لی گئی ہے.

present ziaraat.com

تھا، جادوگر موجود ہیں، وہ جادوگر جنہیں فرعون لے کر آیا ہے۔ جنہیں فرعون نے باقاعدہ بڑے بڑے انعام و اکرام کے وعدوں کے ساتھ کہا ہے کہ بس تم کسی طرح اسے شکست دے دو۔ جو مانگو گے ملے گا، بس اسے شکست دے دو۔

توجہ چاہتا ہوں!

[معجزے اور جادو میں ایک اور فرق]

معجزہ موسیٰؑ دکھائیں گے، جادو، جادوگر دکھائیں گے۔ کل ایک سوال اٹھایا تھا گفتگو کہیں سے کہیں نکل گئی تھی۔ جواب نہیں دے پایا تھا۔ جب آپ نے کہا جادو بھی ایک خارق العادہ کام ہے۔ اور معجزہ بھی ایک خارق العادہ کام ہے۔ تو ان میں فرق کیا ہوا؟ ایک تو میں کل عرض کر چکا۔ جادو سیکھنا پڑتا ہے،، بیسیوں کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں جادو سیکھنے کے طریقے درج ہیں لیکن کیا کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے جس کا موضوع ہو معجزہ دکھانے کا طریقہ؟ نہیں ہے۔ جناب موسیٰ نے معجزہ دکھانا ہے، اور جادوگروں نے جادو۔ فرق کہاں ہے؟

توجہ! جادو حقیقت میں کسی شے میں تصرّف نہیں کرتا بلکہ جادو نگاہوں پر پردہ ڈالنے کا نام ہے۔ وہ جادو جو جادوگر فرعون کے دربار میں کر رہے ہیں، انہوں نے جو رسیاں پھینکیں وہ رسیاں حقیقت میں سانپ نہیں بنی بلکہ دیکھنے والوں کی قوت بصارت پر تصرّف کرتے ہوئے جادوگروں نے رسیوں کو سانپ دکھایا، حقیقت میں وہ رسیاں ہی تھیں۔ وہ حقیقت میں سانپ نہیں بنی وہ رسیاں تھیں، رسیاں ہی رہیں۔ توجہ! لیکن باقی سب افراد انہیں سانپ سمجھ رہے ہیں، جناب موسیٰؑ کے لیے قرآن کہتا ہے: موسیٰؑ

present ziaraat.com

ڈرے۔ اب جو کہتے ہیں کہ ”کتاب ہی کافی ہے“، انہوں نے تو موسیٰؑ کو ڈرپوک ثابت کر دیا تھا لیکن یہ علیؑ ہیں جو نہج البلاغہ میں گویا ہوئے۔ کہا: قرآن میں موسیٰ کے لیے جس ڈر کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس لیے نہیں تھا کہ موسیٰ اژدھے سے ڈر گئے یا فرعون سے ڈر گئے تھے، بلکہ موسیٰ کا ڈر یہ تھا کہ ان جادوگروں نے رسیاں پھینکی ہیں، لوگوں کی نگاہوں پر تصرّف کیا ہے، کہیں ایسا نہ ہو یہ جادو اور معجزے کے بیچ فرق نہ کر پائیں!! علیؑ کہہ رہے ہیں یہ ڈر اس چیز کا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو معجزے اور جادو کے بیچ فرق نہ کر پائیں اور یہی ہوا۔ جب جناب موسیٰؑ نے عصاء پھینکا تو جو دیکھنے والے تھے قرآن نے ان کے جملے نقل کیے انہوں نے کیا کہا؟ کہا کہ یہ تو بہت بڑا جادوگر ہے۔۔ وہ کیوں نہ سمجھ سکے جادو میں اور معجزے میں کیا فرق ہوتا ہے؟ کیونکہ وہ اہل علم نہیں تھے وہ جادو اور معجزے کے درمیان فرق نہیں سمجھتے تھے لیکن جو جادوگر تھے وہ فرق سمجھتے تھے انہوں نے جیسے ہی موسیٰؑ کا معجزہ دیکھا فوراً سجدے میں گرے۔ جادوگر فوراً سجدے میں گرے۔ اور انہوں نے کیا کہا۔

”آمَنَّا“

”ہم ایمان لائے“

کس پر؟

”بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ“

”ربِ عالمین پر ایمان لائے“۔

کہا یہ ربِ عالمین کون ہے؟ باقی بات تو ختم ہو گئی تھی۔ آگے بڑھنے کی ضرورت کیا

present ziaraat.com

تھی؟۔ کہا ''نہیں نسبت ضروری ہے۔

''رَبِّ مُوسیٰ وَہَارُون''[1]

بھئی پہلے فرعون کہہ چکا ہے:

''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ''[2]

اگر نسبت نہ بیان کرتے تو وہاں بیٹھے لوگ سمجھتے کہ کسی اور رب کی بات ہو رہی ہے۔ رب موسیٰؑ وہارون کہہ کر بتایا جس کے معجزے سے ہم جھکے ہیں اسی کے رب پر ایمان لائے ہیں۔ جس کے معجزے کی وجہ سے حقیقت کو پایا ہے اسی کے رب پر ایمان لائے ہیں۔

[معجزے سے کون سے افراد فائدہ اٹھاتے ہیں؟]

اب یہاں ایک اور بحث ہے۔ وہ کون سے مراحل ہیں جہاں انسان معجزے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ یہ پوری بحث علم کلام کی ہے۔ معجزہ سامنے ہو رہا ہے لیکن ایک آدمی فائدہ ہی نہیں اٹھا رہا۔ میں مصائب نہیں پڑھ رہا لیکن ایک جملہ کہہ دیتا ہوں۔ امام حسینؑ کے سر کو تلاوت کرتا ہوا کتنوں نے دیکھا۔ فائدہ اٹھایا؟ نہیں اٹھایا۔ پھر کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور کہاں نہیں اٹھایا جاتا؟ توجہ۔ جہاں دل میں کجی ہو، جہاں دل ضد پر اڑا ہو، جہاں ضدی، اکھڑپن ہو وہاں لاکھ معجزے ہوتے رہیں سامنے والا قبول نہیں کرے گا۔ اگر قبول کرنے ہوتے تو حضرت رسول

---

[1] شعراء:۴۷و۴۸.

[2] النازعات:۲۴.

present ziaraat.com

خدا ﷺ کے کتنے معجزات تھے لیکن گھر میں بیٹھے ابولہب نے قبول نہیں کیے۔ لیکن جو قبول کرنے پر آئے وہ فارس سے اٹھ کر آ جائے۔ صفا دل درکار ہے۔ اگر باطن صاف ہے قلب کو جِلا بخشی ہوئی ہے تو فائدہ ہو گا ورنہ معجزے کا فائدہ نہیں ہو گا۔

دوسرا امر جنہیں معجزہ دکھایا جا رہا ہے وہ صاحبان عقل و خرد ہوں اور جو معجزہ دکھایا جا رہا ہے اسے سمجھتے ہوں۔ دربار میں بیٹھے دوسرے افراد کیوں نہیں گرے سجدے میں؟ فرعون کا پورا دربار بھرا ہوا ہے یہاں سے وہاں تک لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اور مقابلہ چل رہا ہے کہ دیکھیں کس کے سانپ قوی ہیں؟ کس کا اژدھا قوی ہے؟ کون بہتر مقابلہ کرے گا؟ جیسے ہی جناب موسیٰؑ نے عصاء پھینکا، وہ اژدھا بنا، باقی سب اپنی جگہ کھڑے کہہ رہے ہیں یہ جادوگر ہے اور جو جادوگر ہیں وہ سجدے میں ہیں!!! کیونکہ وہ اس علم کے ماہر تھے، انہیں پتہ تھا کہ یہ جادو نہیں ہے بلکہ معجزہ ہے۔ خارق العادہ امر معجزہ ہے یا نہیں یہ اس علم کے ماہرین بتاتے ہیں، عام لوگوں سے مطلب نہیں ہے۔ قرآن معجزہ ہے، اب اگر کوئی ایرا غیرا، نتھو خیرا آ کر کہے کہ قرآن معجزہ نہیں ہے تو بھئی تم سے مطلب نہیں ہے، تم اہل خبریٰ میں سے نہیں ہو تم جہاں ہو وہیں رہو۔ جو فصاحت و بلاغت جانتا ہو، جو اہل فصاحت و بلاغت ہو وہ آئے، قرآن کو دیکھے۔ اگر وہ واقعاً اہل خبریٰ میں سے ہے تو مانے گا یہ معجزہ ہے اور اگر اہل خبریٰ میں سے نہیں ہے تو در حقیقت یہ اس کے لیے ہے ہی نہیں۔ جو شخص جادو اور معجزے میں فرق نہیں کر سکتا ایسے کو اہل خبریٰ بتائیں گے کہ یہ معجزہ ہے۔ ورنہ موسیٰ کے سامنے باقی کوئی نہیں جھکا۔ جو جھک رہے ہیں وہ جادوگر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھانپ لیا،

present ziaraat.com

انہوں نے درک کر لیا، کہ یہ جو عمل ہوا ہے یہ ہمارے بس کا نہیں۔ ہم بڑی ریاضتیں کر کے یہاں تک پہنچے ہیں، ہم نے دھوکے دہی کے سلسلے جوڑے ہیں تب جا کے ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ لیکن موسیٰؑ دھوکا نہیں دے رہے۔ موسیٰؑ تو حقیقتِ اشیاء میں تصرّف کر رہے ہیں۔ چیز کی ماہیت بدل رہی ہے۔

توجہ چاہتا ہوں!

چیز کی ماہیت بدل رہی ہے۔ یہاں موسیٰؑ سامنے بیٹھے ہیں اور انہوں نے عصاء ڈالا اور وہ حقیقی اژدھا بن گیا، یہ تھے حضرت موسیٰؑ، اور اب آیئے وارث موسیٰؑ۔ حضرت امامؑ کے سامنے قالین پر شیر تھا۔ اشارہ ہوا، وہاں اشارہ ہوا، تصویر میں صورت بنی، صورت میں سیرت آئی، سیرت سے جسم ہوا، جسم بن کر تصویر سے باہر آیا اور آکر جنہیں نگلنا تھا بس انہیں ہی نگلا اور نگل کر لوٹ گیا، کہنے والے نے کہا۔ حضرت ہمارے بندے لوٹا دیجئے۔ کہا: اگر وہاں موسیٰؑ کے عصاء نے رسیاں لوٹائی ہوتیں تو آج یہ شیر بھی لوٹا دیتا۔ صلوٰۃ بھیجیں محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر!

یہاں بھی امامؑ کے سامنے جادوگر آئے تھے۔ لیکن بس فرق یہ ہے وہاں جادوگروں کو موقع ملا تھا یہاں موقع ہی نہیں ملا۔

بہر حال۔ میں معجزے کی خصوصیات عرض کر رہا تھا اور اس میں ضمناً معجزے اور جادو کے فرق پر بات نکل آئی۔ ایک اور بات پوری کرتا چلوں۔ معجزے اور جادو میں ایک اور سیدھا سا فرق ہے۔ جادو کی خصوصیت یہ ہے کہ جادو، جادو کو توڑتا ہے۔

مجھے تو لگتا ہے آج کل پورے پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے۔ جب وال

present ziaraat.com

چاکنگ دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ پورے پاکستان میں بس جادو ہی چل رہا ہے اور کچھ نہیں۔ یہاں تو مجھے خیر آئے ہوئے چار دن ہی ہوئے ہیں اس لیے یہاں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن کراچی میں تو ماشاء اللہ کوئی دیوار ایسی نہیں ہے جس پر بنگالی بابا کا نام درج نہ ہو، کیسی ضعیف الاعتقادی جیسی ضعیف الاعتقادی ہے؟ آخر ہم جا کہاں رہے ہیں؟ جن کے پاس قرآن اور اہل بیت علیہم السلام جیسے معجزے ہیں، وہ ان چیزوں کے پیچھے پڑ جائیں کہ جناب ہمارے لیے یہ کر دیں، ہمارے لیے وہ کر دیں!!! اگر اتنے ہی پہنچے ہوئے ہیں تو ان سے کہیں کہ بھائی آپ اپنے لیے کم از کم ایک دکان تو بنالیں، اس تھڑے سے تو اُٹھ جائیں۔ دنیا کو تو آپ کہہ رہے ہیں ''آؤ جو چاہیے لے جاؤ'' اور اپنا معاملہ دیکھیے اور کیا کیا فضول حرکات۔ مجھے اس طرف نہیں جانا کہ جادو اور تعویذ گنڈوں کے نام پر کیا کیا حرکتیں کی جارہی ہیں؟ لیکن بہرحال یہ معاشرے کی ایک مصیبت ہے، یہ چیز ناسور بنی ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں اتنی ضعیف الاعتقادی پھیل گئی ہے کہ آدمی چاہتا ہے، بس کسی بھی طرح وہ حاصل ہو جائے جو چاہتا ہوں۔ حلال و حرام کی کوئی فکر نہیں رہ گئی!!!

اچھا ایک اور مصیبت ہے۔ اب اگر خواتین میری بات سن رہی ہیں تو یہ خاص ان کے لیے ہے۔ گھر میں جہاں کوئی مشکل آئی، چھوٹتے ہی جو کلمہ برآمد ہوا وہ یہ ہے کہ ''کسی نے کچھ کروا دیا ہے'' ذرا سی کوئی مشکل آئی ''کسی نے کچھ کروا دیا ہے''۔ اب اگر پہلی دوسری مشکل پر گھر کے مردوں نے استقامت دکھا بھی دی کہ نہیں تم ایسے ہی سوچ رہی ہو لیکن اگر پے در پے تین چار مشکلات آگئیں تو بس پھر تو پکا ہو گیا کہ ''کسی

present ziaraat.com

نے کچھ کروادیا ہے "!

اگر مصیبتوں کا مطلب یہ ہے کہ "کسی نے کچھ کروادیا ہے "تو مجھے یہ بتائیے کہ پھر اہل بیت علیہم السلام کو کہاں لے جائیں گے؟ آپ پر جو مشکلات آرہی ہیں ان کا کس کتاب میں یہ مطلب لکھا ہے کہ "کسی نے کچھ کروادیا ہے "۔ کبھی یوں بھی سوچیے کہ یہ مشکلات اس لیے آرہی ہیں کہ شاید ان کے وسیلے سے خدا میرا درجہ بڑھانا چاہتا ہے۔ ہم نے تو معصومین علیہم السلام کے یہاں یہی دیکھا، یہی پڑھا، یہی سیکھا کہ جب مشکل آتی ہے تو وہ اسے ایسے قبول کرتے ہیں جیسے نعمت حاصل ہوئی ہو۔ وہ اس پر بھی شکر کر تے ہیں۔ یہاں کوئی یہ نہ کہے کہ جناب عالی ایک طرف آپ جادوگروں کی بات کر رہے ہیں اور دوسری طرف جادو کا انکار کر رہے ہیں۔ میں جادو کا انکار نہیں کر رہا۔ جادو اپنی جگہ لیکن ہر جگہ بھی جادو نہیں ہے یہ بھی مانتا ہوں۔ بلکہ میرے خیال سے تو اکثر اوقات خود ہی کچھ ایسا کیا ہوتا ہے جس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اور اسے ڈال دیا جاتا ہے کسی اور کے سر پر "کہ انہوں نے کچھ کروادیا"۔ گھر میں پڑے سوتے رہتے ہیں، سستی کے مارے ہوئے ہیں، جاتے ہیں نہیں کہیں، پڑھتے ہیں نہیں کچھ، فیل ہو گئے، معلوم ہوا جناب "کسی نے کچھ کروادیا"، نوکری نہیں ملی "کسی نے کچھ کروادیا "اب جو محنت کر رہے ہیں ان کی بات نہیں کر رہا لیکن جو سستی مارے ہیں ان کی کیا بات کیجیے؟ بھئی آپ نے کیا ہی کیا ہے؟ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ "کسی نے کچھ کروادیا ہے "کسی نے کچھ کروایا نہیں ہے آپ خود ہی سب سے پہلے سب کچھ کرنے کے لیے کافی ہیں۔

صلوٰۃ پڑھیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

present ziaraat.com

تو خیر میں کہہ رہا تھا کہ ایک شخص نے جادو کرایا تو دوسرا شخص پہنچ گیا۔ اگر واقعاً کروایا ہے۔ یہ میں واقعاً کی بات کر رہا ہوں۔ تو کہا بھئی اس نے جادو کروا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جادو کا یہ توڑ ہے۔ معلوم ہوا جادو جادو سے ٹوٹتا ہے۔

توجہ فرمائی ہے آپ نے؟!

ایک آدمی نے کوئی جادو کیا اس کے مقابل دوسرا جادو آ سکتا ہے۔ لیکن معجزہ معجزے کو توڑتا نہیں ہے۔ ایک معجزہ دوسرے معجزے کی تصدیق کرتا ہے۔ ایک معجزہ کبھی دوسرے معجزے کو باطل نہیں کرے گا۔ حضرت موسیٰ اگر کوئی معجزہ دکھائیں گے تو عیسیٰ آ کر اس کی تکذیب نہیں کریں گے۔ حضرت عیسیٰ کوئی معجزہ دکھائیں گے تو قرآن مجید جو خود معجزہ ہے اس کی تکذیب نہیں بلکہ اس کی تصدیق کرے گا۔ یہ جادو اور معجزے کا ایک بڑا موٹا سا فرق ہے۔ اب دامن وقت میں بہت زیادہ گنجائش نہیں۔ خدا کرے کہ جو بحث میں آج شروع کر رہا ہوں آج ہی پوری ہو جائے نہیں تو کل کے لیے مشکل ہو جائے گی۔ صلوٰۃ پڑھ لیجئے۔

اب ہم یہ سمجھ گئے معجزے کی خصوصیات کیا ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ یہ کب ہوتا ہے؟ یہ کیسے ہوتا ہے؟ یہ سب کچھ بیان ہو گیا۔

[معجزہ اور توحید افعالی]

سوال: معجزہ توحیدِ افعالی کے ساتھ کوئی تناسب رکھتا ہے یا توحیدِ افعالی کے مخالف ہے؟ اب آپ کی خاموشی دیکھ کر مجھے یہ جملہ کافی کھولنا پڑے گا۔ پہلے تو یہ سمجھیے کہ توحید افعالی کیا ہے؟ آپ چلتے ہیں، پھرتے ہیں، سوتے ہیں، کپڑے بدلتے ہیں، نہاتے

present ziaraat.com

ہیں، اپنے جسم میں تصرّف کرتے ہیں۔ جب چاہا اپنا ہاتھ پکڑ لیا، میرا جب جی چاہا ہاتھ اٹھایا، نیچے کیا، کچھ پکڑ لیا، کچھ چھوڑ دیا۔

توجہ ہے؟

یہ سب کچھ جو آپ کر رہے ہیں، یہ آپ اپنی قوت سے کر رہے ہیں یا قوتِ الٰہی سے؟ اب مشکل یہ ہے کہ اگر اس بحث کو میں نے چھیڑا تو یہ عدل الٰہی اور جبر واختیار اور پتہ نہیں کہاں کہاں پھیل جائے گی۔ مجھے آگے تک نہیں جانا، مجھے بس یہیں رہنا ہے۔

جب آپ کوئی فعل انجام دیتے ہیں، تو کر آپ رہے ہیں یہ درست ہے لیکن کیا یہ فعل آپ اپنی ذات میں مستقل رہتے ہوئے کر رہے ہیں یا آپ کو یہ قوت کسی نے دے رکھی ہے؟ خدانخواستہ آپ نے ارادہ کر لیا کہ میں فلاں گھر کو جلاؤں گا۔ سب چیزیں مہیا۔ ماچس، پٹرول وغیرہ۔ لیکن کیا آپ کے ارادے پر کسی اور کا ارادہ ہے یا نہیں؟ آپ کے ارادے پر ایک اور ارادہ بھی ہے جس نے آپ کو قوت دی ہے۔ ہاتھ آپ کا ہے جو چل رہا ہے لیکن اس کے اندر دی ہوئی قوت جو آپ کو دکھائی نہیں دیتی یہ کسی قوی کی دی ہوئی ہے۔ اب آپ یہ کہیے کہ میں جو کام کرتا ہوں وہ اپنی ذات میں مستقل رہتے ہوئے انجام دیتا ہوں۔ جیسے ہی یہ کہا، یہ شرک ہے۔ میں یہ اپنی ذات میں مستقل رہتے ہوئے کرتا ہوں، میں خدا کی ذات پر تکیہ نہیں کرتا، میں خدا سے آزاد اور مستقل ہوں، میرے پاس جو قوت ہے وہ اپنی ہے، یا اگر خدا کی دی ہوئی بھی تھی، تب بھی اب وہ یہ قوت مجھے تفویض کر چکا ہے اور دینے کے بعد لاتعلق ہو کر

present ziaraat.com

سب مجھ پر چھوڑ چکا ہے، تو یہ شرک ہے۔

اب یہاں ایک اور بحث ہے، جو معتزلہ سے متعلق ہے۔ معتزلہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ خدا واجب الوجود ہے، اس نے ہمیں وجود بخشا، ہم اپنے وجود میں ممکن الوجود ہیں، جب تک خدا نے ہمیں وجود نہیں بخشا تھا، اس وقت تک یعنی وجود بخشے جانے تک ہم خدا کے نیاز مند تھے لیکن جیسے ہی اس نے ہمیں وجود بخش دیا، اب ہم مستقل ہو گئے۔ یہ معتزلہ کا ایک گروہ کہتا ہے۔ آپ یعنی امامیہ کیا کہتے ہیں؟ امامیہ کا کہنا ہے کہ جس طرح ہم اپنے وجود میں اس کے نیاز مند ہیں ویسے ہی اپنے وجود کو برقرار رکھنے میں بھی اس کے نیاز مند ہیں۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک لمحے کے لیے بھی ممکن، واجب سے کنارہ کشی کر لے۔ ممکن کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر ہر لمحہ یہ کسی واجب کا محتاج ہے، اگر ایک لمحے کے لیے بھی واجب سے جدا ہو تو یہ ممکن ممتنع ہو جائے گا۔ مجھے معلوم ہے کہ گفتگو سخت ہو گئی ہے۔ صلوٰۃ پڑھیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

یہ ممکن قائم ہی واجب کی وجہ سے ہے۔ میں ایک مثال عرض کرتا ہوں لیکن اسے فقط مثال کے طور پر لیجیئے گا۔ مشکل یہ ہے کہ خدا کے بارے میں کوئی بھی مثال دیں، وہ سو فیصد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ

"لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ"

"کوئی شے اُس جیسی نہیں"

تقریب ذہن کے لیے مثال دے رہا ہوں اسے تقریب ذہن تک ہی رکھیے گا۔ آپ نے سورج دیکھا ہے؟ سورج کی کرنیں بھی دیکھی ہوں گی؟ سورج کی کرنیں

present ziaraat.com

اپنے وجود میں سورج کی وجہ سے ہیں۔ اگر ایک لمحے کے لیے بھی کرن سورج سے جدا ہو تو باقی نہیں رہے گی۔ کرن جب تک رہے گی جب تک سورج سے وابستہ ہے۔ وہ اپنے وجود میں بھی سورج کی وجہ سے ہے اور اپنے اس وجود کو قائم رکھنے کے لیے بھی سورج سے اِتِصال کی نیاز مند ہے۔ جہاں سورج سے منقطع ہوئی، کرن نہیں رہے گی۔ ایسے ہی انسان اپنے وجود میں بھی خدا کا نیاز مند ہے اور اس وجود کے سلسلے کو برقرار رکھنے کے لیے بھی خدا کا نیاز مند ہے۔

توجہ فرمائی حضرات نے!

دیکھیں میں نے عرض کیا کہ یہ مثال سو فیصد منطبق نہیں ہوتی صرف تقریب ذہن کے لیے ہے۔ اگر مجھے کوئی سوال لکھ کر دے دے کہ آپ نے خدا کی مثال سورج سے دے دی۔ نہیں بھئی ایسا نہیں ہے۔ تقریب ذہن کے لیے کہا ہے۔

توجہ ہے حضرات کی؟

جب ہر چیز اس کی وجہ سے ہے اور اس سے اِتِصال کی وجہ سے ہے تو پھر میں اپنا کہاں رہا؟ پھر میں اپنا کہاں ہوں؟ میں کام کر رہا ہوں اس کی دی ہوئی طاقت سے، میں سو رہا ہوں اس کی دی ہوئی طاقت سے، میں چل رہا ہوں اس کی دی ہوئی طاقت سے، میں سوچ رہا ہوں اس کی دی ہوئی طاقت سے، میں بول رہا ہوں اس کی دی ہوئی طاقت سے، وہ آج ارادہ کر لے کہ میری زبان نہ چلے تو چلا کے دکھاؤں، وہ آج ارادہ کر لے میرے پیر نہ چلیں تو چل کے دکھاؤں، معلوم ہوا میرا ارادہ اس کے ارادے کے تحت ہے لیکن اس نے مجھے قوت دے کر اختیار دیا، قوت دی لیکن ساتھ میں اختیار بھی

present ziaraat.com

دیا تاکہ میں اسے اپنی مرضی سے صرف کروں۔ اگر جبر کرتا تو جنت اور جہنم تقسیم نہیں ہو پاتی۔ اگر جبر کرتا تو جنت و جہنم کا سلسلہ ختم ہو جاتا یہ دونوں بے معنی ہو جاتے۔ اگر خدا جبر کرے اور کہے جناب جیسے ہی پانچ بجیں، سب سجدے میں گر جائیں۔ لیکن کیا سارے جا رہے ہیں سجدے میں؟ نہیں جا رہے۔ کیوں؟ اس نے آپ کو اختیار دیا ہے۔ اگر جبر ہوتا تو آپ فوراً سجدے میں جاتے لیکن اس نے آپ کو قوت دے کے اختیار دیا۔ کہا قوت اس لیے دے رہا ہوں کہ یہ نہ کہو کہ ہم تو کچھ کر نہیں سکتے تھے اور قوت دے کر اختیار بھی دیا تاکہ یہ نہ کہو پروردگار تو نے کروایا تھا میں نے کر لیا۔ قیامت والے دن کوئی یہ سوال نہیں اٹھا سکے گا پروردگار تو نے کرایا تھا تو میں نے کیا، وہاں حجت ہی خدا یہ رکھے گا تمہیں عقل بھی دی، تمہیں قوت بھی دی، تمہیں اختیار بھی دیا، اب جو اچھا کیا وہ بھی تم نے کیا، برا کیا وہ بھی تم نے کیا۔

لیکن پھر بھی قوت تو اسی نے دی ہے۔ میں کچھ بھی کر رہا ہوں قوت تو اسی نے دی ہے۔ قوت میری نہیں ہے، اس نے اپنے ارادے سے قوت دی ہے۔

[توحید افعالی کا مفہوم]

اب سوال: توحید افعالی کیا ہے؟ توجہ! توحید افعالی یہ ہے کہ پوری دنیا میں جو بھی ہو رہا ہے، عالمین میں جو بھی ہو رہا ہے وہ در حقیقت خدا کے اِذن اور ارادے سے ہو رہا ہے۔ اب آپ سوال اٹھائیں! جو بھی؟ جی ہاں جو بھی! پھر یہ جو گناہ ہو رہے ہیں، یہ بھی خدا کی مرضی اور اِذن سے ہو رہے ہیں؟ ہاں! اس کے اِذن سے ہو رہے ہیں۔ اب آپ کہیں کہ خدا نے اِذن ہی کیوں دیا؟ یہی تو بتا رہا ہوں۔ خدا نے اِذن دے کے اختیار

present ziaraat.com

دیا، اگر اختیار نہ دیتا تو جنت اور جہنم بے معنی ہو جاتے۔ اس نے اختیار دیا اور ساتھ ہی رستہ بتایا، یہ اچھائی کا رستہ ہے یہ برائی کا رستہ ہے۔ یہ اچھائی ہے کرو گے جنت ملے گی۔ یہ برائی ہے کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ اس کے بعد بھی اختیار سلب نہیں کیا۔ کہا اپنی مرضی سے کرو لیکن تمہیں قوت دے رہا ہوں کیونکہ قوت نہیں دوں گا تو کر نہیں سکو گے کیونکہ ہم ممکن الوجود ہیں اور واجب الوجود سے ہمیشہ متصل ہیں، ایک لمحے کے لیے بھی اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔

اب معلوم ہوا، جتنے بھی افعال ہو رہے ہیں چاہے وہ گناہ گار کر رہا ہے یا کوئی ولی یہ سب کے سب ہو رہے ہیں خدا کی دی ہوئی قوت سے۔ کوئی اس قوت کو صحیح استعمال کر رہا ہے، کوئی اس قوت کا غلط استعمال کر رہا ہے۔ جو صحیح استعمال کر رہا ہے اس کے لیے خدا نے جنت رکھی ہے، جو غلط استعمال کر رہا ہے خدا نے اس کے لیے عذاب رکھا ہے۔

ایک باپ اپنے بچے کو دو لاکھ روپے دے ۔ چلیں دو لاکھ تو کم ہیں دو کروڑ کر لیتے ہیں آج کے دور میں دو لاکھ ذرا کم ہیں۔ کہے یہ لو بھئی جاؤ اس سے جا کے کاروبار کرو۔ اب اگر یہ بچہ جا کر اس پیسے سے کاروبار کرے اور دو کروڑ کے دو سو کروڑ بنا لے۔ تب بھی یہ دو سو کروڑ مرہون منت ہیں ان دو کروڑ کے جو اس کے باپ نے دیے تھے۔ باپ نے کاروبار کے لیے دیے تھے کہ تمہیں اختیار ہے اپنی مرضی سے جو تمہیں کرنا ہے کرو۔ اب چاہے تو یہ دو کروڑ ڈبو دے، ڈبو بھی سکتا ہے کیونکہ اختیار رکھتا۔ اور ان دو کے دو سو کروڑ بھی بنا سکتا ہے کیونکہ اختیار رکھتا ہے۔

خدا نے قوت دے دی، کہا یہ کو قوت، ختیار تمہارا، چاہو تو اس قوت سے اپنے لیے

present ziaraat.com

جہنم کے اندر گھاٹیاں آمدہ کرلو اور چاہو تو اس سے جنت میں محلات بنالو۔ اختیار تمہارا، دے میں رہا ہوں۔

اب یہ بچہ دو کروڑ سے بزنس شروع کرے گا، کہیں بھی پہنچ جائے ان دو کروڑ سے جُڑا ہوا ہے۔ اگر دو کروڑ نہ ہوتے تو کچھ ہو سکتا تھا؟ جس طرح سے یہ بچہ ان دو کروڑ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا تھا ویسے یہ انسان خدا کے اِذن کے بناء کچھ نہیں کر سکتا۔

[معجزہ فعل خدا ہے یا فعل نبی؟]

توجہ! یہ ہے توحیدِ افعالی۔ اب سوال؟ پھر واپس آ رہا ہوں میں۔ نبی جب معجزہ دکھائے گا تو وہ توحیدِ افعالی کے مخالف تو نہیں ہو گا؟۔ نہیں ہو گا۔ کیوں؟ کہا: یہاں بھی ایک اور سوال ہے۔ بس یہ بتادیں کہ یہ معجزہ فعلِ خدا ہے یا فعلِ نبی؟ یہ معجزہ خدا کا فعل ہے یا فعلِ نبی؟ اگر آپ کہیں گے فعلِ خدا ہے پھر سرے سے توحیدِ افعالی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کہیں کہ خدا کا فعل تو ہے ہی لیکن توحید افعالی کے ذیل میں نبی کا فعل بھی ہو تو اب مسئلہ گڑبڑ...! دنیا چیخے گی یہ کیا ہو گیا؟ توجہ ہے؟

یعنی دوسرے لفظوں میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب جناب عیسیٰؑ مردے کو چھوئیں گے مردہ زندہ ہونے کے فعل میں خود عیسیٰؑ بھی کوئی کردار رکھتے ہیں یا نہیں؟ توجہ ہے؟ جناب موسیٰؑ جب عصاء پھینکیں گے تو اس عصاء کے پھینکنے کے بعد جب وہ اژدھا بنے گا، تو کیا اس میں موسیٰؑ کا بھی کوئی کردار ہے یا نہیں؟ اس کردار کو آپ کہتے ہیں تصرّف۔ اب وقت نہیں ہے۔۔ ایک جملہ کہہ کے آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

توجہ چاہتا ہوں۔ اگر اس جملے پر توجہ رکھی تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔

present ziaraat.com

جس طرح سے خدا نے آپ کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ اپنے جسم میں تصرّف کریں ویسے ہی خدا نے نبی اور امامؑ کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ کائنات میں تصرّف کرے۔ جس طرح آپ کا اپنے بدن پر تصرّف کرنا توحیدِ افعالی کی مخالفت نہیں ہے بلکہ یہ باذن اللہ ہے۔ اسی طرح نبی یا امامؑ کا جہان میں تصرّف کرنا توحیدِ افعالی کے مخالف نہیں ہے باذن اللہ ہے۔

اب سوال؟ کیا قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ کوئی انسان تصرّف کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر قرآن بتادے تو بات ختم ہو جائے گی۔ آئیں ہم قرآن کی طرف چلتے ہیں۔ اب اگر آپ مجھے وقت دیں میں جلدی جلدی آیتیں آپ کے سامنے پیش کرو اور قرآن سے دیکھ کر پڑھوں تاکہ کوئی شک وشبہہ کی گنجائش نہ رہے۔

صلوٰۃ پڑھیں نا محمدؐ و آل محمد ﷺ پر۔

قرآن ہمیں تین سے چار طرف متوجہ کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے اصل حق تصرّف تو خدا کو حاصل ہے کیونکہ مِلک خدا کی ہے۔ لیکن خدا کے علاوہ بھی کچھ ایسے ہیں جو تصرّف کرتے ہیں وہ کون ہیں؟ سب سے پہلے تو فرشتے۔

''فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا[1]''

خداوند عالم نے فرشتوں کو ان کی ڈیوٹیوں پر مؤکل کر رکھا ہے۔ وہ اس کے اِذن سے کام انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کون تصرّف کر رہا ہے؟ توجہ چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ تصرّف کرتا ہے نبی۔ اب میں ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتا

---

[1] النازعات:۵.

present ziaraat.com

ہوں۔ صلوٰۃ پڑھیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

جناب عیسیٰؑ کے لیے خود ان کی زبانی جو جملے قرآن نے نقل کیے ہیں، وہ کیا ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

فرماتے ہیں حضرت عیسیٰؑ

''أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ''

''میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں یعنی معجزات لایا ہوں''۔

وہ کیا ہیں؟ فرتے ہیں:

''أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ''

''میں مٹی سے پرندہ بناتا ہوں''۔

جناب عیسیٰؑ نے یہ نہیں کہا کہ خدا بناتا ہے۔ قرآن کے جملے سن لیجئے گا۔

''میں مٹی سے ایک پرندہ بناتا ہوں''۔

پھر کیا کرتا ہوں؟

''فَأَنْفُخُ فِيهِ''

''پھر میں اس میں پھونکتا ہوں''

پھر کیا ہوتا ہے؟

''فَيَكُونُ طَيْراً''

تو وہ پرندہ بن کر اڑنے لگتا ہے۔

وہ پرندہ بن کے اڑنے لگتا ہے۔ لیکن کیسے؟ یہ سب کچھ ہوا کیسے؟

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

"بِإِذْنِ اللّٰہ"[1]

توجہ فرمائی آپ نے؟

تصرّف کا حق ہے لیکن باذن اللہ۔ معلوم ہوا حضرت عیسیٰؑ تصرّف کر رہے ہیں لیکن کیسے؟ "باذن اللہ" یہ تو خدا کی مرضی کہ کس کو کتنا تصرّف عطا کرے۔ آپ کو بس بدن تک تصرّف دیا، عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کو کائنات کی اشیاء میں تصرّف دیا۔ پروردگار فقط موسیٰ عیسیٰ تک کی بات ہے یا کسی اور کو بھی حق تصرف دیا ہے؟ کہا: میں تو وہ ہوں جس نے جنات کو بھی تصرّف کی طاقت دی ہے۔ جِن نے کیا تصرّف کیا؟ حضرت سلیمانؑ دربار سجائے بیٹھے ہیں، کہا: مجھے تخت بلقیس چاہیے۔ اس خواہش کے اظہار کے بعد قرآن نے کیا کہا؟

"قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ"

"ایک جن کھڑا ہو گیا اور اس نے کیا کہا؟"

"أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ"

"اس سے پہلے کہ آپ اپنی نشست سے اٹھیں، میں وہ تخت لے آؤں گا"۔

اب اگر یہاں کوئی بلاوجہ کی تاویلیں کرے کہ جن کھڑا ہو کے خدا سے کہے گا: پروردگار وہ تخت جلدی سے بھیج دے تو یہ قرآن کی صریح آیات کے ظاہر کے خلاف ہے۔ یہ صراحتاً آیت کے ظاہر کے خلاف ہے۔ وہ کہہ رہا ہے۔ "میں لاؤں گا"۔ اگر کہیں دعا وغیرہ کا سلسلہ ہوتا تو قرآن میں اس کا ذکر ہوتا۔ دعا نہیں ہے۔ وہ کہہ رہا ہے

---

[1] آل عمران:۴۹.

present ziaraat.com

میں لاؤں گا اور اس پر دلیل کیا ہے؟ اگلا جملہ سنیے۔ وہ کیا کہہ رہا ہے؟

''وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِين.''[1]

''اور یہ کام کرنے کی مجھ میں بڑی قوت ہے''

یہ کام میں کر سکتا ہوں۔ حضرت سلیمانؑ کیا کہہ رہے ہیں؟ نہیں! مجھے اس سے پہلے چاہیے۔ مجھے اس سے بھی پہلے چاہیے۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ نبیوں کے علاوہ جنات بھی تصرّف رکھتے ہیں۔ اب ایک ایسا شخص کھڑا ہوا جو نبی نہیں تھا۔ پہلے نبی کا تذکرہ، پھر جن کا تذکرہ، اب ایک ایسا شخص کھڑا ہوا جو نبی نہیں تھا، قرآن نے یہ کہہ کر تعارف کروایا:

''قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ''

''جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا''

وہ کھڑا ہوا اس نے اٹھ کر کہا:

''أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ''

''اس سے پہلے کہ آپ پلک جھپکیں میں لے آؤں گا''

معلوم ہوا تصرّف کر رہا ہے اس نے یہ نہیں کہا میں دعا کروں گا خدا لائے گا۔ اس نے کہا میں لاؤں گا۔ لیکن کیسے؟ اگلا جملہ سنیے کہ سلیمانؑ نے کیا کہا؟ کہا:

''...قَالَ هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي''[2]

---

[1] النمل:۳۹.

[2] النمل:۴۰.

present ziaraat.com

کروں گا یہ لیکن فضل ہے میرے رب کا"

اس نے مجھے یہ حق دیا ہے کہ میں ان چیزوں میں تصرّف کروں جن میں عام انسان نہیں کر سکتا۔ بر محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ۔

علم اصول میں بحث ہے کہ اگر استعمال ہونے والی صفت کسی موضوع کے ساتھ ہو تو وہ صفت اس موضوع میں داخل ہوتی ہے۔ وہ اس سے ربط رکھتی ہے۔ اگر صفت کا ذکر ہو تو وہ بلاوجہ نہیں ہوتا۔ یہاں اس سے پہلے کہ خدا یہ بتاتا کہ یہ تصرّف کر رہا ہے یا تصرّف کر سکتا ہے، خدا نے جو صفت استعمال کی وہ کتاب کا تھوڑا سا علم کا حامل ہونا ہے۔ یعنی معلوم ہوا اس تصرّف میں یہ علم دخیل تھا۔ یعنی اگر یہ علم نہ ہوتا تو یہ تصرّف نہ ہوتا۔ یہ تصرّف اس علم کی وجہ سے ہے۔ کہا:

"علم من الکتاب"

کتاب کا ذرا سا علم یا تھوڑا سا علم یا کچھ علم"

اور تصرّف یہ کہ چشم زدن میں میلوں فاصلہ طے کر کے تخت بلقیس اڑا لایا اور حضرت سلیمانؑ کے قدموں میں پیش کر دیا۔ اب جس کے بارے قرآن یہ کہے کہ اس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا اس کا تصرّف یہ ہے کہ وہ تخت وہاں سے اٹھائے اور چشم زدن میں یہاں لے آئے۔ تو جس کے لیے قرآن کہے کہ اس کے پاس کُل کتاب کا علم ہے، اس علیؑ اور اس کی معصوم اولاد کا تصرّف کیا ہو گا؟۔

صلوٰۃ پڑھیے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

قوت تصرّف میں یہ علم دخیل ہے۔ یہ تصرّف ملا ہی اس وقت جب خدا نے انہیں

present ziaraat.com

اسمائے اعظم دے دیے۔ اب جس کو ایک اسم اعظم ملا، وہ تو چشم زدن میں کام کر لے اور جسے تہتر میں سے بہتر عطا کیے ہوں اس کا تصرّف کیا ہو گا؟ اس کا تصرّف عقلوں سے پرے ہے۔ قرآن ثابت کرتا ہے کہ خدا کی اجازت سے انسان تصرّف کر سکتا ہے لیکن شرط باذن اللہ ہے۔ اور جہاں باذن اللہ آگیا توحیدِ افعالی زیر سوال نہیں آتی۔ میں نے معجزات انبیاء سے متعلق جو آیتیں پڑھیں ان کے علاوہ اور بھی ہیں میں نے آپ کے سامنے تین موراد کا ذکر کیا اب اگر کوئی کہے کہ جناب عالی انہوں نے تو دعا کی تھی اور خدا نے دعا قبول کی تو یہ قرآن کے صریح ظاہر کے خلاف ہے یہ۔ ظاہر ''انی'' کہتا ہے یعنی میں۔ لیکن۔ کہیں کہتا ہے فضل ربی سے اور کہیں کہتا ہے اِذن ربی سے۔

یہ اِذن ہے جو خدا نے صاحبان اعجاز کو عطا کیا ہے۔ اس اذن کے باوجود بھی یہ معجزہ وہاں نہیں دکھاتے جہاں خدا کی اجازت نہ ہو۔ اِذن ہے ان کے پاس، تصرّف کا حق دیا ہے خدا نے انہیں لیکن یہ اس میں بھی ویسے ہی لمحہ لمحہ خدا سے متصل ہیں جیسے آپ متصل ہیں۔ صاف جملہ کہہ رہا ہوں توجہ! نعوذ باللہ، معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد، علیؑ ذات خدا سے گر ایک لمحے کے لیے بھی جدا ہوں، تو خدا سے جدا ہو کر علیؑ کے پاس کوئی قوت نہیں ہے، خدا سے جدا ہو کر فاطمہؑ کے پاس قوت نہیں ہے یہ ساری قوت ہے ہی اس لیے کہ یہ ولی اللہ ہیں۔ یہ اولیاء اللہ ہیں۔ میں نے پہلے اتنی اضافتیں کر بات کی ہے ''نعوذ باللہ معاذ اللہ''۔ کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ نے امامؑ کے لیے یہ کہہ دیا۔ کچھ چیزیں سمجھانے کی حد تک بیان کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ ایک لمحے کے لیے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ میں اس لیے بیان کر رہا ہوں

present ziaraat.com

تا کہ ذہن میں آ جائے کہ جو کچھ بھی ہے وہ در حقیقت قربِ الٰہی کی وجہ سے ہے۔ وہ در حقیقت اس نفس کی وجہ سے ہے جو خدا نے انہیں عطا کیا ہے۔ وہ نفس جتنا قوی ہوتا جائے گا قرب بڑھتا جائے گا، قرب بڑھے گا خدا کا مقرّب ہو گا۔ مقرّب ہو گا تو خدا اپنی صفات کا مظہر بناتا چلا جائے گا۔

صلوٰۃ پڑھیے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ذکر مصائب اہلبیت علیہم السلام [مصائب سید سجاد علیہ السلام]

بس! خدا کا ایک اسم صبور بھی ہے۔ اور یقین کریں اس اسم کے بہترین مظہر یہ چودہؑ ہیں۔ جیسا صبر انہوں نے کر کے دکھایا کوئی نہ کر سکا، علیؑ سے لے کر آخری امامؑ تک، یہ سب صبر کرنے والوں کے بھی سردار ہو گئے۔ میرا جی چاہ رہا ہے آج میں اس امامؑ کا تذکرہ کروں جس کا صبر پینتیس سال کے گریے پر محیط ہے۔

کتنا گریہ کیا ہے امام سجادؑ نے؟ یہ ذہن میں رہے کہ گریہ کرنا صبر کے خلاف نہیں۔ صبر اپنی جگہ، لیکن گریہ بڑا کیا سجادؑ نے۔ رو رہے ہیں، رو رہے ہیں بالآخر ایک صحابی جس کا نام تاریخ نے ''منہال'' لکھا خدمت میں آیا اور کہنے لگا: مولاؑ کب تک روئیے گا؟ کتنا گریہ کیجئے گا؟ اب تو روتے عرصہ بیت گیا!

کہا ''اے منہال! تو نے ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا'' کہا: ''مولاؑ! کیا ہوا کیا خطا ہوئی''۔ کہا: ''جناب یعقوبؑ کا ایک یوسفؑ ان سے جدا ہوا تھا انہیں معلوم تھا مرا نہیں ہے زندہ ہے، لیکن پھر بھی انہوں نے اتنا گریہ کیا کہ آنکھیں سفید ہو گئیں، میری تو آنکھوں کے سامنے میرے اٹھارہ یوسفؑ ذبح ہوئے ہیں!

present ziaraat.com

منہال نے آگے بڑھ کے پھر ایک جملہ کہا "آقاؑ! شہید ہونا تو آپؑ کی عادت ہے۔ شہید ہونا تو آپؑ کی میراث ہے "کہا: "ہاں منہال تم نے صحیح کہا۔ شہید ہونا ہماری عادت ہے، شہادت میراث ہے لیکن یہ بتاؤ: یہ کب سے ہماری میراث ہو گئی کہ ماؤں، بہنوں، پھپھوں کے ساتھ درباروں اور بازاروں میں جایا جائے، یہ کب سے ہماری میراث ہو گئی؟ یہ تو ہماری میراث نہ تھی۔ عزادارو! امامؑ نے گریہ شروع کیا۔

ساری زندگی سجادؑ یہ کہہ کہہ کے روتے رہے:

"الشام، الشام، الشام"

ایک غم سجادؑ کو شام کا ہے۔ لیکن عزاداروں سجاد علیہ السلام کو ایک غم اور بھی ہے! مجھ سے پوچھیں سجادؑ کو کیا غم ہے؟ شدید دکھ ہے سجاد علیہ السلام کو... آپ جب کسی کو دفن کرتے ہیں، کیا کرتے ہیں، دفن کرنے کے بعد قبر پر تختی لگاتے ہیں۔ سید سجادؑ نے جب ۱۳ محرم کو حسینؑ کو دفن کر کیا، تو قبر حسین علیہ السلام پر ایک تختی لکھی:

"ھذا القبر الحسین الذی قتل عطشان"

"یہ اس حسینؑ کی قبر ہے جس کو پیاسا مارا گیا"

سجادؑ کو اس بات کا بڑا دکھ ہے کہ میرے باباؑ کو پیاسا ذبح کر دیا گیا۔

کہتے ہیں سید سجادؑ جب بازاروں سے گزرتے تھے مدینے کے، قصاب اپنے ذبیحوں پر پردے ڈال دیا کرتے تھے، سید سجادؑ سے دیکھ کر برداشت نہیں ہو گا۔ روایت کا جملہ سنیں گے۔ یہ روایت اگر میں نے نہ پڑھی ہوتی تو نقل نہ کرتا۔ روایت کہتی ہے کہ جب سے سجادؑ نے دربار ابن زیاد اور دربار یزید میں حسینؑ کا سر رکھا ہوا اور اس کے

present ziaraat.com

ساتھ روا رکھی جانے والی بے حرمتی و بے ادبی دیکھی تھی اس کے بعد ساری زندگی سجادؑ نے کسی جانور کی گردن کا گوشت نہیں کھایا۔ ساری زندگی کسی جانور کی گردن کا گوشت نہیں کھایا سجادؑ نے۔

سجادؑ ایک مرتبہ محلے سے گزر رہے ہیں۔ قصاب نے آتے نہیں دیکھا۔ جیسے ہی آئے ذبیحہ پر نگاہ پڑی۔ رنگ متغیر ہو گیا۔ قصاب نے ہاتھ جوڑ لیے۔ مولاؑ معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے آپ کو آتے نہیں دیکھا۔ کہا نہیں تجھ سے کوئی شکایت نہیں۔ بس میرے سوالوں کے جواب دے۔ کہا مولاؑ حکم کیجیے۔ کہا: یہ بتاؤ جب تم اسے ذبح کر رہے تھے تو اس کے سامنے اس کی نسل کا کوئی اور جانور تو نہیں تھا۔ کہا: آقاؑ آپؑ کے ناناؐ کی شریعت پر ہوں۔ اس کے سامنے اس کی نسل کا کوئی اور جانور نہیں تھا۔ کہا: اچھا ایک اور جواب دے دو۔ کہا: آقاؑ حکم کیجیے۔ کہا: تم نے اسے ذبح کرنے سے پہلے پانی پلایا تھا؟ کہا آقاؑ آپؑ کے ناناؐ کا کلمہ گو ہوں۔ ایک بار نہیں تین بار پانی پلایا تھا۔ بس یہ جملہ سنا ، سید سجادؑ نے کربلا کا رُخ کیا کہا: ہا میرے باباؑ وہ کیسے مسلمان تھے؟ میرے باباؑ کو پس گردن سے ذبح کر دیا لیکن ایک بوند پانی نہ دیا۔

ان للہ وانا الیہ راجعون

☆..............☆

present ziaraat.com

مجلس پنجم

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ سورہ حمد اور تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت فرما کر سید اعجاز حسین، جعفری بیگم، نواب حسن، کنیز فاطمہ، سید محمد علی، سید شوکت علی، سید محمود علی اور اس خانوادے کے دیگر مرحومین، جملہ شہدائے ملت جعفریہ، اپنے اپنے مرحومین اور جن کا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہیں، ان سب کو شامل کرتے ہوئے ایصال ثواب فرما دیجیے۔

اپنی اپنی حاجات کی قبولیت کے لیے، جہاں کہیں مومنین آباد ہیں ان کی عزت، مال، جان، آبرو کی حفاظت کے لیے، امام وقتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے، بانیان مجلس کی توفیقات میں اضافے کے لیے اور بیگم احمد علی شدید علیل ہیں ان کی صحت یابی کے لیے ایک مرتبہ باآواز بلند صلواۃ پڑھ لیجئے۔

اپنی اس عبادت کی قبولیت کے لیے بھی ایک صلواۃ عنایت فرمادیں۔

عزیزان محترم! بفضل خدا و بطفیل چہاردہ تن آج اس سلسلہ گفتگو کی پانچویں اور آخری نشست ہے۔ مسلسل جو عنوان زیر بحث رہا وہ معجزہ تھا۔ گفتگو کا آغاز معجزے کے حوالے سے ہوا، جو معجزے کی حقیقت، معجزے کی تعریف، معجزے کی خصوصیات اور صاحبان اعجاز کے افعال کی ابحاث سے مربوط رہتے ہوئے آج اپنی آخری نشست

present ziaraat.com

تک پہنچی ہے۔

[انبیاء و اولیاء ہر ہر لمحے محتاج و نیاز مند خدا ہیں]

کل گفتگو یہاں آکر رکی تھی کہ انبیاء کے معجزات توحیدِ افعالی کے منافی نہیں ہیں بلکہ جس طرح انسان کے افعال خدا کی توحیدِ افعالی کے منافی نہیں ہوتے اس صورت میں کہ انسان کو اس کے اعمال انجام دینے کی قوت میں مستقل نہ سمجھا جائے ویسے ہی اگر انبیاء کے معجزات کی قوت کو انبیاء کے لیے مستقل نہ سمجھا جائے بلکہ ان کو اپنی اس قوت میں لمحہ بہ لمحہ نیازمندِ خالق حقیقی سمجھیں، تو انبیاء کے یہ افعال جنہیں آپ معجزات کہتے ہیں، توحیدِ افعالی کے مخالف نہیں۔

کل میں نے توحیدِ افعالی کے معنی عرض کیے تھے۔ معصومینؑ چاہے وہ انبیاء ہوں، رسُل ہوں یا ائمہؑ ہوں، وہ کوئی معجزہ دکھائیں یا کرامت، یا اولیاء ہوں جو فقط کرامت دکھائیں، ان کے پاس ہر وہ قوت، جس کے ذریعے سے وہ عالم خارج میں اشیاء میں تصرف کرتے ہیں، یہ قوت ایسی نہیں ہے کہ اگر ایک دفعہ خدا نے انہیں دے دی ہے تو بس اب ان کی ہے۔

توجہ فرمائیں!

[تفویض استقلالی کا عقیدہ باطل ہے]

اگر یہ عقیدہ رکھیں کہ خدا یہ قوت نہیں رکھتا ایک دفعہ دے دی اور بس اب یہ مستقل طور پر ان کی ہے، اور نعوذ باللہ خدا چاہ کر بھی ان سے واپس نہیں لے سکتا تو یہ عقیدہ عقیدۂ تفویض ہے جو مفوّضہ کا عقیدہ ہے اس کا تشیع سے کوئی تعلق نہیں۔

present ziaraat.com

میں اس جملے کی تھوڑی تشریح پیش کرتا ہوں تاکہ کوئی اس سے غلط مطلب اخذ نہ کرے۔یعنی یہ کہنا کہ انبیاء یا معصومین علیہم السلام کے پاس جو طاقت ہے خدا نے ایک مرتبہ انہیں مستقل طور پر تفویض فرمادیں ہے اور اب یہ آزاد ہو گئے ہیں، یہ خدا سے بے نیاز ہو گئے ہیں، تو ایسا قطعی نہیں ہے۔ میں نے کل عرض کیا، انبیاء ہوں یا رسُل، ائمہ علیہم السلام ہوں یا اولیاء اپنے ہر ہر فعل میں جسے وہ کرامت یا معجزے کے عنوان سے ظاہر کرتے ہیں، وہ اس کے ظاہر کرنے میں میں ہر ہر لمحہ خدا کے نیاز مند ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جناب عیسیٰؑ جو مردہ زندہ کررہے ہیں چونکہ خدا نے ایک دفعہ عیسیٰؑ کو قوت دے دی، اب اس کے بعد عیسیٰؑ آزاد ہیں جب چاہیں، جیسے چاہیں، جو چاہیں کرتے رہیں۔ خدا انہیں قوت دیتا ہے اس کے بعد بھی اپنی اس قوت کو برقرار رکھنے کے لیے لمحہ بہ لمحہ یہ خدا کے نیاز مند ہیں لیکن یہ اس کے ایسے مقرّب بندے ہیں کہ اپنی اس قوت کو استعمال بھی وہیں کرتے ہیں جہاں خدا چاہتا ہے۔

[معصومین علیہم السلام کے قلوب مشیت الٰہی کا گھر ہیں]

ایسے نہیں ہے کہ چلتے پھرتے جب جی چاہا، جدھر جی چاہا تصرّف کر لیا، ان کو خدا نے جو قوت دی ہے وہ قوت بھی خدا کی رضامندی کے سائے میں صرف ہوتی ہے۔ جب تصرّف کرتے ہیں خداوند عالم کی مشیّت کا مطالعہ کر کے تصرّف کرتے ہیں۔ بلکہ میں اس سے آگے بڑھ کے کہوں، در حقیقت ان کے قلوب مشیّت الٰہی کا گھر ہیں۔ ان سے کوئی فعل خلافِ مشیّتِ خدا صادر ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہ جو کرتے ہیں وہ مشیّتِ الٰہی کے تحت کرتے ہیں۔

present ziaraat.com

[معجزہ فعل خدا ہے یا فعل نبی؟]

اب آیئے دوسری طرف۔ ٹھیک ہے یہ جو کرتے ہیں خدا کے کہنے پر کرتے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی طاقت سے کرتے ہیں، لحہ بہ لحہ خدا کے نیاز مند ہیں، اس سے متصّل ہیں تو یہ قوت ہے۔ نعوذ باللہ اگر ایک لمحے کے لیے بھی اس سے جدا ہوں تو ان کے پاس کوئی قوت نہیں ہے لیکن اب سوال ہے، یہ جو معجزہ دکھاتے ہیں یہ ان کا اپنا فعل ہے یا فعلِ خدا؟

عیسیٰؑ نے مردہ زندہ کیا، اب میں کیا کہوں؟ یہ عیسیٰؑ نے زندہ کیا یا خدا نے؟ جناب موسیٰؑ نے عصاء پھینکا وہ اژدھا بنا، میں کیا کہوں یہ عصاء موسیٰؑ نے اژدھا بنایا یا خدا نے؟ درست ہے خدا نے کیا، لیکن ساتھ میں کیونکہ فاعلِ قریب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں لہٰذا فعل ان کی طرف بھی منتسب ہے۔ فاعلِ قریب کون ہے؟ عیسی و موسیٰ علیہما السلام ہیں۔ یوں تو آپ جو بھی فعل انجام دے رہے ہیں اس کے پیچھے قوت اللہ کی ہے۔ آپ کے ہر فعل کے پیچھے قوت اللہ کی ہے۔ قرآن میں خدا ارشاد فرماتا ہے:

”اے رسولؐ جب تم نے کنکریاں پھینکیں“

”وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ“

یہ قرآن کی عجیب آیت ہے۔ قرآن کہہ رہا ہے:

”اور تو نے نہیں ماریں کنکریاں، جب تو نے ماریں“

یہ تو عجیب قسم کا تناقص ہے۔ ایک طرف کہہ رہا ہے

”تو نے ماریں، پہلے کہہ رہا ہے:

present ziaraat.com

”تونے نہیں ماریں“

پھر کہتا ہے: ”جب ماریں“؛

تو پھر کس نے ماریں؟

”وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى“[1]

”بلکہ وہ تو خدا نے ماری ہیں“

اب اس آیت کی دو طرح سے تفسیر کی جاسکتی ہے۔ اگر توحیدِ افعالی کے ذیل میں دیکھیں تو چونکہ ہر فعل بالآخر منتسب ہے ذاتِ الٰہی سے اور یہ توحیدِ افعالی ہے کہ انسان جو کچھ بھی انجام دے رہا ہے، بے شک وہ انسان خود انجام دے رہا ہے لیکن چونکہ قوت اسے خدا نے دی ہے لہٰذا ہر فعل جو وہ انجام دے رہا ہے اس کا فاعل پسِ آئینہ خدا بھی ہے۔ اگر خدا اس سے قوت سلب کرلے تو یہ کیا کرے گا؟ کچھ نہیں کر سکتا۔ ایک تفسیر یوں کی جاسکتی ہے۔ دوسری تفسیر اس عنوان سے کی جاسکتی ہے جیسا کہ ایک مقام پر خدا ارشاد فرماتا ہے:

”وَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ“[2]

”اور اللہ کا ہاتھ مومنوں کے ہاتھ پر ہے“

اے پروردگار تیرے کون سے ہاتھ ہیں؟ تُو تو جسم نہیں رکھتا۔ تیرے کون سے ہاتھ ہیں؟ معلوم ہوا خداوند عالم اپنے اولیاء کے افعال کو اپنی بارگاہ میں اس قدر با

---

[1] الانفال:۱۷.

[2] الفتح:۱۰.

present ziaraat.com

خلوص دیکھتا ہے کہ اُن کے افعال کو اپنا فعل کہتا ہے۔ جب وہ اپنا فعل کہتا ہے تو اب یا تو اس طرح سے تفسیر کیجئے کہ

''وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ''

''یعنی جب تو نے ماریں کنکریاں تو کیونکہ وہ تو مار رہا تھا اور تو میرا حبیب ہے لہٰذا وہ تو نے نہیں ماریں بلکہ وہ تو میں (یعنی خدا) نے ماریں''

یا یوں کہیے کہ کیونکہ خدا کی دی ہوئی قوت سے ماری ہیں لہٰذا وہ فعل جو خدا کی رضامندی کے ساتھ انجام پایا خدا نے اس کے بارے میں فرمایا:

''تو نے نہیں ماریں یہ تو اللہ نے ماری ہیں''

یہاں تک آپ میرے ساتھ آ گئے۔ بہت شکریہ آپ حضرات کا۔ آج گفتگو شروع سے ہی سنگین ہے اور آج آخری تقریر ہے اب مجھے یہ خدشہ بھی نہیں ہے کہ کل اس سنگین گفتگو کی وجہ سے کوئی آئے گا یا نہیں آئے گا؟ تو آج میں خوب سنگین گفتگو ہی کروں گا۔ صلوٰۃ پڑھیں۔

''جب تو نے ماریں تو وہ تو نے نہیں ماریں وہ کنکریاں اللہ نے ماریں''

جب یہ کہہ دیا، اِس کا کیا مطلب ہوا؟ اِس کا مطلب ہوا خدا کہہ رہا ہے کہ اِس فعل کو میں اپنی طرف منتسب کر رہا ہوں۔ بس یہ آیت سمجھ لیجئے، توحیدِ افعالی اور معجزہ کس کا فعل ہے؟ کی بحث واضح ہو جائے گی۔ خدا ایک طرف انکار کر رہا ہے۔

''وَمَا رَمَيْتَ''

''نہیں ماریں''

دوسری طرف کہہ رہا ہے "ماری ہیں"۔

"اِذْ رَمَیْتَ"

"وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ"

"تونے نہیں ماری ہیں جب ماری ہیں"

یعنی ایک طرف نفی بھی کر رہا ہے۔ دوسری طرف اثبات بھی کر رہا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسولؐ نے وہ کنکریاں پھینکیں تھیں یہ آیت خود اس بات کی دلیل ہے کہ چونکہ توحیدِ افعالی کا اعتقاد ہے لہٰذا فعل منتسب ہے خدا کی طرف لیکن کیونکہ رسولؐ اللہ فاعلِ قریب ہیں لہٰذا یہ فعل خود رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی منتسب ہے۔ اور یہی حال بقیہ معجزات اور افعال کا بھی ہے۔

یعنی نعوذ باللہ ایسا نہیں ہے کہ معجزہ دکھاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ فقط ایک کٹھ پتلی کی طرح آپ کے سامنے ہوں۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ رسول ﷺ بھی فاعل ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰؑ ابھی آجائیں اور آپ کو پتہ ہے کہ عیسیٰؑ مردہ زندہ کر دیتے تھے ۔ دو لمحے کے لیے چلیں میرے ساتھ ذرا، حضرت عیسیٰؑ کے پاس چلتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ اپنی عبادتگاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ہم پہنچے، ہم نے کہا: حضرت عیسیٰؑ ایک مردہ ہے اسے زندہ کر دیجیئے۔ اب حضرت عیسیٰؑ مشیّت الٰہی کا مطالعہ کریں۔ اگر مشیّت الٰہی ہے تو زندہ کر دیں گے ۔ اب جب مجھے پتہ ہے کہ خدا نے عیسیٰؑ کو یہ قوت دی ہے کہ وہ مردہ زندہ کر سکتے ہیں تو اگر میں نے جا کر جناب عیسیٰؑ سے درخواست کر دی کہ جناب مردہ زندہ کر دیں تو یہ شرک نہیں ہے۔ کیونکہ میں مان رہا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ کو جو قوت

present ziaraat.com

دی ہے وہ خدا نے دی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ عیسیٰؑ کی قوت خود عیسیٰؑ کی ہے اور یہ خدا سے ہٹ کر اس قوت میں مستقل ہیں اور اب میں درخواست کروں کہ مردہ زندہ کر دیں تو معلوم ہوا کہ یہ شرک ہے۔ لیکن جیسے ہی میں نے یہ سوچا، میرا عقیدہ یہ ہے: پروردگارا! عیسیٰؑ کو جو تونے قوت دی ہے وہ تیری ہے یہ تیرا نیاز مند بندہ ہے۔ اور اب میں پہنچا خدا کے اس مقرّب بندے کی بارگاہ میں اور میں نے اس سے کہا۔ یا عیسیٰ میری ایک حاجت ہے، اس مردے کو زندہ کر دیں۔ یہ سوچتے ہوئے کہ یہ اللہ کی دی ہوئی قدرت سے زندہ کریں گے درخواست کرنا درحقیقت عیسیٰؑ سے نہیں بلکہ درحقیقت یہ خدا سے درخواست کرنا ہے۔ کیونکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ عیسیٰؑ کو خدا نے اس وقت اپنی قوت اور اپنی قدرت کا مظہر بنایا ہے۔ قدرت خدا کی ہے لیکن ظاہر عیسیٰؑ کے ہاتھ سے ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں یہ کہوں گا کہ جس طرح قوت خدا کی ہے، یہ فعل منتسب توحیدِ افعالی کے ذیل میں خدا سے ہے ویسے ہی فاعلِ قریب ہونے کی وجہ سے عیسیٰؑ سے بھی منتسب ہے جس طرح خدا نے مجھے یہ قوت دی ہے کہ میں اپنے بدن پر تصرّف رکھتا ہوں ایسے ہی عیسیٰؑ بھی قوت تصرّف رکھتے ہیں، فرق اتنا ہے میرا تصرّف فقط میرے عالم بدن پر ہے اور عیسیٰؑ کا تصرّف اس عالم بدن سے نکل کر عالم خارج کی باقی اشیاء پر بھی ہے۔ صلوٰۃ پڑھیے محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

لہٰذا یہاں کوئی یہ تصور نہ کرے کہ یہ غُلو ہے۔ یہ فعل حضرت عیسیٰؑ کا ہے کیونکہ وہ فاعلِ قریب ہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے عیسیٰؑ نے مردے زندہ کیے، تو یہ شرک یا غلو نہیں۔ کل میں آپ کے سامنے آیتیں تلاوت کر چکا ہوں۔ عیسیٰؑ کیا کہہ رہے ہیں:

present ziaraat.com

''اِنِّی اَخلُقُ''

''میں خلق کرتا ہوں''۔

قرآن کے صریح الفاظ ہیں۔ ادھر جناب آصف ابن برخیا کیا کہہ رہے ہیں؟

''تخت بلقیس میں لے آؤں گا''

توجہ ہے؟

باقی آیتیں آپ ادھر ادھر کی جو اٹھا کر لانا چاہیں اشکال کے طور پر بے شک لے آیئے۔ لیکن قرآن کی ان دو آیتوں نے معاملہ بڑا صاف کر دیا ہے۔ اور اگر کوئی یہاں بلاوجہ کی توجیح کرنا چاہے کہ جناب عالی! اس سے مراد یہ ہے کہ عیسیٰؑ کھڑے ہو کر بارگاہ خدا میں دعا کریں گے اور پھر مردہ زندہ ہو گا تو ایسا نہیں ہے۔ جناب عیسیٰؑ ''اِنِّی'' کہہ رہے ہیں۔ یہاں دعا کا کہیں تصور نہیں ہے۔ جناب آصف ابن برخیا ''اِنِّی'' کہہ رہے ہیں۔ یہاں دعا کا تصور نہیں ہے لیکن ہاں اس قوت کے اظہار کے بعد بھی وہ ''باذن اللہ'' کہتے ہیں۔ آصف ابن برخیہ کے لیے سلیمانؑ هَذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّی'' کہتے ہیں تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ یہ وہ ہیں کہ جن کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ خدا کا دیا ہوا ہے۔ صلوٰۃ بھیجیۓ محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

اور وہ افراد جو تفویض استقلالی کے قائل ہیں۔ توجہ چاہتا ہوں! یہ معجزے کی بحث بڑی گھمبیر بحث ہے۔ مجھے پتہ ہے اس پر گفتگو کرنا بالکل ایسے ہے کہ جیسے پل صراط سے گزرنا۔ ذرا سا اِدھر ہوئے تو اُدھر والے ناراض، اور ذرا سا اُدھر ہوئے تو اِدھر والے ناراض۔ اب میرے سامنے دونوں چیزیں ہیں۔ اور میں آپ کے سامنے وہ

present ziaraat.com

عرض کر رہا ہوں جو میں نے پڑھا ہے، جو میرے مطالعے میں ہے، جس کو میں دلیل سے آپ کے سامنے بیان کر سکتا ہوں۔ نہ یہ درست ہے کہ اہل بیتؑ کے لیے تفویض استقلالی کے قائل ہو جاؤ اور نہ یہ کہ اہل بیتؑ کو بس ایک کٹھ پتلی مانو۔ اگر آپ کہیں نعوذ باللہ خدا نے سب کچھ ان کے ہاتھ میں تھمایا اور اب وہ ایک طرف ہو گیا، تو یہ بھی غلط ہے اور یہ کہنا کہ اہل بیتؑ تو بس ایک شخص کی طرح سامنے ہوتے ہیں، خدا کہتا ہے چلو اپنا ہاتھ آگے کرو، اپنا ہاتھ مس کرو، میں پیچھے سے کام کر دیتا ہے، تمہارا اس میں کچھ لینا دینا نہیں ہے، تو یہ بھی غلط ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ اہل بیتؑ و انبیاء علیہم السلام نعوذ باللہ کٹھ پتلی نہیں ہیں کہ بس انہیں سامنے کیا اور سارے افعال خدا خود انجام دے اور یہ اس میں کوئی کردار نہ رکھیں۔ اگر ایسے ہی ہے تو پھر اپنے بھی سارے اعمال خدا کی طرف منسوب کریں۔ اپنے سارے اعمال جس طرح سے صرف خدا کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ ان کے فاعل آپ بھی ہیں، اسی طرح انبیاءؑ کے معجزات بھی فقط خدا کا فعل نہیں بلکہ فعل انبیاءؑ بھی ہیں۔ صلوٰۃ عنایت فرما دیجیے۔

اگر یہاں تک آپ میرے ساتھ آگئے ہیں تو اب ایک گفتگو اور کرنی ہے۔ ویسے تو اس موضوع کے اندر اور ابحاث بھی ہیں۔ آج میں ساری گفتگو سمیٹنا چاہ رہا ہوں۔

ہم نے معجزات کے حوالے سے اتنی بحث کی اب دو سوال ہیں: پہلا: کیا معجزہ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے یا اس کی مختلف اقسام ہیں؟ بلکہ میں معجزہ لفظ واپس لے رہا ہوں اس کی جگہ لفظ اعجاز رکھ رہا ہوں۔ ٹھیک ہے؟ معجزے اور اعجاز میں لفظی طور پر شاید فرق نہ ہو لیکن لفظ اعجاز عمومیت رکھتا ہے۔ یعنی وہ عمل جو سامنے والے کو عاجز کر دے اس

present ziaraat.com

میں مفہومی طور پر کرامت بھی شامل ہو جائے گی اور معجزہ بھی۔ اور ایسے ہی ارہاص بھی۔ میں لفظ اعجاز رکھ رہا ہوں۔ توجہ چاہتا ہوں۔

کیا اعجاز کی ایک ہی قسم ہے یا یہ مختلف اقسام کے ہیں؟ دوسرا سوال یہ کہ جو افراد معجزات یا اعجازات کو قبول نہیں کرتے کیا ان کے بھی مختلف گروہ ہیں یا یہ سب ایک ہی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

تو پہلے دوسرے سوال کا جواب پیش کر دوں۔ یہ افراد مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مادی گری میں افراط کی حد تک مبتلا افراد، جنہیں مادے سے اوپر کوئی چیز سجھائی نہیں دیتی، کہتے ہیں: جو کچھ ہے وہ مادہ ہے۔ جو کچھ ہے بس مادہ ہے۔ جو ہمارے سامنے میٹریلسٹک چیز ہے، اس سے اوپر کوئی شے وجود ہی نہیں رکھتی، وہ سرے سے اصل معجزہ کے منکر ہیں۔ وہ اصلِ معجزہ کے ہی منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں معجزہ نامی کوئی چیز سرے سے وجود ہی نہیں رکھتی۔ جدید دور میں ان کے ساتھ وہ افراد بھی شامل ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو روشن فکر کہتے ہیں۔ میں چاہوں تو نام لے سکتا ہوں آپ کے پاکستان کے بھی کچھ افراد ہیں اور مصر میں بھی بعض ایسے افراد ہیں جو اس مشکل کا شکار تھے یا ہیں۔

دوسرا گروہ بزعم خود توحید بچانے والوں کا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے چند سال قبل میں علامہ طباطبائی کی تفسیر ''المیزان ''کا مطالعہ کر رہا تھا تو سورہ مبارکہ بقرہ میں اور اس کے علاوہ دوسرے سوروں میں بھی جہاں معجزات کا ذکر ہوا ہے، علامہ طباطبائی بنا نام لیے ایک شخص سے بھڑتے ہیں اور اس کے نظریات رد کرتے ہیں، خیر مجھے تو

present ziaraat.com

سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ صاحب کون ہیں؟ پھر اپنے استاد کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ صاحب تفسیر "المنار" ہیں جو مصر میں تھے اور انہوں نے ایک تفسیر لکھی ہے "المنار" کے نام سے۔ صاحب المنار اسلامی روشن فکر افراد میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ خشک توحیدی تفکر کے حامل بھی تھے۔ اس تفسیر میں انہوں نے توجیحات کی ایک نئی راہ نکالی ہے۔ قرآن میں جتنے بھی معجزات کا ذکر ہوا ہے وہ اس کی ایسے تفسیر کرتے تھے کہ ان کا نبی کے فعل کے ساتھ کوئی ربط نہ بن پائے۔ مردے زندہ کرنے کی بات ہو تو کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ بتاتے تھے کہ اگر تم چاہو یوں ہو سکتا ہے لیکن کیونکہ کسی نے چاہا ہی نہیں لہٰذا عیسیٰؑ نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت ابراہیمؑ والا وہ واقعہ جس میں چار مختلف پرندے زندہ ہوئے انہوںؑ نے چار پرندوں کو لیا، ٹکڑے ٹکڑے کیا، جا کے پہاڑوں پر رکھ دیا، پھر آواز دی تو وہ زندہ ہو گئے، اس واقعے میں بھی انہوں نے اپنی ایک بہترین تاویل گھڑی بہر حال۔ علامہ طباطبائی نے وہاں لکھا:

"اس قسم کے افراد اس لیے کہ توحید خدا کو بچائیں دوسری جانب نبی کے فعل کی نفی کی کھائی میں جا کر گر جاتے ہیں"۔

فارسی میں ایک مقولہ ہے میں اس کا اردو میں ترجمہ کروں تو یوں ہو گا:

"آئے تھے بھنوئیں درست کرنے لیکن آنکھ اندھی کر گئے"

یعنی اُدھر سے توحید درست کرنے کی خاطر یہاں کیا حرکت کی؟ معجزے کے فعل نبی ہونے کی انکاری ہو گئے اور یہ وہی سوچ ہے جس کو آج آپ اپنی زبان میں "تفکّرِ

present ziaraat.com

وہابیت'' کہتے ہیں۔ ان کا سیدھا سیدھا یہ کہنا ہے کہ بھئی کسی چیز میں بھی اثر کے قائل نہ ہو۔ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ کوئی بھی شے خدا کی ذات سے ہٹ کر اپنی ذات میں مستقلاً اثر کی حامل ہے۔ اگر آپ اس عقیدے کے قائل ہوئے کہ کوئی بھی شے جو اثر رکھتی ہے وہ اپنی ذات میں استقلال کی حامل ہے۔ یعنی کوئی بھی شے اپنے اندر خود سے (استقلالی طور پر) کوئی قدرت یا قوت یا طاقت رکھتی ہے تو یقیناً یہ شرک ہے۔ لیکن اگر ہم اس چیز کے قائل ہیں کہ استقلال نہیں رکھتے جو کچھ ہے خدا کا دیا ہوا ہے، خدا نے خود ان میں اثر رکھا ہے، تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہ عینِ توحید ہے۔ اس سے بڑھ کر توحید نہیں ہے۔

جب آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپ کو ایک چھوٹی سی گولی دیتا ہے اور وہ آپ کھا لیتے ہیں اور جب آپ کو کھانے کے بعد آرام مل جاتا ہے اور آپ سے آکے ہم سوال کرتے ہیں کہ جناب سکون ملا؟ تشفی ہوئی؟ آپ کو شفاء حاصل ہوئی؟ کہا: جی ہاں دوا کھائی تھی اللہ کا شکر ہے۔ آپ جا کے خدا سے خود شفاء کیوں نہیں مانگ لیتے؟ دوا کیوں کھائی؟۔ خدا سے جا کر کہتے: پروردگار براہ راست دے دے۔ عجیب قسم کے دماغ ہیں ماننے پر آئیں تو اتنی سی گولی کو حامل شفا مان لیں اور نہ ماننے پر آئیں تو خدا کے ولی کے ہاتھ میں شفاء ہے، اس سے انکار کر دیں۔ بھئی ہم نے کب کہا کہ علیؑ اگر ہاتھ لگائیں یا علیؑ ابن موسیٰ رضاؑ شفاء دیں تو وہ اپنی استقلالی قوت و طاقت سے دیں گے؟ جیسے گولی میں خدا قدرت و شفاء رکھ سکتا ہے ویسے ہی علیؑ ابن موسیٰ رضاؑ کے ہاتھ میں بھی رکھ سکتا ہے۔ جو خدا اتنی سی گولی میں یہ قوت رکھ سکتا ہے کیا وہ خدا اپنے ولی کے ہاتھ

present ziaraat.com

میں یہ قوت نہیں رکھ سکتا؟ ہم نے تو سب سے پہلے پکڑی ہی خدا کی زنجیر ہے۔ ہم نے کہا: ان سے مانگ ہی اس لیے رہے ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے انہیں خدا نے دیا ہے۔ توحید و شرک میں یہی تو فرق ہے خدا کا نمائندہ مان کے مانگو گے تو توحید ہے اور اپنی طرف سے بناؤ گے تو یہ شرک ہے۔ صلوٰۃ پڑھ لیں۔

ہم نے اِن سے کبھی یہ سوچ کے طلب نہیں کیا، نہ گزارش کی، نہ اِنؑ سے توسُّل اختیار کیا کہ یہ اپنی مستقل طاقت رکھتے ہیں۔ نہیں ہر گز نہیں رکھتے۔ مطلقاً نہیں رکھتے۔ لیکن جب خدا حق تصرّف دے اور یہ عقیدہ ہو کہ خدا نے انہیںؑ قوتِ تصرّف دی ہے تو جب یہ مان لیا پھر ان سے درخواست کریں یا نہ کریں؟

آپ بیمار ہیں، معلوم ہوا کہ تجربے سے ثابت ہے کہ بیماری کا علاج سامنے پڑی اس دوا میں ہے۔۔ اب آپ نہ کھائیں، جا کے کسی بھی فقیہ سے سوال کر لیجئے وہ کہے گا: دوا کا استعمال نہ کرنا جائز نہیں۔ اگر تمہیں پتہ ہے کہ اس دوا سے تمہیں شفاء ہو سکتی ہے، احتمال بھی ہے تو تم پر لازمی ہے کہ اُسے استعمال کرو۔ کیا آپ نے یہ مانا کہ اس دوا کے اندر خود سے شفاء آگئی ہے؟ نہیں۔ آپ نے تو یہ مانا کہ اِس میں خدا نے شفاء رکھی ہے۔ معلوم ہوا جس میں خدا شفاء رکھے اور پتہ چل جائے کہ اس میں خدا نے شفاء رکھی ہے۔ اس کی طرف رجوع نہ کرنا شرعاً جائز نہیں، یہ رجوع نہ کرنا، درحقیقت خدا کی قدرت کو جھٹلانا ہے۔ اگر آپ نے یہ مان لیا ہے کہ خدا نے شفاء رکھی ہے تو پھر تو مسئلہ حل ہے۔ پھر شرک نہیں ہوتا۔ یہ جو "تفکّرِ وہابیت" ہے جو ہمیں توحید کے پاٹ پڑھاتا ہے جبکہ ان کی اپنی توحید اتنی لولی لنگڑی ہے، کہ بیان کرتے ہوئے شرمندگی ہو

present ziaraat.com

میں صاف بولتا ہوں، جتنی لولی لنگڑی توحید اس "تفکّرِ وہابیت" کی ہے علماء اسلام میں کسی نے اتنی لولی لنگڑی توحید بیان نہیں کی۔ کہیں ان کا خدا کرسی پر بیٹھا دکھائی دیتا ہے۔ کہیں ان کا خدا جمعرات کے دن ساتویں آسمان پر نازل ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ کہیں ان کا خدا جہنم میں پیر ڈالتا دکھائی دیتا ہے۔ بھائی پہلے اپنی توحید کی خبر لو۔ ہمارے عقیدۂ توحید کی بعد میں پوچھنا۔ تم نے تو خدا کو واجب الوجود سے نکال کر ممکن الوجود بنا دیا۔ اور ہم سے توحید کی بات کرتے ہیں۔ یہ کون سی توحید ہے؟

خداوند عالم جسے دے اُس کے در پر جھک جانا یہ شرک نہیں یہ توحید ہے۔ یہ عقیدہ رکھ کر کہ خدا نے اِسے بخشا ہے کسی سے طلب کرنا شرک نہیں ہے۔

اور ہم میں سے بھی جو اس بات کے قائل ہوگئے کہ نعوذباللہ خدا نے ان چودہؑ کو خلق کیا اور خلق کرنے کے بعد کہا لو بھئی سنبھالو، میں ایک طرف ہو رہا ہوں وہ صاف خطا پر ہیں، شرک کرتے ہیں۔ کہاں سے آگیا یہ عقیدہ؟ تشیّع کا اس سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔ معصومینؑ کو وہ القابات یا وہ اسماء دینا جو خدا کی ذات میں منحصر ہیں؟ آپ معصومینؑ کو رب الارباب بتائے چلے جا رہے ہیں جبکہ معصومینؑ یہ کہہ رہے ہیں "پروردگار میرے فخر کو یہ کافی ہے کہ تُو میرا ربّ ہے"۔ یہ آپ کہاں سے لا رہے ہیں؟ معصومینؑ نے کبھی کسی کو یہ کہا: کہ مجھے رب کہہ کر مخاطب کرو؟ معصومینؑ کے کتنے زیارت نامے ہیں؟ سب کے سب اگر نہیں تو اکثر خود معصومینؑ سے مروی ہیں۔ زیارت امین اللہ امام سجادؑ سے مروی، جامع کبیرہ امام نقیؑ سے مروی، جامع صغیرہ معصومینؑ سے مروی، آل یٰسین معصومینؑ سے مروی، امام حسینؑ کی شب ہائے قدر کی

present ziaraat.com

زیارت معصومینؑ سے مروی، عیدین کی زیارت معصومینؑ سے مروی، عاشورہ کی زیارت معصومینؑ سے مروی، اربعین کی زیارت معصومینؑ سے مروی، عرفہ کی زیارت معصومین علیہم السلام سے مروی، یہ سب کی سب زیارتیں اور بقیہ معصومین علیہم السلام کی جتنی ماثورہ زیارتیں ہیں، امام رضاؑ کی زیارت وارث معصومینؑ سے مروی۔ توجہ ہے؟ سب کی سب معصومینؑ سے مروی۔ آپ جائیے سلام کیجئے، سلام کرتے ہوئے آپ کون سے جملے استعمال کرتے ہیں؟ وہ جن میں القابات معصومینؑ ہیں۔ اگر یہ القابات جو آپ آج اپنی جیب سے نکال کے معصومؑ کو دے رہے ہیں، معصومینؑ کے لیے ہوتے یا ان کے شایان شان ہوتے یا معصومین اگر ان کا استعمال اپنے حق میں درست سمجھتے تو یقیناً خود زیارت ناموں میں معصومینؑ نے ذکر کیے ہوتے۔ جب امام صادقؑ فرما رہے ہیں: میرے دادا علی علیہ السلام کو سلام کرو۔ تو کہو

''اَلسَّلَامُ علیک یَا عَیْنَ اللہِ نَاظِرَۃ یَا وَجْہَ اللہ''

امام ان تمام القاب کا ذکر کرتے ہیں جو معصومینؑ کو ملے۔ لیکن امامؑ نے کبھی یہ تو نہ کہا کہ اے میرے رب آپ پر میرا اسلام ہو۔ پھر یہ آپ کہاں سے لا رہے ہیں؟ معصومینؑ کا اس عقیدے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ معصومین کی احادیث کا مطالعہ کیجیے، ایک حقیقت کشف ہو گی اور وہ یہ کہ مفہومی اور اجمالی طور پر معصومینؑ کی زبان قال میں زبان حال یوں کلام فرماتی ہے:

ہمارے جتنے بھی القاب ہیں، ان میں ہمیں سب سے زیادہ جس لقب سے پیار ہے وہ یہ ہے کہ ہم عباد اللہ ہیں۔۔ہم اللہ کے بندے ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ اس ڈگری

present ziaraat.com

سے پیار ہے۔ باقی جتنے بھی القاب ہیں وہ ملتے ہی جب ہیں جب انسان عبد اللہ بن جائے۔ جب تک عبدیت کی منزل پر نہ آئیں یہ القابات حاصل نہیں ہوتے۔

توجہ ہے حضرات کی؟

لٰہذا یہ جو دوسری فکر ہے کہ بس خدا نے سب کچھ انہیں تھما دیا اور خود ایک طرف ہو گیا۔ اور کہا: اب تم جو چاہے مرضی کرو۔ تو ایسا نہیں ہے۔ میں نے کل عرض کیا۔ جو ممکن الوجود ہے وہ واجب الوجود سے کٹ کے رہ ہی نہیں سکتا۔ ممکن نہیں ہے، محال ہے کہ ایک ممکن الوجود اپنے وجود کے اندر استقلال پیدا کر لے۔ ہو ہی نہیں سکتا۔ ممکن الوجود کون ہے؟ جو کبھی نہیں تھا، جو نہیں تھا وہ ہوا، جب آپ یہ مان لیں کہ ایک وقت ایسا تھا جب یہ نہیں تھا...

اب مجھے یہاں حادث و قدیم، زمانی و غیر زمانی کی بحث نہیں کرنی مجھے معلوم کہ وہ بہت لمبی چوڑی بحث ہے۔

جب آپ نے یہ مان لیا کہ (محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق ہیں تو آپ نے مان لیا کہ) کبھی یہ نہیں تھے، خدا خالق ہے اس نے انہیںؑ خلق کیا۔ جب یہ مان لیا کہ خلق کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کی طرح واجب الوجود نہیں ہیں۔ جب یہ مان لیا کہ خدا نے انہیں خلق کیا ہے تو معلوم ہوا یہ کبھی نہیں تھے۔ تو جو کبھی نہ رہا ہو اور پھر ہوا ہو وہ ممکن ہے۔[1] اور جو ازلی و ابدی و سرمدی ہے وہ واجب ہے۔ اور ممکن، واجب سے جدا ہو

---

[1] چاہے یہ تقدم زمانی ہو یا رتبی، جیسا کہ فلسفہ اسلامی میں یہ بحث موجود ہے، لیکن فی الحال مجھے اس سے سروکار نہیں، بات یہ ہے کہ یہ کبھی نہیں تھے اور پھر ہوئے۔

present ziaraat.com

جائے یا واجب ممکن کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھالے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں واجب نے ہاتھ اٹھایا وہاں ممکن، ممکن نہیں رہا ختم ہو گیا۔ اگر واجب سر سے ہاتھ اٹھالے ممکن رہ ہی نہیں سکتا۔ صلوٰۃ بھیجیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

یہاں تک آپ میرے ساتھ آ گئے۔ دامن وقت میں زیادہ گنجائش نہیں۔ میں آج چاہ رہا ہوں کہ دو چار چیزیں اور آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ اجازت ہے؟ اور آپ کہیں گے کہ آج آخری مجلس ہے، آج مولانا سب کچھ سنا کر ہی جائیں گے۔ صلوٰۃ بھیجیں محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ابھی دوسرے سوال کا جواب باقی ہے کہ معجزے کی کتنی اقسام ہیں؟ میرے ذہن میں ہے (بھولا نہیں ہوں میں) لیکن ایک اہم بات کر کے آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

[معجزات کے نام پر مؤمنین کے احساسات اور جذبات سے نہ کھیلا جائے]

میں معصومینؑ سے معجزے کے صادر ہونے کا یا کرامت کے صادر ہونے کا منکر نہیں ہوں۔ بلکہ میں نے تو یہاں پورا خمسہ اس کے اثبات میں پڑھا ہے۔ یہ میں پہلے اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے بعد میں کسی کو کوئی شک ہو (یا کوئی میرے جملوں کو کسی اور مقصد کی خاطر استعمال کرنا چاہے)۔ معصومؑ یا خدا کے ولی چہاردہ معصومینؑ، حضرت عباسؑ، جناب زینبؑ، علی اکبرؑ، علی اصغرؑ، یہ سب وہ ہستیاں ہیں کہ اگر یہ چاہیں تو اِن کے ہاتھ پر یا اِن کے طفیل خدا کرامت کا اظہار کر سکتا ہے۔ میں بالکل بھی اس کا منکر نہیں ہوں لیکن کیا فقط امکان کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر اس واقعے کے وقوع کو بھی ماننے لگوں جسے معجزے کے عنوان سے میرے سامنے منبر پر آ کے

present ziaraat.com

کوئی یونہی گھڑ کر بیان کر دے؟

اب یہ ضمیریں اپنے مرجع کی طرف آپ خود ہی پلٹا لیں۔ مجھے پتہ ہے آپ خاموش ہوں گے اور آپ کی خاموشی مجھے بتا رہی ہے کہ آپ کیوں خاموش ہوئے ہیں لیکن میں بولوں گا۔ مجھے کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔

معصومینؑ کا یا اولیائے الٰہی کا معجزہ یا کرامت دکھانا یہ ایک اٹل حقیقت ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن اس عقیدے کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی بھی آ کر قصے کہانیاں بنائے اور دنیا میں ہماری رسوائی کروائے۔ مومنین کے دلوں میں جو محبت اہل بیتؑ ہے، اس کو مقدمہ بنا کر لوگوں کے احساسات سے کھلواڑ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ کس نے حق دیا ہے آپ کو کہ آپ آئیں اور کچھ بھی کسی کے نام سے بیان کرنا شروع کر دیں اور بعد میں مکتب کے لیے ایک مصیبت بن جائے؟ آپ جا کے دیکھ لیجئے اس وقت ہمارے لیے کیا مصیبت بنی ہوئی ہے؟ جس طرف جاؤ، چاہے فیس بک ہو، چاہے یوٹیوب ہو، ایک مصیبت میں جان ہے۔ اور ہمارے بھی کچھ بیوقوف افراد سمجھ ہی نہیں رہے کہ بھائی کہ یہ جو تم شیئر پر شیئر کیے جا رہے ہو اس سے تمہارے مکتب کی بدنامی ہو رہی ہے۔ کوئی منبر پر بیٹھ کر غلط کہہ رہا ہے وہ اپنی جگہ (مگر یہ تو دیکھو کہ) پیچھے علم لگے ہوئے ہیں، تمہارے مقدسات ہیں یہ جن کی جانے ان جانے میں تم خود ہتک و توہین کا باعث بن رہے ہو۔ مت کرو شیئر پر شیئر۔ اگر بولنا ہے کچھ تو آ کر علمی بات کرو۔ علمی بات کرنے سے کوئی نہیں روک رہا۔ تنقید کرنے سے کوئی نہیں روک رہا لیکن تنقید کرنے کا ایک انداز ہوتا ہے۔ یہ گھر کے چراغوں سے گھر کو آگ نہ لگاؤ۔

present ziaraat.com

ایک مصیبت یہ ہے اور دوسری مصیبت...!

پہلی مصیبت تو زمانے کے اعتبار سے ہے جو ماضی قریب کی بات اور حال تک چل رہی ہے۔ اور اب ایک اور بات بھی کہتا چلوں۔ حضرت زہراؑ فرماتی ہیں:

"مومن نور خدا سے دیکھتا ہے" یہ کس کا قول ہے۔ جناب سیدہؑ کا۔

اور علیؑ کیا فرماتے ہیں:

"مومن ایک سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاتا"

توجہ فرمائی ہے آپ نے؟

وہ مومن جو نور خدا سے دیکھتا ہو اور وہ مومن جس کی علیؑ یہ صفت بیان کریں کہ اسے ایک سوراخ سے دوسری بار نہیں ڈسا جا سکتا۔ وہ اتنے ڈھونگی پاکھنڈیوں کو دیکھنے کے بعد بھی اگر اس بات پر یقین کرنا شروع کر دے کہ معجزے کے نام پر مجھے جو بھی بتایا جائے، اس پر یقین کرنا میرے لیے لازم ہے، تو یہ کہاں کی عقل ہے؟ یہ کہاں کی خرد ہے؟

میں آپ سے عرض کر رہا ہوں، میں معجزے کا، کرامت کا منکر نہیں ہوں بشرطیکہ حقیقت پر مبنی ہو۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے علیؑ تو ایک طرف، علی اصغرؑ بھی کرامت دکھا سکتے ہیں، باب الحوائج ہیں۔ کوئی شک و شبہ نہیں ہے لیکن حقیقت میں ہو تو سہی۔ لوگوں کے احساسات سے کھیلنے کے لیے صرف اس لیے کہ لوگ ذرا کچھ دیر واہ واہ کر لیں۔ فقط اس وجہ سے کہ جناب عالی میری مجلس چمک جائے اور اس سے آگے بڑھ کے جب سے ہماری تشیع میں یہ چندہ باکس آیا ہے اس نے بہت

present ziaraat.com

خراب کیا ہے۔ دنیا کو پتہ چلا گیا ہے کہ اگر میں نے یہ نعرہ لگا دیا کہ فلاں جگہ پر معجزہ ہو گیا ہے تو مومنین جوق در جوق آئیں گے اور وہاں ایک ڈبہ رکھ دیا جائے گا، میں اس کے امکانِ وقوع کا انکار نہیں کر رہا۔ یعنی مختلف مقامات پر مختلف کرامات ظاہر ہو سکتی ہیں، میں اس کا انکار نہیں کر رہا علیؑ چاہیں تو کر سکتے ہیں، ابوالفضل العباسؑ چاہیں تو کر سکتے ہیں، وہ پاکستان میں اس جگہ پر بھی اگر چاہیں تو کوئی اعجاز دکھا سکتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

لیکن یہ اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ جہاں پانچ واقعات صحیح ہوتے ہیں وہاں ان صحیح کے ساتھ دس ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں فقط مومنین کے احساسات اور جذبات کے ساتھ کھیلا جاتا ہے، ان کی طرف متوجہ رہیے۔ قطعی یہ مطلب نہیں ہے کہ علیؑ نہیں کر سکتے۔ عباسؑ نہیں کر سکتے، زہراؑ نہیں کر سکتیں، کر سکتے ہیں۔ خدا نے انہیں قدرت عطا کی ہے۔ لیکن انہوں نے کیا تو ہو! میں آپ کو گن کے بتا سکتا ہوں، کتنے واقعات میں جانتا ہوں کہ وہ صرف مشہور کیے گئے اس لیے کہ مومنین کے احساسات سے کھیلا جائے۔ وہاں آنے جانے کا ایک سلسلہ بن جائے، تاکہ مومنین آئیں، چندے کا بکس بھر جائے اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے۔ بڑی معذرت کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر کہہ رہا ہوں۔ جس طرح سے ہمارے اہل سنت برادران کے ہاں مزاروں پر چندے کے بکس نے خرابیاں پیدا کی ہیں ویسے ہمارے یہاں آکر یہ عام جو چندے کے بکس ہیں (انہوں نے خرابیاں کی ہیں) اگر صحیح جگہ پر خرچ ہو رہا تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔ لیکن جہاں غلط استعمال ہو رہا ہے وہ غلط ہے۔ اب کوئی اچھا

present ziaraat.com
www.ziaraat.com

مانے یا برا میں نے کہنا تھا اور کہہ دیا۔ صلوٰۃ بھیجے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

[معجزے کی اقسام]

اب آجائیں آخر میں اس طرف کہ معجزے کی کتنی اقسام ہیں اور اب تو وقت نہیں ہے مختصراً عرض کروں۔

[(الف) کند و تند]

ایک معجزہ کُند ہوتا ہے اور ایک معجزہ تند ہوتا ہے۔ توجہ ہے؟ اب جو میں نے باتیں کر دی ہیں اس کے بعد آپ آخر مجلس تک بھی خاموش رہیں مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ صلوٰۃ بھیجے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ایک معجزہ ہے کُند۔ اور ایک معجزہ ہے تند۔ اب اس میں کیا فرق ہے؟ یہ اقسام ہیں معجزے کی۔ کُند... ہزار دفعہ یہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے عصاء پھینکا، اسے اژدھا بننے میں وقت نہیں لگا۔ یہ تند ہے۔ اس کے مقابل ہے کُند ... کیا ہے؟ اچھا میں عرض کروں کہ لفظ معجزہ کی جگہ لفظ اعجاز رکھ لیجیے۔ حضرت موسیٰؑ کی قوم ایک صحرا میں کتنے سال بھٹکتی رہی؟ چالیس سال۔ توجہ ہے؟ ایک صحرا میں کوئی چالیس دن بھٹک لے، چالیس مہینے بھٹک لے، لیکن کیونکہ ایک عذاب کے تحت انہیں اس صحرا کے اندر محصور کیا گیا تھا، کوئی دیوار کھڑی نہیں کی گئی تھی۔ لہٰذا وہ اس میں چالیس سال بھٹکتے رہے، یہ اعجاز کی وہ قسم ہے جس میں سرعت بڑھائی نہیں جاتی کم کر دی جاتی ہے۔ توجہ فرمائی حضرات نے؟ یہ ایک قسم ہو گئی۔

present ziaraat.com

[(ب)تبشیری و تعذیبی]

دوسری قسم۔ ایک ہے تبشیری اور ایک ہے تعذیبی۔ تبشیری کیا ہے؟ حضرت موسیٰؑ پتھر پر عصاء ماریں، اس سے چشمے پھوٹ پڑیں، مومنین کو فائدہ ہو۔ لوگوں کو بشارت کی صورت میں نمودار ہوا۔ یہ ہے معجزۂ تبشیری۔ توجہ ہے؟ ایک ہے معجزہ تعذیبی۔ وہ کیا ہے؟ ایک ہے اعجاز تعذیبی۔ کوئی آیا تھا کعبے کو ڈھانے، عام طور پر اگر ایک ابابیل اپنی چونچ میں کنکری پکڑ کے کسی پر پھینکے، تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ وہ پرندہ خود بھی آ کے گر جائے تب بھی کچھ نہیں ہوگا۔ پتھر تو دور کی بات ہے۔ لیکن کیونکہ اس میں اعجاز تھا، لہٰذا ایک کنکری وہ کام کر گئی جو آج کے دور میں شاید آپ کے میزائل بھی نہ کر پائیں۔ ایک کنکری وہ کام کر گئی۔ یہ اعجاز ہے اعجاز تعذیبی۔ چلیے اس سے آگے بڑھ کر کہہ دیتا ہوں۔ آپ لوگ اس سے زیادہ واقف ہیں۔ رسولؐ اللہ نے کہا:

''مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلا''

یہ سب مان گئے، جو دل سے نہیں بھی مانے تھے انہوں نے بھی سامنے سے اظہار برہمی نہیں کیا۔ لیکن ایک بیوقوف تھا، وہ نکلا اور اس نے کہا یہ آپؐ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے ہے؟ واہ بھئی آپ دیکھیے۔ رسول اللہؐ کی زندگی کے آخری ایام ہیں۔ 23 سال رسول اللہؐ ان کو تبلیغ کر چکے اس کے بعد بھی قرآن فہمی اور رسالتؐ فہمی کا یہ عالم ہے کہ رسولؐ سے آ کے پوچھ رہے ہیں کہ یہ آپؐ کی طرف سے ہے یا خدا کی طرف سے؟ بھئی آج تک رسولؐ نے کون سا کام خود کیا جو یہ خود کریں گے؟ کہا: یہ

present ziaraat.com

آپؐ نے کیا یا خدا نے کیا؟ کہا: خدا کی طرف سے ہے۔ کہا: تو ٹھیک ہے بس مجھ پر عذاب آئے۔ کسی پر اتنا سا پتھر گرے تو وہ مرتا ہے؟ عام حالات میں ایسا ہوتا ہے؟ نہیں ہوتا نا؟ ایک پتھر آ کے گرا، وہ تمام ہو گیا۔ یہ ہے اعجاز تعذیبی۔

[(ج) قولی و فعلی]

اب آگے بڑھتے ہیں۔ ایک ہے اعجاز قولی اور ایک ہے اعجاز فعلی۔ یہ میں عرض کر چکا ہوں۔ قرآن مجید معجزہ قولی ہے۔ تا قیام قیامت رہے گا۔ ایک جملہ اگر آپ اجازت دیں تو میں کہہ دوں؟ قرآن مجید معجزہ ہے۔ اور میں نے کہا تھا معجزہ صاحب اعجاز کے ہاتھ میں معجزہ ہوتا ہے۔ عصاء کوئی دوسرا ہزار پکڑ لے وہ معجزہ نہیں ہو گا۔ معجزہ وہ موسیٰؑ کے ہاتھ میں ہی ہو گا۔ قرآن معجزہ ہے؟ قرآن جب تک صاحب اعجاز سے نہیں لیں گے وہ اپنے اعجاز کو ظاہر نہیں کرے گا۔ یہ جو دنیا کو آج قرآن کی صحیح تعلیمات نہیں مل پا رہیں لوگ قرآن میں سے دہشت گردیاں ثابت کرتے پھر رہے ہیں اس کی وجہ ہی یہ ہے کہ دنیا نے قرآن معجز نما ہستیوں سے نہیں لیا، رسولؐ کو پتہ تھا کہ یہ قرآن معجزہ ہے اس لیے کہہ گئے تھے:

''إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي''

صلوٰۃ بھیجے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

قرآن معجزۂ قولی ہے۔ باقی جتنے بھی اعجاز دکھائے، ہاتھوں پر کنکریوں نے کلمہ پڑھ لیا وغیرہ یہ سب معجزۂ فعلی ہیں۔ توجہ فرمائی حضرات نے؟ یہ معجزات کی اقسام ہیں۔

present ziaraat.com

[(د)اقتراحی وابتدائی]

اچھا اب ایک اور قسم رہ گئی ہے توجہ چاہتا ہوں۔ ایک ہے اقتراحی ایک ہے ابتدائی۔ یہ اور سمجھ لیجئے۔ پھر میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ اقتراحی کیا ہے؟ سامنے والے طلب کریں۔ سامنے والا آکر کہے: دکھاؤ۔ اور پھر دکھایا جائے تو یہ ہے اقتراحی۔ اور اگر طلب نہ کیا جائے بلکہ صرف اپنے دعوے کی دلیل کے طور پر چیلنج کے ساتھ پیش کیا جارہا ہو تو وہ ہے ابتدائی۔ حضرت صالحؑ سے اونٹنی کا مطالبہ ہوا ہے۔ حضرت صالحؑ نے خود سے معجزہ پیش نہیں کیا۔ ابتدائی نہیں ہے۔ حضرت صالحؑ سے مطالبہ ہوا۔ کہا: اگر آپ نبی اللہ ہیں تو یہ سامنے اتنا بڑا پہاڑ ہے اس میں سے جیتی جاگتی اونٹنی نکالیے۔ نکل آئی۔ کہا نہیں، یہ کافی نہیں ہے۔ کہا: پھر؟ کہا: اس سے کہیں ابھی بچہ دے۔ اس نے بچہ بھی دے دیا۔

فرق کیا ہے اقتراحی اور ابتدائی میں؟ توجہ چاہتا ہوں! اگر ابتدائی ہے اور جھٹلایا، یا اس کی تکذیب کی تو عذاب نہیں آئے گا لیکن اگر اقتراحی ہے، مانگ کے لیا ہے، اگر اس کی اگر تکذیب کی، جھٹلایا تو عذاب آئے گا۔ صالحؑ کے معجزے کی تکذیب کی تو عذاب آیا۔

مصائب سید الشہداء علیہ السلام

یہ ہیں معجزات کی اقسام۔ اور کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر سامنے والے طعنہ دیں تو ان کے طعنے کے جواب میں ولی اللہ بارگاہ خدا میں ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔ کربلا کے اندر کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے امام حسینؑ کو طعنے دیے ہیں۔ ایران کے ایک بہت

present ziaraat.com

مشہور خطیب ہیں ان کا جملہ ہے وہ کہتے ہیں: امام حسینؑ کو دو طرح کے زخم لگے تھے۔ ایک تیر و تلوار کے تھے اور ایک زبان کے تھے۔ جو تیر و تلوار کے زخم تھے ان سے کہیں زیادہ سخت حسینؑ کے لیے زبان کے زخم تھے۔

آج مجھ سے ایک برادر نے کہا کہ آخری مجلس ہے۔ امام حسینؑ کی شہادت کا تذکرہ کریں۔ مجھ میں ہمت نہیں کہ امام حسینؑ کی شہادت پڑھوں۔ چند جملے سن لیجئے۔ آپ گریہ کرلیں مجلس ہو جائے گی۔

کہتے ہیں شب جمعہ تھی، علامہ مجلسی امام حسینؑ کے مصائب پڑھ کر لوٹے، سوئے، خواب میں دیکھا کہ حرم امام حسینؑ میں مجلس عزاء برپا ہو رہی ہے اور علامہ مجلسی منبر پر بیٹھے ہیں۔ جیسے ہی مصائب شروع کرنے لگے تو پردے ک کی دوسری جانب سے ایک خاتون برآمد ہوئی اور کہنے لگی ''مجلسی! حسینؑ کی ماں کہہ رہی ہیں اگر میرے دل کے سکون کا سامان کرنا چاہتے ہو حسینؑ کی رخصت کا حال پڑھو''

میں نے کہہ دیا، آپ نے سن لیا، میں نہ بتا سکتا ہوں، رخصت حسینؑ میں کیا ہے،؟ آپ نہ سمجھ سکتے ہیں رخصت حسینؑ میں کیا ہے؟ یہ یا حسینؑ سمجھ سکتے ہیں یا وہ بیبیاں جن سے حسینؑ رخصت ہو رہے تھے۔ حسینؑ پر کتنا کڑا وقت ہے کہ حسینؑ جو سب کو آ آ کر رخصت کرتے تھے اب اسی حسینؑ کو رخصت ہونا ہے!؟ حسینؑ کی ہمت شاید نہیں ہوئی کہ خیمے میں جا کے رخصت ہوں۔ خیمے کے در پر آ کے ایک صدا دی:

''یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُومُ یَا سُکَیْنَۃُ یَا رُقَیَّۃُ عَلَیْکُنَّ مِنِّی سَلَامُ''

اے بیبیوں! حسینؑ کا آخری سلام۔

present ziaraat.com

یہ جملہ سنتے ہی جناب زینبؑ آگے بڑھیں۔ کہنے لگیں بھیا ذرا کچھ دیر کے لیے خیموں میں آ جایئے۔ حسینؑ اندر گئے۔ کہا بھیا جانے کا ارادہ کر لیا؟ ہمیں چھوڑنے کا ارادہ کر لیا؟ حسینؑ کے قیامت خیز جملے سنیں گے حسینؑ نے کیا کہا؟ کہا: بہن جس کا عباسؑ سا بھائی مارا جائے۔ جس کا علی اکبرؑ سا بیٹا مارا جائے، اب وہ اس دنیا میں رہ کے کیا کرے؟ علی اکبرؑ کے بعد تو ویسے بھی دنیا پہ خاک ہے۔ عزادارو۔ یہ بات چیت ہو رہی تھی حسینؑ کو اچانک کچھ یاد آیا۔ خدا نہ کرے کسی بہن پہ یہ وقت آئے۔ جو زینبؑ پر آیا۔ زینبؑ سے حسینؑ نے جانتے ہیں کیا کہا؟ آگے بڑھ کر کہا بہن! کیا تمہارے پاس کوئی پھٹا پرانا لباس ہے؟ کہا: بھائی کیا کیجئے گا۔ کہا بہن بس لا دو۔ جناب زینبؑ نے ایک پھٹا ہوا لباس لا کے دیا۔ حسینؑ نے اسے اور پارہ پارہ کیا۔ ذرہ کے نیچے زیب تن کر لیا۔ کہا بھائی۔ بتائیں تو پہنتے کیوں ہیں؟ کہا: یہ قوم اتنی شقی ہے میری شہادت کے بعد جسم پر لباس نہیں چھوڑے گی۔ میں چاہتا ہوں ایسا لباس پہن لوں جس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔

آجَرَکُم عَلَی اللہ۔

ذرہ پہن کر حسین علیہ السلام خیمے سے کس طرح نکلے؟ مجھے نہیں معلوم۔ بس علامہ نقّن کا ایک جملہ نقل کر دوں۔ اس میں اس منظر کی تصویر کشی ہو جائے گی۔ وہ کہتے تھے: حسینؑ درِ خیمہ سے ایسے بر آمد ہوئے جیسے بھرے گھر سے جنازہ نکلتا ہے۔ خیمے سے باہر آئے، اسپ وفادار کھڑا ہے، وہ حسینؑ جو کبھی علی اکبرؑ کو سوار کراتے رہے، جو قاسمؑ کو سوار کراتے رہے، جنہوں نے عونؑ و محمدؑ کو سوار کرایا، جو سب کو سوار کراتا رہا،

present ziaraat.com

جب وہ خود خیمے سے باہر آیا تو کیا دیکھا کوئی سوار کرانے والا نہیں ہے۔ ایک مرتبہ دائیں دیکھا، ایک مرتبہ بائیں دیکھا، حسینؑ نے کہا: اے میرے شیرو! کہاں ہو آؤ مولا کو سوار کرو۔ جب کوئی نہ آیا، ایک مرتبہ خیمے کے در سے پردہ اٹھا، زینبؑ برآمد ہوئیں، کہا: بھیا اگر کوئی سوار کرانے والا نہیں تو کوئی بات نہیں، زینبؑ سوار کرائے گی۔

اَجرُکُم عَلیٰ اللہ۔

زینبؑ نے سوار کرادیا۔ علماء یہ روایت پڑھتے ہیں۔ زینبؑ نے سوار کرادیا۔ حسینؑ گھوڑے کی زین پر آئے، جانے چاہتے ہیں مقتل کی طرف، لیکن گھوڑا آگے نہیں بڑھ رہا۔ کہا: اے اسپ وفادار میں جانتا ہوں صبح سے تو بھی تھک گیا ہے، لاشے اٹھا اٹھا کے لا رہا ہے۔ میں جانتا ہوں تو بھی تھک گیا ہے۔ بس یہ آخری خدمت ہے مجھے جا کے مقتل میں اتار آ۔ اس کے بعد تو آزاد ہے۔ اس بے زبان نے اپنی بے زبانی میں اشارہ کیا کہ جیسے کہتا ہو مولا! میرے سُموں کی جانب دیکھیے۔ اب جو سُموں کی طرف دیکھا تو ایک بچی لپٹی ہے کہہ رہی ہے: بابا کے گھوڑے! بابا کو مقتل میں نہ لے جانا، صبح سے تو جسے لے کے گیا ہے وہ لوٹ کے واپس نہیں آیا۔

ان للہ وانا الیہ راجعون

☆..............☆

present ziaraat.com

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
عرض ناشر	6
چند حرف	7
خطبہ	9
مجلس اول	10
مقدمہ: الفاظ اور ان کا استعمال	10
لفظ شہید اور اس کا بے جا استعمال	11
لفظ معجزہ	14
بحث کی وسعت اور اس کا دائرہ کار	14
قرآن معجزے کو آیت اور بینہ کہتا ہے	15
معجزے کی تعریف	17
کسی چیز کا دعویٰ...؟	17
تحدی (یعنی چیلنج) کس بات کی؟	19
معجزہ عام حالات سے ہٹ کر یعنی خارق العادہ ہوتا ہے	19
محال عادی اور محال عقلی میں فرق	19
محال عادی کے وقوع پر دلیل	24
خارق العادہ امور کا وقوع ایک ثابت شدہ امر ہے	25

present ziaraat.com

امام صادق علیہ السلام اور ایک ریاضت کرنے والے کا واقعہ 25
خاک بہشت 26
معجزہ محال عادی سے متعلق ہوتا ہے محال عقلی سے متعلق نہیں 29
ضد کا علاج نہیں 30
معجزہ مصلحت کے تحت دکھایا جاتا ہے 30
کربلا میں کیا جانے والا صبر عام حالات میں کیا جانے والا صبر نہیں تھا 31
ذکر مصائب؛ اہل حرم کا مقتل سے رخصت ہونا 32
مجلس دوم 35
علوم عقلی اور علوم تجربی میں فرق 35
معجزہ تجربے سے ثابت نہیں ہوتا 37
قانون علیت کیا ہے؟ 38
قانون علیت کوئی استثناء نہیں رکھتا 41
معجزہ اور قانون علیت 42
معجزے کی علت ارادہ معصوم ہے جو علت العلل سے متصل ہوتا ہے 45
اعتراض: جب تک علت نہیں معلوم معجزہ معجزہ ہے... 47
دنیا کی اکثریت موحد ہے اور انہوں نے خدا کو انبیاء کے معجزات کی بنا... 48
اس موضوع پر بحث کرنے کی ضرورت 49
معجزے کی خصوصیات 50

present ziaraat.com

معجزے کی پہلی خصوصیت: معجزہ خارق العادت فعل ہوتا ہے	51
خارق العادہ امور کی اقسام:	52
ا۔ اعجاز	53
۲۔ کرامت	53
امام سجاد علیہ السلام کی ایک کرامت	54
مصائب آل محمدؐ؛ اہل حرم کا بازار کوفہ سے گزر اور ام حبیبہ سے ملاقات	60
مجلس سوم	63
معجزے اور کرامت میں فرق	65
ارہاص	66
۳۔ اعانت	67
۴۔ اہانت	68
خدا کسی جھوٹے دعویدار کو معجزہ دکھانے نہیں دیتا	69
معجزے کی دوسری خصوصیت: فقط نبی، رسول یا امام کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا	70
نبوت و امامت ثابت کرنے کی ایک راہ، معجزہ	70
معجزے کی تیسری خصوصیت؛ قابل تعلیم و تعلّم نہیں	71
معجزے اور جادو کا فرق	72
امام باقر علیہ السلام کا دربار حاکم میں تیر اندازی فرمانا	73
معجزات زمانے کے اعتبار سے عطا ہوئے	76

present ziaraat.com

قرآن کا چیلنج	78
قرآن کا معجزہ قولی	80
قرآن کا چیلنج ہر زمانے کے لیے ہے	81
معجزے کی چوتھی خصوصیت: اذن الٰہی سے رونما ہوتا ہے	83
اذن کی اقسام	83
اولیائے الٰہی خدا کی جانب دعوت دیتے ہیں	85
مصائب آل محمدؐ: دربار ابن زیاد کا حال	87
مجلس چہارم	90
معجزے کی پانچویں خصوصیت: معجزہ شکست ناپذیر ہوتا ہے	93
معجزے اور جادو میں ایک اور فرق	95
معجزے سے کون سے افراد فائدہ اٹھاتے ہیں؟	97
معجزہ اور توحید افعالی	102
توحید افعالی کا مفہوم	106
ذکر مصائب اہلبیت علیہم السلام: مصائب سید سجاد علیہ السلام	115
مجلس پنجم	118
انبیاء اور اولیاء علیہم السلام ہر ہر لمحے محتاج و نیاز مند خدا ہیں	119
تفویض استقلالی کا عقیدہ باطل ہے	119
معصومین علیہم السلام کے قلوب مشیت الٰہی کا گھر ہیں	120

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

معجزہ فعل خدا ہے یا فعل نبی؟ 121
معجزات کے نام پر مومنین کے احساسات اور جذبات سے نہ کھیلا جائے 135
معجزے کی اقسام 139
الف: کند و تند 139
ب: تبشیری و تعذیبی 140
ج: قولی و فعلی 141
د: اقتراحی و ابتدائی 142
مصائب سید الشہداء علیہ السلام 142
فہرست 146

www.ziaraat.com
present ziaraat.com

مقرر کی ترجمہ اور تالیف کردہ دیگر کتب جو ادارہ ہذا کی جانب سے شایع کی گئی ہیں

نام کتاب	مؤلف	
مختصر زیارت جامعہ کبیرہ	آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی	مطبوعہ
مجموعہ رسائل علامہ طباطبائی(۱)	علامہ محمد حسین طباطبائیؒ	مطبوعہ
مائۃ منقبۃ	ابن شاذان قمیؒ	مطبوعہ
عجائبات فاطمیؑ	آقائے سید محمد یزدی نجفی	مطبوعہ
غلو، حقیقت اور اس کی اقسام	آقائے سید کمال الحیدری	مطبوعہ
تجلیات ولایت (رسائل در فضائل امام علیؑ)	آقائے سید محمد یزدی نجفی	مطبوعہ
اصول تفسیر قرآن	آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی	مطبوعہ
علم درایۃ الحدیث	آقائے محمد حسن ربانی	مطبوعہ
الدرۃ الباھرۃ من الاصداف الطاھرۃ	شہید اولؒ	مطبوعہ
اصول الحدیث (علم الدرایہ)	آیت اللہ عبد الہادی فضلیؒ	زیر طبع
اثبات فضائل زہراؑ	سید ہاشم ہاشمی	زیر طبع
زیارت در نگاہ اہلسنت	آقائے محمد علی حسین زادہ	زیر طبع
علم الرجال کی چار اصلی کتب	آیت اللہ سید علی خامنہ ای	مطبوعہ
فرق و مذاہب اسلامی کا تعارف	آقائے رضا برنجکار	زیر طبع
حقیقت معجزہ (خمسہ مجالس)	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر طبع
ولایت تکوینی معصومینؑ در نگاہ علمائے تشیع	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر طبع
الزہراءؑ (سیرت جناب سیدہؑ)	آیت اللہ عبد الرزاق مقرمؒ	زیر طبع

present ziaraat.com

ووالد وماولد (سیرت امام رضاؑ و تقیؑ)	آیت اللہ عبد الرزاق مقرمؒ	زیر طبع
الانوار اللامعۃ فی شرح زیارۃ الجامعۃ	علامہ سید عبد اللہ شبر کاظمیؒ	مطبوعہ
الثقلین (خمسہ مجالس)	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر طبع
اصول علم الرجال	آیت اللہ عبد الہادی فضلیؒ	زیر ترجمہ
رسائل علامہ عسکریؒ	علامہ سید مرتضیٰ عسکریؒ	زیر ترجمہ
ماساۃ الزہراء علیہا السلام	علامہ سید جعفر مرتضی عاملی	زیر ترجمہ

یہ تمام کتب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں:

تراب پبلیکیشنز، دکان نمبر ۹، گراؤنڈ فلور، الوہاب مارکیٹ 38

غزنی اسٹریٹ اُردو بازار، لاہور.

0345-8512972

www.ziaraat.com
present ziaraat.com